کفرِ یزید

صاحبزادہ سید افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ



ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد، فون: ۶۲۶۰۴۶

کفرِ یزید

مصنف

صاحبزادہ سید افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد

نام کتاب ــــــــــــــــ کفرِ یزید

مؤلف ــــــــــــــــ صاحبزادہ افتخار الحسن رحمۃ اللہ علیہ

طابع ــــــــــــــــ سیّد حمایت رسُول قادری

کتابت ــــــــــــــــ نذیر احمد

ایڈیشن ــــــــــــــــ دوئم

صفحات ــــــــــــــــ ۱۶۰

تعداد ــــــــــــــــ ایک ہزار

مطبع ــــــــــــــــ گنج شکر پریس لاہور

سنِ اشاعت ــــــــــــــــ یکم اپریل ۱۹۹۶ء

پروف ریڈنگ ــــــــــــــــ قاری محمد عمر باسط ایم ۔ اے عربی

ہدیہ ــــــــــــــــ ۴۸ روپے

ــــــــ ناشر ــــــــ

مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

فون: ۲۱۳۱۹۱

فہرست مضامین

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ۔ القرآن

ماہِ کنعان

- سورۃ یوسف (علیہ السلام) کی مکمل تفسیر
- چالیس تفسیروں کا درد و سوز سے بھرا ہوا قرآن حکیم کا سوہنا قصہ
- قرآنِ مجید، احادیثِ مبارکہ۔ تواریخ و مستند روایات کا مرقع
- حضرت زلیخا کے خواب سے لیکر عزیز مصر کے خواب تک کی تعبیر
- حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت زلیخا کے باہمی نکاح کے بیس ثبوت
- اور کنعان کے اندھیرے کنوئیں سے لیکر مصر کے تخت و تاج تک کے ایمان افروز واقعات
- اعلیٰ کاغذ، مضبوط جلد۔ خوبصورت گرد پوش۔ روشن الفاظ۔
- تمام تر رعنائیوں سے مزین عنقریب مارکیٹ میں دستیاب۔

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے ○ فیصل آباد فون ۶۲۶۰۴۶

عرضِ مصنّف

ہر چیز کی کوئی علت اور ہر شے کا کوئی سبب ہوتا ہے "کفرِ یزید" پر ایک مستقل اور مفصل کتاب لکھنے کے اسباب و محرکات پر نگاہ ڈالی جائے تو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نجدّی اور خارجی گروہ کا یزید کے متعلق غلط اندازِ فکر، بیہودہ طرزِ عمل اور گمراہ کُن عقیدہ میرے پیشِ نظر ہے۔!

اس لئے، اکثر دیکھنے، سُننے اور پڑھنے میں آیا ہے کہ یہ لوگ آلِ مصطفےٰ علیہ السلام اور خصوصاً نورِ نگاہ مرتضےٰ علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام کی عداوت و دشمنی میں یہانتک گمراہ ہو چکے ہیں کہ مظلومِ کربلا کو یزید کی غیر اسلامی، غیر دینی اور آمرانہ و ظالمانہ حکومت و بادشاہت کا نعوذ باللہ باغی کہہ کر اس شہادتِ عظمےٰ کے بلند پایہ منصب سے گرا کر مسلمانوں کو ایک ایسے راستہ پر لیجانا چاہتے ہیں جہاں رشد و ہدایت کا نشان تک نہیں ہے اور جو سیدھا جہنم کی طرف جاتا ہے۔

اور ـــ یہ ـ نام سنی ـــ خارجی اور گستاخ ٹولہ ـــ

میدانِ کربلا کے حق و باطل کے معرکۂ خونچکاں کو ـــ

عرب کے دو شہزادوں کی جنگ کہہ کر ـــ اور

راکبِ دوشِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم کارنامہ کو بغاوت کا نام دے کر اسلام کے اس عظیم فرزند کی عظیم قربانی کے مقدّس نقوش مسلمانوں کے دلوں سے مٹا کر ملک میں ایک خطرناک فتنہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

اس عظیم کارنامہ کو جو نورِ نگاہ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناموسِ اسلام کی حفاظت ——— عظمتِ قرآن کی رکھوالی ——— خلافت اسلامیہ کی پاسبانی ——— شریعتِ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی ——— اور ——— نظام مصطفٰے علیہ السلام کے نفاذ کیلئے خاطر اپنے جگر پاروں کا خون دیا اور ——— اپنا مقدس سرِ اقدس بھی ——— شمر لعین کے خنجر کے حوالے کر دیا ———

لیکن یہ گستاخ گروہ تو ——— نواسہ رسول علیہ السلام کی دشمنی اور ——— یزید کی محبت میں یہاں تک گمراہ ہو چکا ہے ——— کہ امام برحق کو باغی ——— اور ——— یزید پلید کو ——— امیر المومنین متقی ——— سیدالتشی جنتی ——— اور کامل مومن سمجھتا ہے ———

اسی نجدیوں اور خارجیوں کے بے ادب ٹولے کے ایک رکن مولینا ظہیرالدین چک نمبر ۳۱۵ ـ گ ب، تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے میری کتاب "خاک کربلا" پڑھ کر مجھے آٹھ آٹھ صفحات پر مشتمل دو ۲ خط لکھے جن میں مولینا نے یزید ملعون کو اپنا پیر و مرشد ——— اور ——— خلیفہ برحق مانتے ہوئے اس فاسق و فاجر ——— اور ——— کافر و زندیق کی شان میں ایسے قصیدے لکھے کہ ——— میدان کربلا میں یزید کے ظلم کی تلوار سے شہید ہونے والوں کی مقدس روحیں تڑپ گئی ہوں گی ——— اور ——— آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ——— خصوصاً، نواسہ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں، ایسی بازاری اور فحش زبان استعمال کی ——— کہ بازاری عورتوں نے بھی شرم کے مارے منہ چھپا لیا ———

یاد رہے کہ ——— مولینا وہی ہیں جنہوں نے محمد دین

بٹ لاہوری کی لکھی ہوئی کتاب ـــــــ "رشید ابنِ رشید"
میں اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ
"یزید خلیفہ برحق تھا"

اگر ان خارجیوں کا بروقت محاسبہ نہ کیا گیا تو پھر آئندہ کسی ظالم و جابر اور زانی و شرابی حکمران کے خلاف کوئی تحریک نہ اُٹھ سکے گی ـــــ کیوں؟
اسلئے ـــــ کہ جب حضرتِ امامِ پاک کی مقدس تحریک کو بغاوت کا نام دے دیا گیا ہے تو پھر اور کون ہوگا، جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے ایک عیاش و بدمعاش اور زانی و شرابی حکمران کے خلاف جہاد کا اعلان کرکے اپنے بچوں کی قربانی پیش کرے گا ـــ
ـــــ فرمانِ رسول علیہ السلام یہ ہے ـــــ کہ
لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق ـــــ کہ
بداعمال ـــ بدکردار ـــ اور گناہ گار حکمران کی اطاعت مسلمانوں پر فرض نہیں ہے۔

اس خارجی گروہ کے ایک سرکردہ رکن محمود عباسی نے ایک کتاب "خلافتِ معاویہ و یزید" کے نام سے لکھی جس میں مصنف نے اپنی خارجی ٹولے کی پوری طرح ترجمانی کرتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولادِ پاک خصوصاً حضرت امام حسین علیہ السلام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور یزید کی غیر اسلامی اور غیر دینی حکومت و بادشاہت کو خلافتِ حقہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے ـــــ
کتاب شائع ہوئی ـــــ بازار میں آئی ـــــ مسلمانوں نے پڑھی تو محبانِ اہلبیت کے دلوں میں سخت اضطراب پیدا ہوا اور ان کی آنکھوں میں خون اُتر آیا ـــــ اور پھر

سارے ملک میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ـــــــ احتجاجی جلسے ہوئے جلوس نکلے ـــــــ اور ہر طرف سے اس ایمان سوز کتاب کی ضبطی کا مطالبہ ہونے لگا ـــــــ اور آخر کار وہ کتاب ضبط ہو گئی ـــــــ

لیکن ابھی ـــــــ ان زہر آلود تیروں کے زخم بھرے بھی نہ تھے کہ (ابو یزید محمد دین بٹ لاہوری نے) "رشید ابن رشید" کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے ـــــــ اہل ایمان کے دلوں پر ان پہلے سے لگے ہوئے زخموں پر انتہائی بے دردی سے نمک پاشی کر دی ـــــــ

اس کتاب میں ـــــــ مصنف نے قلبی شقاوت ـــــــ آل رسول کی دشمنی ـــــــ اور عترت پیغمبر کے ساتھ بغض و عناد کی بنا پر آل مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ـــــــ علی المرتضٰے رضی اللہ عنہ کے دامن تقدس اور سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کی عزت پر انتہائی رکیک حملے کر کے چادر تطہیر کو اپنے گناہوں کی سیاہی سے داغ دار کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے ـــــــ یزید جیسے فاسق و فاجر ـ زانی و شرابی اور بدمعاش حکمران کو امیر المومنین ـــــــ خلیفۃ المسلمین پیدائشی جنتی ـــــــ کامل ـــــــ مومن ـــــــ اور شہادت امام حسین علیہ السلام سے بری الذمہ قرار دے کر حضرت علی المرتضٰے رضی اللہ کو نعوذ باللہ فاسق و فاجر اور خلیفۃ اللہ ـ لکھنے کے ساتھ ساتھ نواسۂ رسول کو حکومت کا باغی فتنہ پرور اور دین کا دشمن مانا ہے! ـــــــ

اور ـــــــ پھر اس کتاب میں ایک فتوٰی کی صورت میں بائیس ۲۲ خارجی، نجدی اور گستاخ مولویوں کے دستخط بھی ہیں، جنہوں نے اپنی بدعقیدگی کا ثبوت دیتے ہوئے یزید کو اسلام کا سب سے بڑا مجاہد ـــــــ عظیم

انسان اور پکا و سچا مسلمان لکھا ہے۔

ان میں سے چند مولویوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں ——

۱:- مولوی سیّد اظہار الحق سہیل شاہ خطیب جامع مسجد و مہتمم مدرستہ الاسلامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۲:- مولوی ابوالوحید غلام محمدؐ مولوی فاضل دیوبند۔ راجن پور ڈیرہ غازیخان۔

۳:- مولوی غلام مرشد سابق خطیب شاہی مسجد۔ لاہور۔

۴:- مولوی ظہیر الدّین چک نمبر ۳۱۵۔ گ/ب۔ ضلع فیصل آباد۔

۵:- مولٰینا سیّد نور الحسن شاہ بخاری مہتمم مرکزی تنظیم اہل سُنت بوہڑ گیٹ ملتان ——

۶:- مولٰینا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی —— لاہور ——

ان دونوں کتابوں کے بعد اب ایک اور مختصر سا پمفلٹ "**نبی کا خواب**" کے عنوان سے توحید روڈ کراچی سے شائع ہوا ہے جس کے مؤلف پروفیسر کمال احمد عثمانی امیر حزب اللہ ہیں ——

اسمیں حضرت علی المرتضٰے کے والد گرامی حضرت ابوطالب کو جہنمی اور یزید کو جنتی بنا کر محبانِ آلِ رسُول علیہ السلام کی غیرتِ ایمانی کو للکارا ہے۔

ان کے علاوہ بھی خارجیوں کا یہ ٹولہ اپنی تقریروں میں یزید جیسے زانی و شرابی —— عیاش و بدمعاش —— ظالم و جابر اور کافر و زندیق، حکمران کے صفائی کے گواہ بن کر امام مظلوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں —— یزید پلید کی صفائی کے ان گواہوں، نجدیوں، خارجیوں، بے ادبوں اور گستاخوں سے مَیں پوچھتا ہوں کہ بھٹّو اور بھٹو ازم کے خلاف

نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدّس نام پر تحریک کیوں چلائی گئی تھی؟ ——
جس میں ہر مکتبِ فکر کے علماءِ کرام نے شرکت کی اور ہر دینی و مذہبی جماعت کے نمائندوں نے بھرپور حصّہ لیا —— مثلاً جماعت اسلامی، جمعیۃ العلمائے اسلام، جمعیّت العلمائے پاکستان اور جمعیّت اہلحدیث —— جواب ملتا ہے کہ بھٹو زانی و شرابی - فاسق و فاجر، عیاش و بدمعاش تھا اور قاتلِ جمہوریت اور آمر و ظالم تھا اور اس کے ساتھ ساتھ —— اسلام کا دشمن — اور شریعتِ مصطفےٰ علیہ السلام کا باغی تھا ——————

اور —— اسلامی نظام اور نظامِ مصطفےٰ کے مقابلہ میں سوشلزم اور کمیونزم کی لعنت کا طوق ملّتِ اسلامیہ پاکستان کے گلے میں ڈالنا چاہتا تھا اس لیئے اس کے اور اس کے باطل نظریات یعنی سوشلزم اور کمیونزم کے خلاف تحریک چلائی گئی تھی ——

ان خارجیوں کے اس اقرار کے بعد اب میں پھر ان سے سوال کرتا ہوں کہ کیا یزید میں یہ تمام خرابیاں، بدعنوانیاں، بداخلاقیاں اور بداعمالیاں نہیں تھیں یا تھیں؟ - اگر نہیں تھیں تو ثابت کرو ——
اور اگر تھیں —————— اور یقیناً تھیں تو پھر ایسی بازاری اور دین و مذہب کا باغی انسان —————— امیرالمومنین خلیفہ برحق اور رپید الشی جنتی کیوں —————— اور کیسے ہو سکتا ہے،
ان خارجیوں کی عقل پر حیران ہوں کہ جب یہ حقیقت ہے کہ —— زانی و شرابی اور خدا و رسولؐ کا باغی انسان اسلامی مملکت کا سربراہ نہیں ہو سکتا اور ایسے حکمران کے خلاف آواز اٹھانی اور تحریک چلانی جہاد ہے —— نہ کہ بغاوت! ——————

پھر نواسۂ رسولؐ ——— مظلومِ کربلا حضرت امام حسین علیہ السلام ، خدا و رسولؐ کے باغی ——— اور دین و اسلام کے دشمن اور ایک زانی و شرابی حکمران یزید کے خلاف آواز اٹھا کر اور تحریک چلا کر مجاہد ٹھہرے یا باغی ؟ ———

جبکہ ——— نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ———

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ ——— کہ

" ظالم و جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا سب سے بڑا جہاد ہے "

اور اگر نعوذ باللہ حضرت امام حسین باغی تھے تو پھر یہ لوگ مجاہد کیوں ؟ جیسا کہ اشتہاروں اور اعلانات کے ذریعے بتایا جاتا ہے کہ فلاں مولانا صاحب مجاہدِ تحریکِ نظامِ مصطفےٰؐ ! ———

یہ تو ——— اللہ بھلا کرے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کا ، جنہوں نے بروقت کارروائی کر کے بھٹو حکومت کا خاتمہ کر کے نہ صرف ملک کو خوفناک خانہ جنگی سے بچالیا ، بلکہ اسلام کی عظمت ——— دین کی عزت اور قرآن مجید کی آبرو بھی رکھ لی ———

ورنہ آج ——— اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کا نام لینا بھی جرم ہوتا ——— کان ، آذان کی آواز کو ترس چکے ہوتے اور پورے ملک میں کوئی داڑھی والا مسلمان نظر نہ آتا ———

یقین نہ آئے تو افغانستان میں جاکر دیکھ لو ! ———

قارئین کرام ! ——— یہ ہیں وہ سب محرکات جن کی بناپر مجھے "کفرِ یزید" پر ایک مفصّل اور مستقل کتاب لکھنے کی ضرورت پیش آئی ———

• ——— سیّد افتخار الحسن زیدی

پیش لفظ!

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شرافت و صداقت مسلّم ——— سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کی جلالت و عدالت برحق، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ غنی کی ریاضت و سخاوت مصدّق اور سیدنا علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی عبادت و شجاعت تسلیم رضی اللہ تعالےٰ عنہم ——— اور ناموسِ صحابہ پر حملہ کرنا کفر ——— ان کی عظمت میں شک کرنا ضلالت ——— ان کی شان میں گستاخی کرنا گمراہی ——— اور ان کے فضائل کا انکار کرنا بے دینی ——— لیکن ——— اس کا یہ مطلب بھی نہیں ——— کہ کوئی جماعت اور کوئی تنظیم ناموسِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حفاظت کی آڑ لے کر ——— اہلبیتِ اطہار کی آبرو لوٹنے اور آلِ رسول علیہ السلام کی چادرِ تطہیر کو اپنی بدعقیدگی اور گمراہی کی سیاہی سے داغدار کرنے کی کوشش کرے اور فضائل اہلبیت، واقعاتِ کربلا اور شہادتِ حسین علیہ السلام کو بیان کرنے کو بھی شرک اور بدعت تک کہنے لگے ———

اس سے پہلے بھی میں نے اپنی کتاب "خاکِ کربلا" میں "یزید" کے عنوان سے، اس کی بداعمالیوں، بداخلاقیوں اور بدکرداریوں کو ننگا کرنے کے ساتھ ساتھ ——— اس کے ظلم و ستم، جبر و تشدّد اور شراب و زناء اور دشمنئ آلِ بیتِ رسول علیہ السلام کی وضاحت کر دی ہے ———

لیکن اب اپنی اس کتاب "کفرِ یزید" میں اس کے مذکورہ بالا افعالِ قبیحہ اور افعالِ سیئہ کو اور بھی تفصیل کے ساتھ واضح کروں گا ——— تاکہ

یہ خارجی و نجدی ٹولہ جو ـــــــــ یزید کی صفائی کے گواہ بن کر اس کے کفر و الحاد پر پردہ ڈالنے کی بھرپور لیکن ناکام کوشش میں لگا ہُوا ہے اپنے فیصلے اور عقیدے پر نظرِ ثانی کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ کا ایندھن بننے سے بچالے! ـــــــــ

حیرت اور دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ـــــــــ ان نام نہاد توحید پرستوں کے نزدیک ایک معمولی سی شرعی لغزش کرنے والا تو دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے! ـــــــــ

لیکن ـــــ ایک ظالم و جابر انسان، جو اپنی آمریت، بادشاہت اور شخصی حکومت کو قائم رکھنے کیخاطر خلافتِ اسلامیہ کا تیا پانچا کر دے ـــ امانتِ الٰہیہ کو نیست و نابود کرے ـــــ خاندانِ نبوّت پر پانی بند کر کے معصوم اصغر کے حلقوم پر تیر چلائے ـــ شہزادہ علی اکبر کی لاش پر گھوڑے دوڑا کر اسکی بے حرمتی کرے ـــ سیّدہ زینب رضؓ کے جگر گوشوں عونؓ و محمدؓ کو تپتی ہوئی ریت پر خاک و خون میں تڑپائے ـــ نواسۂ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرِ اقدس نیزے پر چڑھائے ـــــــــ

ان خارجیوں کے نزدیک پکّا مسلمان ـــــــ اور پیدائشی جنتی ہے اور جو عفت مآب سیّد زادیوں کے خیمے جلائے، انہیں قیدی بنائے ـــ جو مدینہ منورہ پر حملہ کر کے دہشت و بربریت پھیلائے ـــــ عصمت مآب خواتین کی آبرو لوٹے ـــــــ کعبہ شریف کی دیواروں کو آگ لگائے ـــ غلافِ کعبہ کو جلائے ـــــ حرم پاک کی دیواروں کو پتھروں کی بارش کر کے توڑے ـــــ ان نجدیوں کے نزدیک ایسا انسان ـــــــــ امیرالمؤمنین ہے ـــــ اور ـــ جو مسجدِ نبوی میں گھوڑے باندھے

منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر گھوڑوں کی لید پھینکے ـــــ سوتیلی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں سے ہمبستری بھی کرے ـــــ اور جو ـــــ شراب و زنا، کا عادی مجرم بھی ہو ـــــ تارکِ صلوٰۃ اور گانے والی عورتوں کا شیدائی ہو ـــــ وہ ـــــ

وہ ان تمام نہاد توحید پرستوں ـــــ خارجیوں اور گستاخ مولویوں کے نزدیک مجاہدِ اسلام ـــــ خلیفۃ المسلمین اور امام برحق ہے۔

بھلا ـــــ جن لوگوں کے نزدیک ہندوؤں کی دیوالی کی پوریاں کھانی تو جائز ہوں لیکن ـــــ محرم شریف کی سبیل کا پانی پینا حرام ہو ـــــ وہ اہلبیتِ اطہار کے دشمن ـــــ آلِ مصطفٰے علیہ السلام کے مخالف اور شہادتِ امام مظلوم پر تنقید کرنے والے نہ ہوں تو اور کیا ہوں؟

اور ـــــ یزید کو امامِ برحق اور امیر المومنین اور بیدائشی جنتی تسلیم کرنے کے ساتھ، اس کی صفائی کے گواہ بن کر اسے واقعاتِ کربلا سے بری الذمہ سمجھنے والے نہ ہوں تو اور کیا ہوں؟ ـــــ

یہی ـــــ وہ لوگ ہیں، جنہیں دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا ـــــ اور جن لوگوں کو دوسروں کے سروں پر رائی کا دانہ تو دکھائی دیتا ہے مگر اپنے سروں پر لغزشوں کے پہاڑ بھی نظر نہیں آتے ـــــ اور جو دوسروں کے دامن پر کمزوری کا معمولی سا داغ تو دیکھ لیتے ہیں ـــــ لیکن اپنے مصنوعی تقدس کی چادر پر پھیلی ہوئی لغزشوں کی سیاہی کے ڈھیر بھی نہیں دیکھ سکتے ـــــ

اور جن کو راکبِ دوشِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کی چادر پر اجتہادی غلطیوں کے دھبے تو نظر آتے ہیں مگر انہیں یزید کے دامن پر ظلم و ستم کی غلاظت کے ڈھیر ـــــ کفر و الحاد کی گندگی کے ڈپو اور عیاشی و فحاشی کے داغ دکھائی نہیں

دیتے ــــ اور شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت نظر نہیں آتی ــ امانتِ الٰہیہ میں خیانت اور خلافتِ اسلامیہ سے عداوت، دکھائی نہیں دیتی ــــ شاید اس لئے کہ ــــ جیسا امام ــــ ویسا مقتدی ــــ

اے یزید کے کفر و الحاد چھپانے والو! ــــ اور یزید کی صفائی کی گواہی دینے والو ــــ اور ــــ بغضِ حسین علیہ السلام میں یزید کے دامن کو اپنے باطل عقیدے کے پیشِ نظر ہر قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف دیکھنے والو! ــــ

ذرا کوفے کے بازاروں میں حضرت مسلم بن عقیلؓ اور ان کے دو یتیم بچوں کی لاشوں کو تڑپتا ہوا دیکھو! ــــ کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں جنابِ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جگر پاروں، عون و محمد رضی اللہ عنہما کے سروں کو تن سے جدا ہوتے ہوئے بھی دیکھو ــــ اور پھر ظلم کی تلوار سے حضرت عباسؓ کے بازوئے شہزور قلم ہوتے بھی دیکھو ــــ اور پھر ستم کی شمشیر سے شہزادۂ قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گلوئے پاک بھی کٹتا ہوا بھی دیکھو! اور پھر جفاء کی تیغ سے شبیہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاش پر یزید کے ظالم گھوڑے دوڑتے ہوئے بھی دیکھو ــــ اور شمرِ لعین کا خنجر بوسہ گاہِ رسول علیہ والتسلیم پر چلتا دیکھو! ــــ اور پھر ثانیِ زہرا رضی اللہ عنہا کے مقدس خیموں کو جلتا ہوا بھی دیکھو! ــــ ؏

ذرا خیموں کے اندر مصطفٰےؐ کی آل کو دیکھو
جگر والو! ذرا اس مرتضےٰؓ کے لال کو دیکھو
مقید ہے نبیؐ کے سارے گھر کی آبرو اس میں
تڑپتا ہے زمیں پر شیرِ یزداںؓ کا لہو اس میں

وہ دیکھو سامنے میدان کے اندر خیمۂ نوری
جسے گھیرے پڑی ہے یاس و حسرت اور مجبوری
بلا کی دھوپ کا غلبہ ہے ریگستان کے اندر
لگے ہیں آج خیمے بے شجر میدان کے اندر
چرندے ہانپ اُٹھے ہیں کچھ ایسی تیز گرمی ہے
پرندے کانپ اُٹھے ہیں قیامت خیز گرمی ہے
کھڑا ہے وسط خیمہ میں شجاعت کی چٹان بن کر
نصب ہے پائے عظمت دینِ قیّم کا نشان بن کر
پڑا ہے سامنے بے سُدھ فقط چھ ماہ کا بچّہ
یہ بچّہ ہے اسی انسانِ حق آگاہ کا بچّہ
لیئے بیٹھی ہے اسی کو عفت الاسلام پہلو میں
کہ دل آرام کر لے دو گھڑی آرام پہلو میں
مگر کمسن بلک اٹھا ہے دیکھو پیاس کے مارے
ادھر ممتا تڑپ اٹھی وفورِ یاس کے مارے
مگر دیکھو علیؓ کا لال اِس میدان پہ بھاری ہے
لبِ تسلیم سے اب تک وفا کا درد جاری ہے
چھپی ہے آجتک غافل حیا و حق و صداقت کی
ارے او! کم نظر وہ دیکھ مشعل دینِ فطرت کی

اور پھر ——————

عابدؓ بیمار کے پاؤں کی بیڑیوں کی جھنکار بھی سنو!

باپ کی جدائی میں رونے والی سکینہ رضی اللہ عنہا کی فریاد بھی سنو!

اور ————

اپنے بھائی کی مقدس لاش کو جھولی میں لے کر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی آہ و فغاں کو بھی سنو! ————

اور پھر ————

یزید کی صفائی کے گواہ بنو ————

پھر ————

اس زانی و شرابی کو امیر المومنین کہو! ————

اور پھر ————

اس کے کفر و الحاد کو چھپا کر اس کے مسلمان ہونے کا اعلان کرو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شاہ ہست حسین پادشاہ ہست حسین
دین ہست حسین دین پناہ ہست حسین
سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقّا کہ بنائے لا الہ ہست حسین

—— خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

شاہ بھی حسین ہے —— بادشاہ بھی حسین ہے
دین بھی حسین ہے —— دین کو پناہ دینے والا بھی حسین ہے
جس نے اپنا سرِ اقدس تو دے دیا، لیکن اپنا پاک ہاتھ، یزید کے پلید ہاتھ
میں نہ دیا ——

کون حسین؟ ——

جو عابد تھے! —— اور ایسے عابد کہ ——
انتہائی مظلومی و بے کسی کے عالم میں شبِ عاشورہ کی ساری رات اپنے خیمے
میں عبادتِ الٰہی میں گزاری —— اور ایسے عابد کہ میدانِ کربلا کے حق و باطل کے معرکہ
میں اپنے جسمِ اقدس پہ کاری زخموں کے باوجود، دشتِ کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر بارگاہِ
خداوندی میں اپنا سرِ نیاز سجدہ میں رکھدیا ——

کون حسینؓ ؟ ——

جو بہادر تھے ———— اور ایسے بہادر کہ بے سروسامان ہونے اور تین دن کے بھوکے پیاسے ہونے کے باوجود بھی ہزاروں دشمنوں کے مقابلے میں تن تنہا ڈٹے رہے ————

اور ایسے بہادر کہ جن پر تیروں کی بارش بھی ہوئی —— نیزوں کا مینہ بھی برسا اور تلواروں کا طوفان بھی، مگر آپ کے پائے استقلال میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی ——

کون حسینؓ ؟ ——

جو سخی تھے ———— اور ایسے سخی کہ ————

دشتِ کربلا میں اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنے جواں سال بیٹے کو قربان کر دیا، اپنے معصوم علی اصغرؓ کو اپنی جھولی میں دم توڑتے دیکھا، اپنے بھائی امامِ حسن علیہ السلام کی نشانی حضرت قاسمؓ کے سر کو پامال کروایا، اپنی بہن کے جگر گوشوں عون و محمدؓ کے ذبحہ ہو کر لاشوں کے تڑپنے کا نظّارہ کیا، اپنے برادرِ محترم حضرت عباسؓ کے بازو قلم ہوتے دیکھے —— اور پھر سب سے آخر میں ————

اپنے بیمار فرزندِ ارجمند کو اپنی لاڈلی بیٹی سکینہ کو، —— اور اپنی پیاری ہمشیر زینبؓ کو اور اپنی وفا شعار زوجۂ محترمہ شہر بانو کو پردیس میں بالکل یکّا و تنہا اور بے سہارا چھوڑ کر حق و صداقت کے عَلم کو بلند رکھنے کے لئے اپنی جان بھی سخاوت کر دی ————

اسی لئے تو جوشؔ ملیح آبادی، خدا تعالیٰ سے کہتا ہے! ؎

اے بارِ الٰہ نوحہ سناتا پھرتا ∴ تا روزِ حشر اشک بہاتا پھرتا
امداد نہ کرتے اگر کربلا میں حسینؑ ∴ اسلام ترا ٹھوکریں کھاتا پھرتا

کون حسینؓ ؟

جنہوں نے مدینہ والوں کو کوفہ جانے سے پہلے روکنے پر عظمتِ اسلام کیخاطر جان دینے کے اور حق و ہدایت کی راہ میں قربان ہو جانے کے جذبۂ ایمانی کے پیشِ نظر یہ کہکر انکار کر دیا تھا ——— کہ

اے مدینہ والو!
تمہاری ہمدردی کا شکریہ،
تمہاری اس خیر خواہی کا شکریہ! ——— اور
تمہاری اس عقیدت و محبت کا شکریہ! ——— لیکن ؏
مجھے جانا پڑ گیا عظمتِ قرآن کی خاطر
مجھے جانا پڑ گیا خدمتِ ایمان کی خاطر
نہیں جاتا تو پھر حیدرؓ کے گھر کی آن جاتی ہے
تمہارا دین، میری غیرتِ ایمان جاتی ہے
مَیں جاتا ہوں کہ دُنیا میں وفا کا نام رہ جائے
میرا کچھ نہ رہے لیکن خدا کا نام رہ جائے

کون حسینؓ ؟ ———

جس نے ناموسِ دین کی حفاظت کے لئے میدانِ کربلا کی طرف جانے کی اجازت لینے کیلئے نانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر گنبدِ خضراء کی طرف نگاہ اٹھائی ——— اور پھر — روضۂ انور کی مقدس جالی کو چوما اور تربتِ شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کلاوے میں لے کر یوں سلام عرض کیا ——— —

سلام اے جدِّ امجد اے میرا منہ چومنے والے
مجھے دوشِ نبوّت پر اٹھا کر گھومنے والے

ذرا نظریں اُٹھا کر دیکھ کس کا نورِ عین آیا
اُٹھ اے نانا محمّد تیرے در پر ہے حسینؓ آیا

میری منزل کٹھن ہے اور مسافر بے نوا ہوں مَیں
مدد اے رہبرِ کامل کہ تنہا رہ گیا ہوں مَیں

تیرے قدموں سے دُنیا اب مجھے بھی دور کرتی ہے
کسی فاسق کی بیعت پر مجھے مجبور کرتی ہے

اسے ضد ہے کہ میں بیعت کروں ایمان دے ڈالوں
میری خواہش یہ ہے کہ ایماں میں بچا لوں جان دے ڈالوں

دعا کیجئے کہ مالک ہمکو صبر و استقامت دے
حسنؓ کی بُردباری اور حیدرؓ کی شجاعت دے

کون حسینؓ ؟ ——

کہ جس کا نام رہتی دُنیا تک زندہ رہے گا
اسلیئے —— نہیں کہ وہ نواسۂ رسُول ہیں۔
اسلیئے —— نہیں کہ وہ جگر گوشۂ بتُولؓ ہیں —— اور
اسلیئے بھی —— نہیں کہ وہ راحتِ جان حیدرِ کرارؓ ہیں —— بلکہ
اسلیئے کہ ؎ ——

ان کی ہمّت پر علیؓ شیرِ خُدا کو ناز ہے
اِس نواسے پر محمّد مُصطفٰےؐ کو ناز ہے

سجدے تو سب نے کئے پر اسکا نیا انداز ہے
اِس نے وہ سجدہ کیا جِس پر خُدا کو ناز ہے

اور ــــ اسلئے بھی کہ میرا آقا حسین علیہ السلام باقی ہے ۔ زندہ ہے ــ حیات ہے یہی نہیں بلکہ ان کا عمل بھی زندہ ہے ــــ ان کا کردار بھی زندہ ہے ــ ان کے نام بھی زندہ ہیں ۔ ان کے غلام زندہ ہیں ــ ان کے غم میں آنسو بہانے والے زندہ ہیں ــــــ اور خاکِ کربلا زندہ ہے ۔

کون حسینؓ ؟

جو اپنے خیمۂ شہادت گاہِ حسن کی طرف اِس شان سے نکلے ۔ کہ

ع وہ نکلا خیمۂ نوری سے سورج شہسواری کا
سوئے میدان آیا ہے وہ موجد جانثاری کا

وہ آیا وارثِ جنّت امام الاولیاء آیا
وہ آیا راکبِ دوشِ محمدؐ مصطفٰے آیا
وہ آیا جو پلا آغوش میں خاتونِ جنّت کی
وہ آیا جس کے دل میں آرزو مچلتی تھی شہادت کی
وہ آیا شام کے فرعون کو جھنجھوڑنے والا
وہ آیا آمریت کے بتوں کو توڑنے والا

کون حسینؓ ؟ ــــــ

جنہوں نے کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں اتمامِ حجّت کے لئے یزید ملعون کی بیس ۲۰ ہزار فوج کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا کہ : ــــــــــــــــ

"اے باطل پرستو! ــ دین کے باغیو! ــــ اور اسلام کے دشمنو!

سنو —— اور غور سے سنو کہ تم جو کچھ یہ کر رہے ہو اور جس کے ساتھ کر رہے ہو — وہ کون ہے ؟ —— میرے حسب و نسب کو یاد کرو۔ میں اس رسولؐ کا نواسہ ہوں جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو۔ میں اس باپ کا بیٹا ہوں جو تمہارا خلیفہ اور امام تھا۔ میں اس ماں کا لختِ جگر ہوں جس سے جبرئیل علیہ السلام بھی حیاء کرتے تھے۔ میں دوشِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سوار ہونے والا حسینؓ ہوں۔ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں سے کھیلنے والا حسینؓ ہوں۔ میں خاتونِ جنّت کی آغوش میں پلنے والا حسین ہوں! تمہاری نظر میں اگر میرا قصور کوئی ہے تو یہ کہ میں ایک فاسق و فاجر کی بیعت نہیں کرتا۔ اسلام کے باغی کے آگے سر نہیں جھکاتا اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو اپنا پیشوا تسلیم نہیں کرتا —

تو سُن لو! —— میں حق و صداقت کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دوں گا — اسلام کی عظمت کیخاطر بھوک اور پیاس کی شدّت برداشت کرلونگا۔ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آن کے لئے اپنے اکبرؓ و اصغرؓ کو نثار کر دوں گا، اور قرآن پاک کی آبرو بچانے کے لئے خود بھی نیزے پر چڑھ جاؤں گا مگر فاطمہؓ کے لعل سے یہ اُمید نہ رکھو کہ وہ بھوک اور پیاس کی شدّت سے تنگ آکر — خوف و ہراس سے گھبرا کر اور اولاد کے قتل کی فکر میں تمہاری تلواروں کی چمک سے ڈر کر شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغی یزید کی بیعت کرلے گا —

اور پھر ——————

ابنِ سعد — خولی — اور شمر کو مخاطب کر کے فرمایا —————— کہ

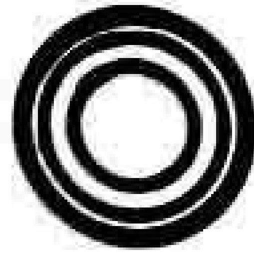
ع مٹی کے کھلونو دو گھڑی میں ٹوٹنے والو !
جواں مردو! دلیرو! گھر بُلا کر لوٹنے والو !

بتاؤ قول دے کر پھر بھُلا دینا شرافت ہے
کسی کو گھر بُلا کر پھر دغا دینا شرافت ہے

بچو نارِ جہنم سے بچو اس جبر لاحق سے
ابھی تک وقت ہے رُک جاؤ میرے خونِ ناحق سے

ادھر دیکھو ذرا شجرِ نبوّت کا ثمر ہوں میں
شہنشاہِ ولایت شیرِ خیبر کا پسر ہوں میں

تمہاری تیغ سے ڈر کر میں عظمتِ قرآن نہیں دونگا
میں اپنی جان دے دوں گا مگر ایمان نہیں دونگا



یزید

کون یزید؟ ——

اسلام کی مقدس پیشانی پر ایک بدنما داغ —— دین کی پاک و سفید چادر پر ایک دھبہ —— اور مذہب کے نورانی ماتھے پر ایک کلنک کا ٹیکہ۔

کون یزید؟ ——

جس نے خلافتِ اسلامیہ کو برباد کر کے شخصی حکومت کی بنیاد ڈالی جس نے امانتِ الٰہیہ میں خیانت کر کے شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود کو توڑا۔ اور جس نے اپنے باپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کو ٹھکرا کر خلفاءِ راشدین کی حق پرستی کے ہر نقش کو مٹا کر عیاشی و فحاشی کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا ——

لیکن —— یہ کتنے دکھ کی بات ہے کہ ——

نجدی و خارجی لوگ یزید کے فسق و فجور —— ظلم و ستم اور کفر و الحاد کو جانتے ہوئے بھی اُسے مومن و مسلمان —— سیدالشی جنتی —— امیرالمومنین اور اسلام کا عظیم فرزند کہنے کے ساتھ ساتھ اس پلید انسان کو شہزادۂ کونین حضرتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مدِ مقابل کھڑا کر کے آلِ مصطفےٰ علیہ السلام کی چادرِ تطہیر کو داغدار کرتے ہیں —— حالانکہ، یزید جیسے فاسق و فاجر۔ زانی و شرابی اور عیاش و بدمعاش

انسان کو نواسۂ رسول علیہ السلام کے مقابلہ میں کھڑا کرنا ہی دین کی توہین اور اسلام سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔

اسلئے کہ —— یہ پیکرِ گمراہی و ضلالت اور وہ مجسمۂ حق و ہدایت۔

یہ دُنیا کا بدمست —— اور —— وہ دین میں سرمست،

یہ مجسمۂ کفر و طغیان —— اور —— وہ پیکرِ دین و ایمان،

یہ فسق و فجور میں مبتلاء —— اور —— وہ سراپا تسلیم و رضا،

یہ ظلم کی جیتی جاگتی تصویر —— اور —— وہ اخلاقِ محمدی کی زندہ تفسیر،

یہ اسلام میں ایک نفسِ شریر —— اور —— وہ وارثِ چادرِ تطہیر،

پھر چہ نسبت خاک را بعالمِ پاک —— ایک زانی و شرابی، عیاش و بدمعاش

اور ظالم و جابر انسان کو مجسمۂ حق و صداقت کے مقابلہ میں لانے والے سے پوچھتا ہوں کہ —— کیا نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا اعزاز حضرت امام حسینؓ کو حاصل تھا یا یزید کو؟ ——

کیا ذبحِ عظیم کا لقب ابنِ علیؓ کے لئے ہے —— یا ابنِ معاویہؓ کے لیے؟

کیا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس پشت پر سواری، فاطمہؓ کے لختِ جگر نے کی یا یزید پلید نے؟ ——

کیا امام پاک کے نانا دونوں جہانوں کے ہادی ہیں یا فاسق و فاجر یزید کا،

اور کیا رسول زادی، علیؓ کے لعل کی ماں ہے یا ایک عیاش حکمران، یزید کی؟

اور کیا فرشتوں نے جھولا نواسۂ رسول کا جھلایا تھا —— یا کہ یزید کا؟ ——

اگر ہر سوال کا جواب یزید کے حق میں ہے تو ثابت کرو ——

اور اگر حضرت حسینؓ کے حق میں ہے تو پھر اس مظلوم کربلا کی حمایت کرو۔ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ مکرّمہ کی گلیوں میں گالیاں سن کر ــــ طائف کے بازاروں میں پتھر کھا کر ــــ اپنے وطنِ مالوف کو چھوڑ کر اور پھر میدانِ اُحد میں اپنے دندانِ مبارک شہید کروا کر مسلمانوں کی ایک ایسی مقدس جماعت تیار کی تھی، جن کے دل صاف اور سینے پاک تھے ــــــــــــ اور جو

پکے اور سچے مسلمان تھے ــــــــ اور کامل مومن بھی !

اور ــــ جو امر بالمعروف کی صحیح و سچی تصویر ــــ اور نہی عن المنکر کی زندہ تفسیر تھے جو خلافت اسلامیہ کے علمبردار اور حکومت الٰہیہ کے محافظ تھے اور یہ نورانی جماعت اپنے اندر ایسے ٹھوس اور مستحکم عقائد رکھتی تھی ــــــــ کہ

جس سے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی تھی کہ اس جماعت سے جو نسلیں بھی پیدا ہوں گی، ان میں اس مقدّس جماعت کے تمام اسلامی خدوخال کے سُچّے موتی اور حق و ایمان کے نایاب گوہر قیامت تک چمکتے رہیں گے ۔

مگر ــــ یکایک بنی اُمیّہ کے خاندان میں ایک بچّہ پیدا ہُوا ۔

اور پھر وہ جوان ہُوا ــــ اور پھر اسے اپنے باپ سے حکومت ملی ــــ اور پھر اس نے برسرِ اقتدار آتے ہی اسلام کی روحِ جمہوریت کو پامال کر کے ایک شخصی حکومت کی بنیاد رکھی اور خلافت اسلامیہ کے تمام سُنہری اصولوں کو توڑ کر ــــ

سُنّتِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کر کے ــــ دین میں ایک رخنہ پیدا کیا ــــــ قرآنِ حکیم کے آئین کو ٹھکرا کر ــــ احکامِ خُداوندی سے منہ پھیرا ــــ اسلامی قوانین کو پامال کر کے ــــ آمرّیت وملوکیّت کا خوفناک جال بچھایا ــــ اور پھر وہ عیاشی و فحاشی فسق و فجور اور شراب و زنا، جیسے کبیرہ گناہوں میں یہانتک بہک گیا کہ سوتیلی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں ــــ سے

ہمبستری کرنے لگا ——— شراب کو عام کر دیا اور گانے والی عورتوں سے گانے سنے۔
مدینہ منورّہ پر حملہ کر کے مسجد نبوی اور منبرِ رسُول علیہ السلام کی بے حرمتی کی۔
مدینہ پاک کی عصمت مآب خواتین کا گوہرِ عصمت لوٹا ——— مکہ مکرمہ کا محاصرہ کر کے،
خانہ کعبہ پر پتھر برسائے ——— تیروں کی بارش کی ——— غلافِ کعبہ کو جلایا ——— اور
پھر کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بند
کر کے اپنے ظلم کی تلوار سے خاندانِ نبوت کے معصوم بچوں کو ذبح کیا۔
شہزادہ کونین کا سرِ اقدس نیزے پر چڑھایا ——— ثانئِ زہرا رضی اللہ عنہا کے
خیمے جلائے ——— اور پاک بیبیوں کو قیدی بنا کر اونٹنیوں کی ننگی پشتوں پر کوفہ کے
بازاروں اور شام کے گلی کوچوں میں پھرایا ———

یزید کو امیر المومنین ——— پیدائشی جنتی اور خلیفہ برحق سمجھے والے خارجی
مولوی بتائیں کہ یزید نے یہ سب کچھ کیا تھا یا نہیں؟ ———
اگر جواب نفی میں ہے ——— تو ثابت کرو! ———
اور اگر کیا تھا ——— تو پھر مسلمان کیوں؟ ———

ابھی پچھلے سال کی بات ہے کہ چند تخریب کاروں نے عین حج مبارک کے
موقعہ پر خانہ کعبہ پر قبضہ کر کے صحنِ کعبہ کو غلاظت کا ڈھیر بنا دیا ——— حرم پاک کی
مقدس دیواروں کو گولیوں سے چھلنی کیا ——— اسلام کے عظمت کے میناروں
پر بم برسا کر انہیں بُری طرح نقصان پہنچایا گیا ——— ہر اسلامی مملکت سے آنے
والے اللہ کے مہمانوں کو کئی طرح کی مشکلات سے دوچار کیا، کئی زخمی اور بہت سے
شہید ہو گئے ——— آبِ زمزم پر پہرہ لگا کر پانی سے محروم رکھا گیا، بلکہ مکہ مکرمہ
کے باسیوں کو بھی ترسایا گیا ——— پھر پوری اسلامی اور مسلمان برادری نے اور خصوصاً

حکومت سعودیہ نے ان تخریب کاروں کو اسلام کا دشمن —— دین کا باغی۔ مذہب کے غدّار اور ننگِ انسانیت اور مُرتد قرار دے کر انہیں گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اور چند ایک کو برسرِعام پھانسی کے تختہ پر لٹکایا گیا ——

تعجّب تو یہ ہے —————— کہ

یزید پلید کے علاوہ اگر کوئی گروہ ایسے سنگین جُرم کا مرتکب ہو تو تمام مسلمان، اسلام کا دشمن —— دین کا باغی —— مذہب کا غدّار —— دائرہ اسلام سے خارج اور مُرتد ہونے کا فتویٰ صادر کر دیں —— ساری دنیا کے خارجی و نجدی مولوی ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیں اور ان کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کریں ——

لیکن —— ایسا ہی سنگین جرم —— اور ایسا ہی ظلم و ستم اگر یزید کرے تو —— یہ خارجی اور نجدی اور آلِ مصطفےٰ علیہ السلام کے دشمن اور بے ادب مولوی، اسے پھر بھی امیرالمومنین —— خلیفۂ برحق —— کامل مومن اور پیدائشی جنتی سمجھتے ہیں ——

اور اگر یہ لوگ یزید کے متعلق سب کچھ جانتے ہوئے بھی اسے مسلمان کامل مومن اور غیر ملعون سمجھتے ہیں تو پھر مَیں بقولِ اقبال مرحوم ان کے حق میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں —————— کہ ؏

یہی شیخ حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیمِ بوذرؓ و دلقِ اویسؓ و چادرِ زہراؓ

آیئے! —— ذرا قرآن و حدیث، کتاب و سنت، مستند کتابوں —— معتبر تاریخوں اور اکابرینِ اسلام کے اقوال کی روشنی میں یزید پلید کی بداخلاقیوں۔ بدکرداریوں اور بداعمالیوں کا پردہ چاک کر کے، اپنے قلبِ سلیم

سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ ــــــــــــــــــ

یزید ــــــ مومن تھا یا کافر ــــ نیک تھا یا بد ــــــ

امیر المومنین تھا امیر المجرمین ــــ اور پیدائشی جنتی تھا یا ازلی جہنمی ــــــ

اور آئیے! ــــــــــ

اس کی عیاشیوں، فحاشیوں اور بدمعاشیوں کی نشاندہی کر کے اپنے دل و دماغ سے فیصلہ کریں کہ یزید ــــــ اسلام کا باغی تھا یا وفادار ــــ دین کا دشمن تھا یا خیر خواہ ــــ اور شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف تھا یا حامی

اور اس کے فسق و فجور کو ظاہر کر کے انصاف پسند نگاہیں اور حقیقت شناس دل یہ جان جائیں ــــــــ کہ

یزید ــــ بدمعاش تھا یا شریف ــــ عیاش تھا یا نیک ــــ ستمگر تھا یا رحمدل اور باطل پرست تھا یا حق پرست ــــ اور پھر یہ بھی پتہ چل جائے کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہ ــــ کس کا دِل سعید ہے اور کس کا شقی ــــ محبِ اہلبیت کون ہے اور دشمنِ آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے؟ ــــــ

اور یزید کو کافر کہنے والے سچے ہیں یا مسلمان سمجھنے والے ــــ اور غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں آنسو بہانے والے صحیح ہیں یا ان کی شہادت پر خوشیاں منانے والے۔ ؟

یاایھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول

کہ "اے ایمان والو! ــــ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت نہ کرو"۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے فرض نہ چھوڑو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتیں ہرگز ترک نہ کرو ــــــــ اور پھر بتایا!

اطیعواللہ و اطیعوالرسول ـــــــــــــــ کہ

" ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کی اطاعت کرو!"

اللہ تعالیٰ کی اطاعت ـــ اس کے فرائض کی پابندی کرنا ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اس کی سنتوں کی پیروی کرنا ہے ـــ

قرآن پاک کی ان آیات سے یہ حقیقت پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ کریم نے اپنے فرائض اور اپنے محبوب پاک علیہ السلام کی سنتوں کی ادائیگی کی بھی بہت تاکید فرمائی ہے ـــ

مطلب یہ کہ ـــــــــــــــ

اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا نہیں کرتا تو وہ گناہ و معصیت کے دریا میں ڈوبا ہوا ہے ـــــ اور ـــــــــــ

اگر کوئی مسلمان رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتیں بجا نہیں لاتا تو وہ بھی ضلالت و گمراہی کے طوفان میں گھرا ہوا ہے ۔

ان روشن حقائق کے بعد اب آیئے ذرا یزید کا کردار و عمل نبیٔ پاک علیہ السلام کی سنتوں کے متعلق کیا تھا ۔ جس کی نشان دہی خود رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہوئی ہے ـــــــــــــ

البدایہ والنہایہ ـــــ جلد ۸ صہ ۲۳۱ ـ علامہ ابن کثیرؒ ـــــ
تاریخ الخلفاء صہ ۱۴۹ ـــ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ـ

عن ابی درداء ۔ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اول من امتی یبدل سُنتی رجل من بنی امیہ یقال لہ یزید ـــــ

ـــــــــــــــــــ کہ

"حضرت ابی دردا رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے —— آپؐ نے فرمایا کہ بنیٔ اُمیّہ میں یزید نامی شخص پہلا آدمی ہوگا جو کہ میری سنّت کو تبدیل کرے گا۔"

قُربان جاؤں فرمانِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ایک سو سال قبل ہی فرما دیا تھا کہ ——

میری اُمّت میں پہلا شخص جو میری سُنت کو تبدیل کرے گا، اسکا نام یزید ہوگا ——

بنیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی بات کبھی بھی جھوٹی نہیں ہوسکتی —— توپھر ——

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یزید نے ضرور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت کو تبدیل کیا ہوگا ——

توپھر میں یزید کو امیرالمومنین سمجھنے والے خارجیوں سے پوچھتا ہوں کہ جو شخص سُنتِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کرے، تمہارے نزدیک ایسا شخص کون ہوسکتا ہے ؟ جبکہ قرآن پاک میں سُنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی اور پیروی کرنے کی تاکید کی گئی ہے، جیسا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سُنت کے متعلق مزید فرمایا ہے !——

مشکوٰۃ شریف — صا۳۱ حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :——

ترکت فیکم امرین لن تضلوا تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ ——

کہ "اے مسلمانوں ! مَیں نے دو ۲ چیزیں تم میں چھوڑی ہیں، ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت اگر تم ان ہی دونوں کو مضبوطی سے پکڑ لوگے تو پھر تم گمراہ نہیں ہوگے۔"

یاد رہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف اسلامی تاریخ کے ایک متبحر مورخ ہیں بلکہ اپنے وقت کے عظیم مجتہد و مجدد بھی تھے۔

قرآن و حدیث میں صرف ایمان والوں کو ہی خطاب ہے اور جب ایمان کی ضد کفر ہو تو پھر نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتِ مطہرہ کو ترک کرنے والا یا اسمیں کسی قسم کا ردِّ عمل کرنے والا ـــ گمراہ اور بے دین اور اُمتِ مسلمہ سے خارج ہے ـــ جیسا کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ـــ

فمن رغب عن سنتی فلیس منی

ترجمہ: "جس نے میری سُنت سے روگردانی کی اور منہ پھیرا وہ میرا اُمتی نہیں ـ"

اور جب یزید نے نہ صرف یہ کہ سُنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک ہی نہیں بلکہ تبدیل ہی کر دیا جو ترک کرنے سے اور بھی بدتر ہے تو پھر ایسے انسان کو گمراہ بے دین اور اُمتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج کیوں نہ سمجھا جائے۔

ہاں ! ـــ اگر نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اُمیہ کے کسی فرد کا نام نہ بتاتے تو یزید کی صفائی کے گواہوں کے لئے اسے بچانے کی گنجائش ہو سکتی تھی ـــ مگر ـــ

کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یزید لعین کا نام بتا کر جہاں نجدی اور خارجی مولویوں کے لئے تمام راستے بند کر دیئے ہیں ـــ وہاں اس کی

ضلالت و گمراہی اور اس کے خارج از اُمّت ہونے کی مُہر بھی ثبت کردی ہے۔
شرح عقائد نفسی ص ۱۱۷۔

اطلق اللعن علیہ لما انہ کفر حین امر بقتل الحسین۔
کہ "یزید پر لعنت بھیجنا علی الاطلاق جائز ہے۔ اسلیئے کہ اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر کفر کیا۔"

واتفقوا علیٰ جواز اللعن علی من قتلہ وامر بہ و اجازہ و رضی بہ۔

"اور جس نے حضرت حسین کو قتل کیا اور ان کے قتل کا حکم دیا اور جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا اور جو ان کے قتل پر راضی ہوا، اس پر لعنت کرنا جائز ہے اور اسی پر اتفاق ہے۔"

والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشارہ بذالك واھانتہ اھل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ یزید حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی ہوا اور اس نے خوشی منائی اور اہلِ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی۔"

مستند روایات سے جب یہ مسلمہ حقیقت پوری طرح ہوتی ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین علیہ السلام پر لشکر کشی کی۔ ان کے قتل کا حکم دیا اور انکے قتل پر راضی ہُوا تو پھر ابنِ زیاد کے چیلے۔ شمر کے ساتھی۔ ابنِ سعد کے سپاہی اور یزید کے حواری، بخاری شریف کی اس حدیث پاک کا کیا جواب دیں گے۔

جلد ۲ - صہ ۱۰۴۸ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔

"کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اُسے قتل کرنا کفر ہے"

یزید کو غیر ملعون اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل سے بری الذمہ سمجھنے والے اسلام کے ٹھیکیدار، بے ادب اور گستاخ مولویوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عقائدِ نفسی، درسِ نظامی کی ایک مشہور کتاب ہے جو دیوبند میں بھی پڑھائی جاتی ہے اور جامعہ اشرفیہ میں بھی اور جس کا درس جامعہ رشیدیہ میں بھی دیا جاتا ہے اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی — اسلیئے ان خارجی و نجدی مولویوں کو چاہیئے کہ وہ

وہ یزید کے کافر اور لعنتی ہونے پر شرح عقائد کی اس حقیقت افروز تشریح و وضاحت کے پیشِ نظر اپنے غلط اندازِ فکر پر نظرِ ثانی کر کے رجوع کر لیں —
یزید کی صفائی کے ان گواہوں — ابنِ سعد کے اِن حواریوں اور ابنِ زیاد کے ان نظریاتی چیلوں کو سوچنا چاہیئے کہ یزید تو رہا ایک طرف، یہاں تو ہر اس شخص کو کافر اور لعنتی قرار دیا گیا ہے جو — حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل پر خوش ہُوا — راضی ہُوا — اور جس نے بھی ان کے قتل کو جائز سمجھا —

غرضیکہ — کُفرِ یزید صرف یزید پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس زُمرہ میں اور بھی بہت سے اسلام کے نام نہاد وفادار — اور مصنوعی تقدس کی چادر اوڑھنے والے بھی آتے ہیں —

روی انہ شرب الخمر و فسق فی دینہ ۔

" اور یزید کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ وہ شراب بھی پیتا تھا اور اس نے دین میں فسق بھی کیا ۔"

وقیل قد تواتر ان یزیداً ارسل الجند علی الحسین فقتلوہ ________

" اور تواتر سے یہ بھی ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لشکر کشی کی اور پھر انہوں نے امام پاک کو قتل کر دیا ۔"

ان حقائق کی روشنی میں بھی ________ یزید کے ان وفادار ساتھیوں کا یہ کہنا کہ

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے یزید کا کوئی تعلق نہیں ہے ، کتنی کھلی ہوئی گمراہی ہے اور بے ادبی بھی !

یہ حقیقت پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ میدانِ کربلا میں اہلبیتِ اطہار اور خاندانِ نبوت کے شہزادوں پر جو ظلم و ستم ہوا وہ سب یزید کے حکم سے ہوا ۔

البدایہ والنہایہ ـــــ جلد ۸ ـ صـ ۲۳۵-۳٦ پر علامہ ابن کثیر نے یزید کے فسق و فجور اور کفر و الحاد کی جو تفصیل لکھی ہے اور اس کی ضلالت و گمراہی اور اس کی عیاشیوں ، فحاشیوں اور بدمعاشیوں کی جو گھناؤنی تصویر پیش ہے ، وہ ان خارجی و نجدی مولویوں کے لیئے درسِ عبرت ہے ۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں ________ کہ

ان یزید قد اشتھر بالمعارف و شرب الخمر و اتخذ الغلمان

والقیان ۔ وما من یوم الا یصبح فیہ مخمورا وکان اذا مات القرد حزن علیہ ۔

"یزید راگ رنگ کا متوالا تھا اور شراب بھی پیتا تھا اور اپنے پاس حسین دوشیزاؤں اور گانے والی جوان لڑکیوں کو رکھتا تھا اور خوبصورت لڑکوں کو بھی اپنے پاس رکھتا تھا اور ہر صبح اٹھتا تو شراب کے نشہ میں بدمست ہوتا تھا۔ کتّوں کا شکاری تھا اور بندروں کے سروں پر سونے کی ٹوپیاں پہناتا تھا اور جب کوئی بندر مر جاتا تو اسکا سوگ مناتا تھا۔"

علامہ ابن حجر مکی اپنی کتاب صواعق المحرقہ ص۱۳۴ میں یزید کے بیٹے کا بیان جو اس نے اپنے باپ کے متعلق دیا ہے، اس کی تفصیل اسطرح لکھتے ہیں کہ "پھر میرے باپ کو حاکم بنایا گیا" ۔

وقد کان غیر اھل

"حالانکہ وہ اس کا اھل نہیں تھا۔"

نقصت عمرہ

"اس کی عمر کم ہو گئی"

وصار فی قبرہ معتوبا بذنوبہ

"اور وہ اپنے گناہوں کے سبب قبر میں مبتلائے عذاب ہو چکا ہے۔"

وقد قتل عترت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

"اور اس نے عترت رسولؐ کو قتل کیا۔"

وریباح الخمر وخرب الکعبۃ ۔

"اور اس نے یعنی میرے باپ نے شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کی

بے حرمتی کی"۔

علامہ ابن کثیرؒ اور علامہ ابن حجر المکیؒ نے یزید کی جن بداعمالیوں ــ بداخلاقیوں اور بدکرداریوں کو جن کھلے انداز میں بیان کیا ہے اور ـــــــ یزید کے بیٹے کا بیان اپنے باپ کے متعلق لکھتے ہوئے اس کی ضلالت و گمراہی اور عیاشی و بدمعاشی کا جو نقشہ پیش کیا ہے ــ کیا اس کے بعد بھی کسی شریف انسان کو یہ جرأت ہو سکتی ہے ـــــــــــــ کہ

وہ یزید جیسے فاسق و فاجر اور ظالم و بے دین انسان کو متقی ــ امام برحق پیدائشی جنتی اور کامل مومن سمجھے ـــــــ

۱ : ـــــ مزے کی بات تو یہ ہے کہ یزید کا اپنا حقیقی بیٹا تو اپنے باپ کو مسلمانوں کا حاکم بننے کا اہل نہیں سمجھتا لیکن پاکستان کے خارجی و نجدی مولوی اسے امیر المومنین اور خلیفۂ برحق مانتے ہیں ــ

۲ : ـــــ اور پھر ـــــ یزید کا بیٹا تو اپنے باپ کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہتا ہے ـــــــ کہ

میرے باپ کو گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہو رہا ہے ـــــ لیکن پاکستان کے بے ادب اور اہلبیت کے دشمن نجدی لوگ اسے پیدائشی جنتی تسلیم کرتے ہیں ـــــــــــ

۳ : ـــــ یزید کا بیٹا تو کھلے الفاظ میں اقرار کرتا ہے کہ میرے باپ نے عترت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا ـــــ خانہ کعبہ کی بے حرمتی کی اور شراب کو حلال کیا ــ لیکن اس کی صفائی کے گواہ ــ اس کے حواری ــ اس کے خیر خواہ اور وفادار لوگ اُسے قتل حسین سے بری الذمہ مانتے ہوئے اسے ایک شریف اور معزز انسان سمجھتے ہیں اور اسے امام برحق تسلیم کرتے ہیں ـــــ

حالانکہ ــــــ ؏

امامِ وقت وہ ہوتا ہے جو منظورِ قدرت ہو!
امامِ وقت وہ ہوتا ہے جو منصورِ قدرت ہو!
امامِ وقت ہر ظالم کے سر پر بار ہوتا ہے
امامِ وقت ہر مظلوم کی تلوار ہوتا ہے
نہیں ہرگز نہیں ظلمت امامت ہو نہیں سکتی
نبیؐ کے دین کی ضد ہرگز خلافت ہو نہیں سکتی

تاریخ الخلفاء صـ ۱۴۶ ــ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ــــــــــ

ماخرجنا علیٰ یزید حتیٰ خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء

کہ "ہم نے یزید کو اس وقت چھوڑا جس وقت کہ ہمیں خوف پیدا ہو گیا کہ کہیں اس کے گناہوں کے سبب ہم پر آسمان سے پتھر نہ برسنے لگ جائیں۔"

اِنَّ رَجُلاً یَنکِحُ اُمَّھَاتِ الْاَوْلَادِ الْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَیَشْرَبُ الْخَمْرَ وَیَدَعُ الصَّلوٰۃَ!

"اسلیے کہ یزید سوتیلی ماؤں، سوتیلی بہنوں اور سوتیلی بیٹیوں سے ہمبستری کیا کرتا تھا ــ اور شراب بھی پیتا تھا اور وہ تارکِ نماز بھی تھا۔!"

تاریخ الخلفاء صـ ۱۴۶ حضرت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ یزید کو ایک آدمی نے امیر المومنین کہدیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس آدمی سے کہا! ــ

تَقُوْلُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

کیا تو یزید کو امیر المومنین کہتا ہے ؟

اس شخص نے کہا ——— ہاں !

وَاَمَرَبِہٖ عِشْرِیْنَ سَوْطاً ۔

اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسے بیس[۲۰] کوڑے لگوائے ۔

کاش کہ ——— پاکستان میں بھی کوئی عمر بن عبدالعزیزؒ ہوتا ۔ یہ وہی عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں جنہوں نے خلافتِ راشدہ اور یزید کی غیر اسلامی، غیر دینی ۔ اور غنڈہ گردی کی حکومت کے بعد خلافتِ راشدہ کے ایمان افروز دور کو زندہ کیا ۔ اور اپنے عہد خلافت کو عدل و انصاف اور دین و اسلام کے سنہری اصولوں اور شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس طرح چلایا کہ ہمارے بعض مؤرخ اور مجتہدین علماء کرام انہیں بھی خلفائے راشدین میں شمار کرتے ہیں ———

چلو ! ———

پاکستان میں کوئی عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نہیں، تو نہ سہی ——— مگر یہ حکومت تو اسلامی ہے ——— ایک دینی ریاست تو ہے ——— اور ایک مذہبی مملکت تو ہے ! ——— اس کے حکمران مسلمان تو ہیں ——— اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی تو ہیں !



کون یزید ہے؟

کثافت اور جہالت کا وہ پیکرِ ظلم کا بانی
شقیِ ازلی! کمینہ! تند خو غول بیابانی
سِمٹ کر ساری دنیا کی نحوست اسمیں آئی تھی
کہ شیطانِ لعین نے خود یزیدی شکل پائی تھی

وہ بدکردار، بداعمال، ناہنجار، دیوانہ
نشاط و عیش کا پتلہ، غمِ عقبیٰ سے بیگانہ
جہاں ہر وقت نسوانی حیاء نیلام ہوتی تھی
جہاں ہر اک برائی بے محابا عام ہوتی تھی
جہاں پھوپی کی حرمت تھی نہ خالہ کی قدردانی
سوتیلی ماؤں تک بھی جا پڑا دستِ ہوس رانی

وہ ظالم اتنا شرابی تھا کہ اکثر یہ شعر پڑھتا رہتا تھا۔ ؎

فَاِنْ حُرِّمَتْ یَوْمًا عَلٰی دِیْنِ اَحْمَدٍ ؛ فَخُذْھَا عَلٰی دِیْنِ مَسِیْحِ ابْنِ مَرْیَمٍ[۱]

"اگر دینِ احمدؐ میں شراب حرام ہے تو تو عیسائی بن کر پیئے جا"

یہ ہے ——— ان خارجی و نجدی مولویوں کا لاڈلا خلیفۂ برحق، امامِ کامل، سیدالشی جنتی اور امیر المومنین یزید جسے عیسائی بننا تو منظور ہے

---

[۱]۔ الصواعق المحرقہ ص ۱۳۴ - المحدث احمد بن حجر الہیتمی المکی المالکی۔

لیکن شراب چھوڑنی ہرگز منظور نہیں ۔!

عظمتِ مکّہ مکرّمہ

آؤ ــــــــ اب ذرا عظمتِ مکّہ مکرّمہ اور شانِ مدینہ منوّرہ اور توقیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآنِ پاک اور رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ حق ترجمان سے سنیں اور پھر ساکنانِ خطۂ محبُوبِ پاک کی عزت و آبرو ملاحظہ کریں اور ــــ بوریا نشین دلدار کی شان دیکھیں ــــــــ اور

اس شہرِ مقدس اور کوچۂ رحمت میں بسنے والوں کی تکریم پر غور کریں اور ــــ پھر یزید لعین نے مکّہ مکرّمہ پر حملہ کر کے وہاں پر قتل و غارت کیا اور ــــ مدینہ منوّرہ پر لشکر کشی کر کے وہاں پر جو وحشت و بربریت پھیلائی اور روضۂ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ اور ــــ گنبدِ خضرا کی بے ادبی کی اور منبرِ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور کوچۂ انوار مصطفےٰ کی انوار و تجلیات میں بسنے والوں کی جو بے عزتی اور بے حرمتی کی ــــــــــ اور

اس خطۂ حُسن و جمال میں رہنے والی شرم و حیا میں رشکِ حورانِ بہشتی کی پاک دامن خواتین کی جس طرح وحشیانہ طور پر دولتِ عصمت لُوٹی ــــــ اس کی گھناؤنی تصویر ملاحظہ فرما کر ــــ اور ــــــــ

اس کی عیاشی و بدمعاشی کی شرم ناک کہانی سُن کر خود فیصلہ کریں کہ ــ

یزید اسلام کا دشمن ـــــ دین کا باغی ـــــ مذہب سے بیگانہ اور شریعتِ مصطفےٰ علیہ السلام والتسلیم کا غدار ـــــ

اور ـــــ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بے ادب ـــــ اور ـــــ عترتِ پیغمبرِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ و بے ادب تھا کہ نہیں ! ـــــ

اور ـــــ انصاف پسند نگاہیں ـــ اور ـــ حقیقت شناس دل یہ بھی فیصلہ کریں ـــــ کہ ـ بُغضِ حسینؓ میں سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے یہ خارجی و نجدی مولوی اپنے عقائد میں کہاں تک سچے اور راہِ راست پر ہیں ؟

قرآن پاک میں مکہ مکرمہ کی عظمت ـــــ اور ـــــ خانہ کعبہ کی شان کے متعلق واضح اور دو ٹوک الفاظ میں ارشادِ خداوندی ہے :ـ ـــــ

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ ـــــ کہ

یہ گھر ـ یعنی بیت اللہ نسلِ انسانی کے لئے رشد و ہدایت کا مرکز وَ اَمْنًا وَّاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی ـ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ـــ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

" حق و صداقت کا سرچشمہ ، دین و ایمان کا منبع اور مخلوقِ خدا کے لئے مرجع اور درد کے مارے ہوئے دُکھی انسانوں کے لئے پناہ گاہ ہے اور جس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدمِ مبارک لگے ہیں یعنی مقامِ ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ ـ مطلب یہ ہے کہ ایمان والو میرے

کعبہ کا طواف کرنے کے مقامِ ابراہیمؑ پر دو نفل پڑھا کرو" ـــــ

اور جب ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام سے عہد لیا کہ میرے گھر یعنی خانہ کعبہ کو ـــــ طواف کرنے والوں ـــ اور اعتکاف کرنے کے لئے ـــــــ اور ـــــ

رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھو ـــــ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ـــــــــ کہ

اے میرے ربّ، اس شہر یعنی مکہ مکرمہ کو امن و سلامتی کی جگہ بنادے اور ـــــ یہاں رہنے والوں کو اچھے اور صاف ستھرے پھل عطا کر ـــ ان کے لئے کہ ـــ جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ـــ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ـــــ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ـــــ مسجدِ حرام میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب ملتا ہے ـ

مشکوٰۃ شریف صدا ـــ حضرت سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـ

کہ ـــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبہ کی طرف منہ کرکے تھوکتے دیکھا اور پھر اس شخص کو کسی جگہ امامت کرتے دیکھا ـــــــ

جب نماز ختم ہوگئی تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـ

لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ ـــــــ کہ ـــــــ

تمہاری نماز نہیں ہوئی ـــــــــ کیونکہ

اس امام نے ایک دفعہ کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرکے تھوکا تھا ـــ اس آدمی کی خانہ کعبۃ اللہ کی اس بے ادبی کو دیکھ کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ـــ

اِنَّكَ قَدْ اٰذَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ـــــــــــــــ کہ

"تُو نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دی ہے"۔

قارئین حضرات کو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا لعنتی ہوتا ہے ـــــــــــــــ

جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے :ـــــــ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝

"بیشک وہ لوگ جو اللہ و رسول ؐ کو ایذا و دُکھ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر دُنیا و آخرت میں بھی لعنت بھیجتا ہے اور ان کے رسوائی اور ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔"

اس کی تفصیل و تشریح تو انشاء اللہ آگے عرض کروں گا یہاں صرف اتنا ہی کافی ہے ـــــــــــــــ کہ

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق جس نے کعبہ کی طرف منہ کر کے تھوکا، اس نے اللہ تعالیٰ و رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچائی ـــــــ اور پھر ارشادِ خداوندی کے مطابق ایسے شخص پر دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۔

تو ـــــ یزید نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کیخاطر مکّہ مکرّمہ پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ بھی کیا ـــــــ ـــــــ

خانہ کعبہ پر تیر برسائے ـــــ اس کی دیواروں پر منجنیق سے بھاری پتھر برسائے ـــــ اور پھر غلافِ کعبہ بھی جلا ڈالا ـــــ

تو کیا یزید کے — یہ سب کچھ کرنے پر بھی اللہ اور اس کے حبیب پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچی — یا نہیں ؟
اگر — نہیں — تو — یزید کا کوئی وفادار ساتھی ، نجدی و خارجی مولوی ثابت کرے — اور اگر پہنچی اور یقیناً پہنچی تو — پھر اسے لعنتی کیوں نہ سمجھا جائے اور اسے دردناک اور ذلت آمیز عذاب کا مستحق کیوں نہ سمجھا جائے —

وہ مکّہ مکرّمہ ! کہ

جس کی سرزمینِ مقدس میں صفا و مروہ کی فلک بوس پہاڑیاں ہیں جو اپنے دامن میں ہزاروں رحمتوں کے خزانے چھپائے کھڑی ہیں — جن کو خدا تعالے نے شعار اللہ فرمایا ہے — اور جن کے درمیان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام — اپنے لختِ جگر کے لئے پانی کی تلاش میں سات دفعہ دوڑی تھیں اور پھر خداوند کریم نے قیامت تک مسلمانوں پر حج قبول کرانے کے لئے اس ادائے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ایک اہم رُکن بنا دیا۔
اور جہاں دُنیا کے بڑے بڑے شہنشاہ — بڑے بڑے تاجدار — امیر و غریب — شاہ و گدا — پیر و جوان اور مرد و زن قبولیتِ حج کی تمنا میں آج بھی ان پہاڑیوں کے درمیان دوڑتے نظر آتے ہیں —

وہ مکّہ مکرّمہ !

جس کے ریگستان سے حضرت ذبیح اللہ علیہ السلام کی مقدس ایڑیوں کی ٹھوکر سے آبِ زمزم کا چشمہ پھوٹ نکلا ! — جو اکنافِ عالم سے آنے والے مسلمان حاجیوں کے لئے اور دُور دراز سے آنے والے مسلمان مسافروں کے لئے آج بھی ہر وقت موجزن

رہتا ہے اور جسے تبرک کے طور پر پینے کی خاطر مخلوقِ خدا بے چین و بے تاب رہتی ہے اور گنہگار انسان اپنی نجات و بخشش کا ذریعہ بنانے کے لیئے اپنے کفن کی سفید چادریں، اسی آبِ زمزم میں ڈبو کر لاتے ہیں ـــــــ

وہ مکّہ مکرّمہ ـــــــ کہ

جو سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش و ولادت با سعادت ہے ـــــ اور جسکی مقدس گلیوں کی خدا تعالیٰ اسلیئے قسم کھاتا ہے ـــ کہ یہاں اس کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی قدم آئے ہیں۔ اور جس کی بلند پایہ پہاڑیوں میں وہ رشکِ طورِ غارِ حرا بھی ہے، جس میں کملی والے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبّہ کے ۴۰ سال ریاضت و عبادت اور ذکر و فکر میں گزارے ـــــــ اور ـــــ

پھر جس نورانی غار میں حضرت جبرئیل امین علیہ السلام پہلی بار اس رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید لے کر آئے اور پھر محبوبِ خدا کے سرِ اقدس پر آخری نبوّت کا تاج رکھا اور جہاں سے پھر دین و ایمان کے چشمے پھوٹے! حق و صداقت کے دریا اُبلے۔ رُشد و ہدایت کے چراغ جلے! ـــ

رحمت و بخشش کے باغات کھِل اٹھے! اخوت و مساوات کے پھول مہک اُٹھے اور پیار و محبّت کے نغمے گونج اُٹھے! ـــــــ

وہ مکّہ مکرّمہ ـــــــ کہ

جِس کو اُمّ القریٰ یعنی بستیوں اور شہروں کی ماں بھی کہتے ہیں ـ اور جس شہرِ محبّت و عشق کی مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنے پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب عطا ہوتا ہے ـــــــ اور

جس فاران کی چوٹیوں سے آفتابِ نبوت نے طلوع ہو کر اس خطۂ ارضی پر سے چھائی ہوئی کفر و شرک کی اندھیری راتیں ختم کر کے اسلام و توحید کی روشنی پھیلائی اور جس کے گوشۂ فلک سے ماہتابِ رسالت نے نمودار ہو کر ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو حق و ہدایت کا اجالا کر کے سیدھی راہ دکھائی ! ——

وہ مکۂ مکرمہ —— کہ ع

یہی وہ شہر مکہ ہے جسے بلد الامیں کہئے
یہی وہ گھر ہے جس کو برزمینِ عرشِ بریں کہئے
یہیں اسلام کے فردوس کی تازہ بہاریں ہیں
خدا کے برگزیدہ دوستوں کی یادگاریں ہیں
وہی زمزم کا پانی ہے وہی کوہِ صفا مروہ
وہی گلیاں وہی کوچے وہی مسجد وہی قبلہ

وہ کعبہ! —— کہ

جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا اور ساری دنیا و کائنات کے مسلمانوں کے لئے قبلہ بنایا اور جس کا طواف مخلوقِ خدا کے لئے رحمت و بخشش کا ذریعہ ہے —— اور

جس کی زیارت بندگانِ خدا کے لئے وسیلۂ نجات ہے ——

وہ کعبہ! —— کہ

جس کے حجرِ اسود کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہی پیار سے چوما اور انتہائی عقیدت و احترام سے بوسہ دیا — اور پھر اسی سنتِ رسول ﷺ کو

کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنے کے لیئے خدا تعالےٰ نے اکناف عالم سے آنے والے حاجیوں کے حج کو شرف قبولیت بخشنے کیخاطر اس پتھر کو ان کے لیئے بوسہ گاہ بنا دیا ——————— اور

جس کے کالے غلاف کو اُمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عشق و مستی میں اپنی آنکھوں پر لگا کر اپنے گناہوں کی معافی کی التجائیں کرتی ہے۔

وہ کعبہ! ——————— کہ

جس کا نشان خدا تعالیٰ نے خود بتایا ——— اور نقشہ جبرئیل علیہ السلام نے بنایا ——— اور جس کے معمار خود خلیل اللہ ہیں اور ان کے ساتھ مزدور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ ——— اور جس کی تعمیر و تکمیل کے بعد صحن بیت الحرام میں کھڑے ہو کر اور اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر حضرت جدّ الانبیاء ابراھیم علیہ السلام نے مولودِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے یہ دعا فرمائی تھی ———

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلاً ——————— کہ

" اے ہمارے رب! ہم نے تیرا گھر تو بنا دیا ہے

لیکن ——— اپنے اس گھر کو آباد کرنے کے لئے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اپنی باطل پرست مخلوق کو آخری پیغامِ حق سنا دے! "

پھر ——— اسی لیئے نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا!

اَنَا دَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ! ——————— کہ

" میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں! "

وہ کعبہ! ——— کہ جس کے مقدس دالان میں کھڑے ہو کر جناب خلیل اللہ

نے نسلِ انسانی کو حج کے لئے آواز دی تھی اور پھر اس ندائے خلیل کو جنّ و انس نے بھی سُنا ـــــــ اور ـــــ زمین و مکان نے بھی ! ـــــــ

اور حجر و شجر نے بھی سُنا ـــ اور ـــ بحر و بر نے بھی ! ـــ اور فرش و عرش نے بھی سُنا ـــــ اور ـــــ افلاک و ادراک نے بھی ! ـ

اور ـــــ اصلاب پدر والوں نے بھی سنا اور ارحامِ مادر والوں نے بھی ! ـــــــــ

وہ کعبہ ! ـــــــــــ کہ ـــــــــ

جہاں قدم قدم پر دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ہر آن التجائیں منظور ہوتی ہیں ـ

اور ـــــ جہاں ہر گھڑی گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہر لحظہ رحمت برستی ہے !

اور ـــ جہاں سے ایک مسلمان گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر آتا ہے ، جیسا کہ وہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے ـــــــ

وہ کعبہ ! ـــــــــ کہ

جس کے در و دیوار سے رحمتِ حق کی بارش ہوتی ہے ـــــ اور

جس کے سیاہ غلاف سے بوئے رحمٰن آتی ہے ـــــــ اور

جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پر قبلہ بنایا

اور ـــ جس کی آبرو بچانے کے لئے خداوند کریم نے ابرہہ کے ہاتھیوں کے لشکر کو چھوٹی چھوٹی اور ننھی منّی چڑیوں کی فوج سے مروا دیا ـــــــ اور

جہاں مقامِ ابراہیم بھی ہے اور ـ بابِ رحمت بھی ـــ اور ـــ

جہاں رُکنِ یمانی بھی ہے ـــــ اور ـــ بابِ جبرئیل بھی !

اور جو ؏ ـ دُنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خُدا کا ! ـــ

شانِ مدینہ و روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ۔ پارہ ۵۔ سورۃ النساء۔ آیت ۔ ۶۴

"وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اے میرے محبوب (علیہ السلام) ان کو چاہیئے کہ تیرے پاس آئیں پھر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول ان کو بخشوائے!"

اس آیت پاک میں خدا تعالیٰ نے گنہگاروں کو اپنے گناہ بخشوانے کے لیئے امام الانبیاء علیہ السلام کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہونے کی تاکید فرمائی ہے کہ میرے محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے بندے اپنی جانوں پر ظلم اور گناہ کرتے ہیں —— اور پھر مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں —— مگر میں ان کو اس وقت تک نہیں بخشوں گا جب تک کہ یہ تیرے پاس نہ آئیں اور تو ان کی سفارش نہ کرے! ——

مدینہ منوّرہ —— کی حاضری اور دربار رسالت کی گدائی صرف اس رحمتِ دو جہاں کی حیاتِ طیبہ تک محدود نہیں تھی —— بلکہ یہ حکمِ خداوندی قیامت تک کے لیئے ہے! ——

اسلیئے کہ —— اپنی جانوں پر ظلم و ستم اور گناہ و معصیت کی معافی

توانسان قیامت تک کرتے رہیں گے ۔ ــــــــــــــــ اور

ان ظلم وستم اور گناہ ومعصیّت کی معافی کے لئے دربارِ رسالت کی حاضری اور پھر کالی کملی والے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش کرنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے ــــــــــــــــ کہ

سیدّ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پاک کے بعد اب یہ گناہ گار، لوگ اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دربارِ مصطفےٰ، روضۂ رسولؐ پر حاضری دیتے رہیں گے ــــــــــــــــ

قرآنِ پاک کی اس آیت میں انسانی جانوں پر ظلم وستم کرنے والے افراد اور گناہ ومعصیّت میں مبتلاء رہنے والے بندگانِ خدا کی معافی کے لئے تین ۳ شرطیں رکھی گئی ہیں ! ــــــــــــــــ

شرطِ اول :ــــ بارگاہ نبوّتؐ میں حاضری ۔!

شرطِ دوم :ــــ اپنے گناہوں سے توبہ ۔ !

شرطِ سوم :ــــ امام الانبیاء علیہ السلام کی سفارش ! ۔

چونکہ ــــ نبئ کریم علیہ السلام ، بارگاہ الٰہی کے وکیل اور مختارِ عام ہیں ۔

اسلئے ــــ گناہ توکیا اللہ تعالیٰ ــــ مگر! معافی کے لئے جانے کا حکم ہے ، دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ! ــــ

جیسے جرم تو ہوتا ہے حکومت کا ــــ مگر ــــ رہائی کے لئے جانا پڑتا ہے کسی وکیل یا کسی مختارِ عدالت کے پاس ــــ

جس طرح وکیل کے بغیر دنیا کی کسی عدالت میں کوئی شنوائی نہیں ہوتی ، اسی طرح عدالتِ الٰہیہ میں کملی والے آقا و مولا علیہ السلام کے بغیر رہائی نہیں ہوگی ۔

اور ــــــــــ ! دروازۂ خُدا ہے ! دروازۂ مُصطفٰے

اگر کسی نے مانگنا ہوتا ہے تو مکان کے دروازہ کے آگے آکر مانگتا ہے۔ جب خُدا سے کچھ مانگتا ہے تو خُدا کے دروازہ یعنی درِ مُصطفٰے پہ آکر مانگنا چاہیئے!

بخدا، خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں ہے یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں!

مشکوٰۃ شریف صہ ۵۴۶ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مَا مِنْ یَوْمٍ یَطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ــــــــــــ کہ

"کوئی دن ایسا طلوع نہیں ہوتا کہ ستّر ہزار فرشتے ہر روز امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر ارد گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اپنے پروں کو روضۂ اطہر پر ملتے ہیں اور نبیٔ کریم علیہ السلام پر درودِ پاک پڑھتے ہیں — اور جو ایک دفعہ آجاتے ہیں۔ پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔"

مسلم شریف۔ جلد ۱ صہ ۴۴۶ — حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ کریم علیہ السلام نے فرمایا۔!

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلَی الْحَوْضِ ــــــــــ کہ

"میری جائے سکونت اور منبرِ پاک کی درمیانی حصّہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر حوضِ کوثر پر ہے"

مشکوٰۃ شریف صہ ۲۴ جلد مسلم شریف جلد ۱ صہ ۴۴۴ سید المرسلین صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ زَارَنِی مُتَعَمِّدًا کَانَ فِی جِوَارِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

کہ " جس نے میری قبر شریف کی قصداً زیارت کی، وہ قیامت کے دن میری پناہ گاہ میں ہوگا۔ ——— اور جس نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور پھر ہر دکھ اور تکلیف میں صبر کیا۔ قیامت کے دن میں اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔ اور اس کی شفاعت کروں گا۔ "

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :-

" قیامت کے دن فرشتے حکم خداوندی کے تحت خانہ کعبہ کو غسل دیں گے اور نئی دلہن کی طرح سجائیں گے اور پھر کعبۃ اللہ کو اٹھا کر میدان حشر میں لے جائیں گے۔"

در اثنائے راہ قبر من گذر افتد پس کعبہ بزبان فصیح بگوید کہ السلام علیک یا محمدؐ ـــ

در جواب بگویم کہ وعلیک السلام یا بیت اللہ با تو امت من چہ سلوک کرد، و تو با آنہا چہ سلوک خواہی کرد۔؟

کہ " راستے میں میری قبر انور سے گزریں گے۔ تو خانہ کعبہ بلند آواز سے کہے گا۔ السلام علیکم یا محمدؐ! اور اس کے جواب میں، "

میں کہوں گا وعلیک یا بیت اللہ کہ میری اُمّت کے میرے بعد تیرے

ساتھ کیا سلوک کیا اور آج میری اُمت کے ساتھ تو کیا سلوک کرے گا؟"

تو خانہ کعبہ جواب دے گا! ——— کہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے میری زیارت کی اس کی شفاعت میں کروں گا ——— اور

جو میری زیارت کو نہیں آیا اس کی شفاعت آپؐ کر دیں۔"

کنز العمال - جلد ۶ صـ ۲۴۸

غُبَارُ الْمَدِيْنَةِ شِفَاءٌ مِنَ الْجُذَامِ يُبْرِئُ الْجُذَامَ يُطْفِئُ الْجُذَامَ -

کہ ——— "خاکِ مدینہ کوڑھ کے لئے شفاء ہے۔"

مشکوات شریف صـ ۲۷ - و ابنِ ماجہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں ——— کہ

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ———

وَصَلوٰتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلوٰةٍ ——— کہ

" میری مسجد یعنی مسجد نبویؐ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ملتا ہے۔"

تاریخ الخلفاء بحوالۂ مسلم شریف - سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ———

مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُمُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ——— کہ

"جس نے مدینہ پاک میں بسنے والوں کو خوفزدہ کیا - قیامت کے

دن خدا اس کو خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ، اس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔"

ابن ماجہ شریف ص۱۴ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

کہ ــــ نبی کریم علیہ السلام نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا:۔

اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ ـــــ کہ

"جس نے تمہاری سلامتی چاہی، اس کے میں سلامتی چاہتا ہوں اور جو تم سے لڑا۔ اس نے مجھ سے لڑائی کی"۔

ترمذی شریف ــ جلد ۲ ۔ ص۲۳۲ ۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ــــ

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِيْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِيْ ـــــــــ کہ

"جس نے اہل عرب کو ڈرایا۔ دھمکایا، قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا اور میری ہمدردی ومحبت نہ پائیگا"

وہ مدینہ منوّرہ ـــــــــــــــ کہ

جس کی سرزمین مقدس پر تاجدار عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری نے قدم رکھے اور جبرئیل علیہ السلام خدا کا کلام لے کر آتے تھے، اور حضرت میکائیل علیہ السلام جس کے در و دیوار کو اپنے نورانی پروں سے جھاڑتے تھے اور جہاں حضرت اسرافیل علیہ السلام حسن ازلی کا نظارہ کرنے کیلئے گھومتے رہے اور جہاں

حضرت عزرائیل علیہ السلام آکر اپنی زندگی کی بھیک مانگتے رہے —

وہ مدینہ منوّرہ ——————— کہ

جس کی مقدس گلیوں میں خضر و الیاس علیہم السلام تاجدار نبوّت کی چوکھٹ پر اپنی جبینِ نیاز جھکاتے رہے ——— اور جس کی خاک کے ذرّے، رحمتِ دو جہاں کے نقشِ کفِ پا چوم کر چاند ستاروں کو شرمندہ کرتے رہے! ——————— اور

جس کے سنگریزے آفتابِ رسالت کی گواہی دے کر دنیا والوں کو حق و ہدایت کا پیغام دیتے رہے! —

وہ مدینہ منوّرہ ——————— کہ

جہاں سے حق و صداقت کے چشمے پھوٹے، جلالت و عدالت کے کے دریا اُبلے! ——— ریاضت و عبادت کے گلشن مہکے — اور سخاوت و شجاعت کے پھول کھلے!

اور ——— جہاں سے پیار و محبّت کی نہریں جاری ہوئیں، اخلاص و اخلاق کی کلیاں مہکیں! — اخوت و مساوات کے چراغ جگمگائے ——— اور دیانت و شرافت کی قندیلیں روشن ہوئیں ——————— اور جہاں سے حق و صداقت کا آفتاب طلوع ہوا، رشد و ہدایت کا ماہتاب چمکا۔ نفاست و طہارت کے جگنو چمکے اور حقیقت و معرفت کے موتی بکھیرے! —

وہ مدینہ منوّرہ ——————— کہ

جس کی حسین گلیوں کے نیاز مند کُتّے آج بھی اکنافِ عالم سے آنے والے غلامانِ مصطفےٰ علیہ السلام کے پاؤں چوم کر استقبال کرتے ہیں ——— اور

جس کے نورانی در و دیوار سے آج بھی جمالِ مصطفٰے علیہ السّلام کے رنگ نظر آتے ہیں ——— اور جس کے کوچہ و بازار کی دُھوڑ آج بھی مسلمانوں کی آنکھوں کا سرمۂ بصیرت ہے ———

وہ مدینہ منوّرہ ——————— کہ

جہاں سے اللہ کے شیر۔ محمدؐ کے غلام۔ اسلام کے مجاھد اور حق کے پرستار اپنی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان! نگاہوں میں حُسنِ یار کے جلوے دِلوں میں شہادت کا شوق اور ہاتھوں میں ٹوٹی ہوئی تلواریں لے کر جب برائی اور ظلمت کے خلاف، توحیدِ باری تعالیٰ کا پیغام، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتؐ کا پیام ——————— اور

اسلام کی صداقت کی تبلیغ ——— اور نسلِ انسانی کو کفر و باطل کے ظلمت کدہ سے نکال کر دین و ایمان کے نورؐ کی طرف لانے کے لیئے سر بکف اور کفن بر دوش ہو کر نکلے! ——————— تو پھر

نہ پہاڑ ہی ان کا راستہ روک سکے اور نہ دریاؤں اور سمندروں کے طوفان ان کے سدِّراہ بن سکے ——— اور ——— یہی وہ خدائی یلغار تھی جو مدینہ منوّرہ سے ایک آندھی بن کر اُٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے مصر و عراق، روم و شام کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہوئی ——— افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں کو عبُور کرتی ہوئی، بحرِ ظلمات کی طوفانی موجوں کو پچھاڑتی اندلس کے ساحل پر جا اتری! خلیجِ فارس اور بحیرۂ عرب کو چیرتی ہوئی ایران و ہندوستان میں توحید و رسالت کے پھریرے اڑانے لگی ———

تاریخ کے اوراق گواہ ہیں ——— پہاڑوں کی ایک ایک چوٹی! ریگستانوں کا

ایک ایک ذرّہ اور جمنا کی ایک ایک موج اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمانوں کی اس خدائی یلغار کو نہ روم و شام کے قیصر و کسریٰ روک سکے۔

اور نہ ہی افریقہ کے تدمیر و زریق اور اس کا مقابلہ ایران کے رستم کی تلواریں کرسکیں اور نہ ہی ہندوستان کے پرتھوی راج کے ہاتھی۔

وہ مدینہ منوّرہ ——— کہ جس کی شان میں علاّمہ اقبال مرحوم کہتے ہیں کہ ———

خاکِ بطحا از دو عالم خوشتر است
اے خُنک شہرے کہ آنجا دلبر است

اور — جس کے متعلق جوشؔ ملیح آبادی کہتا ہے ——— کہ

قسمت میں میری چین سے جینا لکھدے
ڈوبے نہ کبھی میرا سفینہ لکھدے
جنّت بھی گوارا ہے مگر میرے لئے!
اے کاتبِ تقدیر مدینہ لکھدے

اور — جس کی شان میں امیر مینائی کہتا ہے ——— کہ

لٹائے سجدے نہ کیوں آسماں مدینے میں!
رسُول پاکؐ کا ہے آستاں مدینے میں!
ادب سے چلتی ہے دیکھو یہاں نسیم سحر!
کہ محوِ خواب ہیں رحمتِ دو جہاں مدینے میں!

وہ روضۂ مصطفٰےؐ ——— کہ

جہاں ستّر ہزار فرشتے جن کی نورانی جماعت ہر روز درود و سلام کے پھُول نچھاور

کرنے کے لیئے اور اپنے نورانی پَردں سے تربتِ رسُول علیہ السلام پر جھاڑو دینے کے لیئے حاضر ہوتی ہے ———

اور —— جس پر شب و روز انوار و تجلیاتِ الہٰی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور جس کو دیکھنے کی خاطر عرش بھی جھکا رہتا ہے۔

وہ روضۂ مقدس! ——— کہ

جس میں شہنشاہِ کون و مکان آرام فرما ہیں اور جہاں دُنیا کے بڑے بڑے تاجدار اپنے ہاتھوں میں کاسۂ گدائی لے کر رحم و کرم کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اور جہاں بادشاہانِ جہان اپنے دامن پھیلا کر رحمت و بخشش کی خیرات طلب کرتے ہیں اور جہاں فرمانروایانِ عالم نظرِ کرم کے سوالی بن کر اپنی جھولیاں کھول کر سر جھکا کر کھڑے رہتے ہیں! ———

اور جہاں ——— اس دروازہ حسن و جمال کی چوکھٹ پر جنیدؔ و بایزیدؔ عشق و محبّت کے بھکاری بن کر عجز و نیاز سے دستِ سوال دراز کرتے ہیں۔ اور پھر —— اُمید بھری نظروں سے سوئے خانۂ محبوب دیکھتے ہیں ———

وہ روضۂ مقدس! ——— کہ

جس کی طرف نگاہ اُٹھتے ہی دِل کی تمام سیاہی مِٹ جاتی ہے اور گناہ و معصیت کے دریا میں ڈوبے ہوئے انسانوں کو بخشش و نجات کا کنارا مِل جاتا ہے — اور جس کا گنبدِ خضرا دیکھنے والوں کو رحمت و شفاعت کی بشارت دیتا ہے اور جس کی سنہری جالی چومنے والوں کو جنتی ہونے کا مژدہ جانفزا دیتی ہے!

وہ مقدس روضۂ مبارک ——— کہ

جہاں اپنے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے صدیق

اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہم باوفا غلاموں اور جانثار سپاہیوں کی طرح پہلوؤں میں لیٹے ہوئے ہیں، ——

اور جہاں آج بھی بلند آواز سے بولنا اسلئے منع ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام و راحت میں فرق نہ آجائے اور کہیں اس شہنشاہِ دو عالم کی بے ادبی نہ ہو جائے! ——

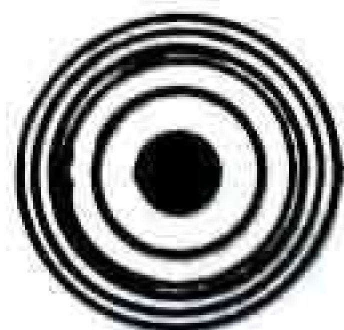
وہ روضہ مقدس! —— کہ

جس کی شان میں فاضل بریلوی اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ع

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو!
کعبہ تو دیکھ چکے ہو اب کعبے کا کعبہ دیکھو!

اور جس کے متعلق علامہ اقبال نے اپنا نذرانۂ عقیدت یوں پیش کیا ہے، ——

وہ زمیں ہے تو مگر اے خوابِ گاہِ مصطفےٰ
دید ہے کعبے کو تیری حجِ اکبر سے سوا
تجھ میں راحت اُس شہنشاہِ دو عالم کو ملی
جس کے دامن میں اماں اقوامِ عالم کو ملی
جب تلک باقی ہے تو دنیا میں باقی ہم بھی ہیں
صبح ہے تو اُس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں



کفرِ یزید

مکہ مکرمہ کی عظمت۔ مدینہ منورہ کی شان۔ روضۂ اطہر کی تعظیم۔ گنبدِ خضریٰ کی عظمت اور وہاں کے رہنے والوں کے مقام و احترام کو قرآن و حدیث اور روایاتِ معتبرہ کی روشنی میں سمجھنے کے بعد! ——

آئیے! —— اب ذرا یزید ملعون کے ان سیاہ کارناموں کو بھی دیکھیں جو اس نے اپنی شخصی حکومت کے غرور میں کیسے کیسے واہیات اور انسانیت سوز طریقوں سے مکہ معظمہ کی عظمت کو پامال کیا ——

مدینہ منورہ کی شان کو برباد کیا —— روضۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی کی! ——

منبرِ رسولِ اکرم علیہ السلام کی توہین کی اور ساکنانِ مکہ اور اہالیانِ مدینہ کی بے عزتی اور بے ادبی کی اور مدینہ پاک کی عفت مآب عورتوں کی عصمت لوٹی، دہشت و بربریت پھیلائی اور قتلِ عام کیا —— اور مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے تیر برسائے۔ غلافِ کعبہ کو آگ لگائی ——

اور پھر آنکھوں سے تعصب کے پردے ہٹا کر اور دل سے بغض و عناد کا غبار مٹا کر حق و صداقت کی راہ اختیار کر کے اور عدل و انصاف کے راستے پر چل کر

صحیح فیصلہ کریں کہ ایسے ملحد بے دین ۔فاسق و فاجر، ظالم و گمراہ اور زانی و شرابی انسان کو مسلمان و مومن اور غیر لعنتی سمجھنے والے توحید پرستی کے علمبردار کہاں تک سچے ہیں؟

اگر — ہر تاریخ کی کتاب میں یزید پلید کی مذکورہ بالا بداعمالیوں ، بد کرداریوں اور سیہ کاریوں کا تذکرہ بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے — لیکن مَیں چند کتابوں سے ہی ملعون یزید کا کافر و لعنتی ہونا ثابت کر کے اپنے غلط اندازِ فکر کی وجہ سے غلط راستے پر چلنے والوں کو سیدھا راستہ دکھانے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے ہندوستان میں علم و حکمت کے دریا بہا کر خطۂ ارضی کے اطراف و اکناف کے پیاسوں کو سیراب کیا — اور

قرآن پاک و حدیث نبوّی صلی اللہ علیہ وسلم کے رموز و نکات کے چراغ جلا کر کروڑوں طالبانِ حق کے تاریک سینوں کو روشن کیا اور جنھوں نے عقائدِ حقّہ اہل سنت و جماعت کے لئے اپنی تصنیف کردہ سینکڑوں کتابوں کا ذخیرہ جمع کر کے ملتِ اسلامیہ پر ایک احسانِ عظیم کیا — اور

جنھوں نے درس و تدریس، وعظ و تقریر اور کتابت و تحریر کے ذریعہ سے جہالت کی تاریکیوں میں علمِ دین کی شمع جلا کر سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے بندگانِ خدا کو صحیح راستہ دکھایا — اور

جو نہ صرف یہ کہ وہ اصلیت کا سُنّیت و بریلویت کی جان ہیں بلکہ آج سُنّیت و بریلویت کے عقائدِ حقّہ کا دارومدار ہی انہی کتابوں کی روشنی پر ہے ۔!

چنانچہ وہ اپنی کتاب "**تکمیل الایمان**" میں یزید کے متعلق وضاحت

کرتے ہوئے اپنا عقیدہ لکھتے ہیں۔ ——————

ترجمہ تکمیل الایمان صـ۱۳۰ تا ۱۳۲ ناشر ادارہ نعیمیہ رضویہ ہفت روزہ سواد اعظم لاہور —————— ذکر یزید کے عنوان سے محقق شیخ لکھتے ہیں :۔

" یہاں تک کہ بعض علماء یزید شقی کے بارے میں توقف رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بعد ازاں باتفاق مسلمانان امیر ہوگیا تھا اور اسکی اطاعت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر واجب ہوگئی تھی۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ وَهٰذَا الْاِعْتِقَادِ) حالانکہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں وہ امام د امیر ہو جائے اور اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے۔ کیسے ہو سکتا ہے ؟ ۔ "

اس کے زمانہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کی اولاد کی ایک جماعت اس کی اطاعت کی منکر رہی۔

ہاں! مدینہ طیبّہ کی ایک جماعت طوعاً و کرہاً شام لے جائی گئی اور اس جماعت کے آگے خلعت ہائے فاخرہ اور سیم و زر کے ڈھیر لگا دیئے گئے، لیکن جب ان پر اس کے انجام کی قباحت منکشف ہوئی تو وہ مدینہ طیبّہ واپس آ گئے اور بیعت کا قلادہ اُتار پھینکا ——————

اور منقول ہے کہ ——————

یزید عدو اللہ، شرابی، زانی، تارک الصلوٰۃ، فاسق اور حرام کو حلال جاننے والا تھا —————— اور

بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید کرنے کا حکم نہ دیا تھا اور نہ اس پر راضی تھا اور بعد از شہادتِ امام و اہل بیتِ اطہار پر

مسرّت و انبساط کا اظہار نہ کیا تھا۔

یہ بات بھی مردود و باطل ہے!

اس لیئے کہ اس بدبخت کی اہلِ بیتِ نبوّت سے عداوت اور ان کی شہادت کی خبر، خوشی کا اظہار اور مظلومانِ کربلا کی اہانت و تذلیل درجۂ تواترِ معنی کو پہنچ چکی ہے

بعض لوگ یہ کہتے ——— کہ

امام حسین کا قتل گناہِ کبیرہ ہے، اس لئے کہ کسی مسلمان کی جان کو ناحق ہلاک کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ نہ کہ کفر اور لعنت کافروں کے لئے مخصوص ہے۔

شیخ محقق کا فیصلہ!

کاش! ——— یہ اربابِ تاویل جانتے کہ احادیثِ نبویؐ جو کہ اس بارے میں ناطق ہیں، ان میں ہے کہ سیدہ فاطمہؓ اور ان کی اولاد سے بغض و عداوت اور ایذا و اہانت، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عداوت اور ایذا و اہانت کا موجب ہے یہ لوگ کیا کہتے ہیں ———

حالانکہ یہ سب کفر ——— موجبِ لعن اور خلودِ نارِ جہنم ہے۔ بلاشبہ یہ اس آیت کا موجب ہے ———

"بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے رسوائی کا عذاب ہے۔"

بعض دیگر مورخین کہتے ہیں کہ اس کے خاتمے کا حال معلوم نہیں شاید کہ وہ

اس کفر و معصیت کے ارتکاب کے بعد توبہ کر چکا ہو اور اس کا آخری سانس توبہ پر نکلا ہو!
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا احیاء العلوم میں اس حکایت کی طرف میلان ہے اور بعض
علماء سلف اور بزرگانِ اُمت میں سے جیسے امام حنبلؒ وغیرہ ہیں۔
اس پر لعنت کرنا منقول ہے! ــــــــــــ اور
وہ ابن جوزی جو سنت و شریعت کے تحفظ میں کمال شدت عصبیت رکھتے ہیں
انہوں نے اپنی کتاب میں سلف سے اسی پر لعنت کو نقل کیا ہے اور بعض نے منع کیا
ہے اور بعض حالت توقف میں رہ گئے ہیں۔ ــــــــــــ
خلاصۂ بحث یہ ہے کہ ــــــــــــ

ہمارے نزدیک یزید لوگوں میں انتہائی مبغوض شخص ہے، اس بدبخت و بد
نصیب نے اُمت میں جو کام کئے وہ کوئی اور ہرگز نہیں کرسکتا تھا! ــــ
بعد از قتلِ امام حسین علیہ السلام و اہانت اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم مدینہ مطہرہ کی
تخریب اور اس شہر کے رہنے والوں کے قتل عام کی غرض سے لشکر کشی کی اور
جو صحابہؓ و تابعینؒ باقی تھے، ان کے قتلِ عام کا حکم دیا اور مدینہ مطہرہ کی تخریب کے
بعد مکہ مکرمہ کو منہدم کرنے ــــــــــــ اور
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل عام کرنے کا حکم دیا ــــ
ایسی حالت کے درمیان وہ دنیا سے جہنم کی طرف کوچ کر گیا ــــ اب یزید
کی رجوع و توبہ کا احتمال کہاں رہا ــــــــ

یہ شیخ محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ ــــــ جو انہوں نے
یزید کے سیاہ کارناموں پر تبصرہ کرنے کے بعد دیا ــــــ
اگرچہ شیخ محقق و محدثؒ کے اس منصفانہ فیصلے پر کسی تنقید و تبصرہ کی نہ تو

کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی کوئی گنجائش! —— لیکن چند ایک امور کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں تاکہ یزید کی صفائی کے گواہوں کی آنکھیں کھل جائیں ——

اوّل :—— یہ کہ یزید عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تھا —— یعنی اللہ تعالیٰ کا دشمن تھا۔

آداب قرآن پاک کو دیکھیں کہ وہ عدو اللہ کے بارے میں کیا فیصلہ دیتا ہے۔

پارہ ۱ سورۃ البقرہ۔ آیت ۹۶ —— ۹۷ ——

مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ:۔ حضرت مفتی احمد یار خاں صاحب کہ —— "جو شخص دشمن ہوا اللہ کا اور اُس کے رسول کا اور جبرائیل اور میکائیل کا تو تحقیق اللہ دُشمن ہے کافروں کا۔" ——

مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالےٰ کا دشمن ہو وہ کافر ہے اور اللہ تعالےٰ کافروں کا دُشمن ہے! ——

شیخ محقق رحؒ کے قول کے مطابق یزید بھی اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو پھر اس کے کافر ہونے سے انکار کیوں؟ —— اور پھر پہلی آیت کے اوّل میں "قُل" کا لفظ ہے (کہ جو اے میرے محبوب علیہ السلام آپؐ فرما دیجئے) تو ایک طرح سے فرمانِ خدا بھی ہے اور دوسری طرف زبان مصطفےٰؐ بھی! ——

دوم :—— یہ کہ جو لوگ اپنے تعصّب کی بنا پر یہ کہکر یزید کی صفائی پیش کرتے ہیں کہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے یزید کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس نے شہادت کے بعد کوئی خوشی نہیں منائی تھی! ——

شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کی بھی تردید کی ہے کہ یہ بات بھی مردود و باطل ہے! ——

سوم: ـــــــ یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ـــــــ

قتلِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ گناہِ کبیرہ ہے، کفر نہیں اور لعنت کافروں کے لئے مخصوص ہے، اسلئے یزید نہ کافر ہے اور نہ ہی لعنتی! ـــــ

شیخ محدث ؒ نے قرآن و حدیث سے ثابت کر کے ان لوگوں کی بھی تردید کر دی ہے ـــــــ کہ

عترتِ رسُول علیہ السلام کی توہین اور اہلبیت کی تذلیل و اہانت اور ایذا و دُکھ چونکہ نبیٔ کریم علیہ السلام کی توہین و اہانت کرنی اور ان کو ایذا و دُکھ پہنچانا ہے۔ اس لئے یہ سب کُفر، موجبِ لعن اور خلودِ نارِ جہنم ہے ـ

چہارم: ـــــ یہ کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یزید نے توبہ کر لی ہو، اسلئے اسے کافر و لعنتی کہنا نہیں چاہیئے! ـــــ

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل سے بہ ثابت کرنے کے بعد ان لوگوں کی بھی تردید کی ہے اور اپنا فیصلہ تحریر فرما دیا ہے کہ ـــــــ

"ایسی حالت میں وہ دنیا سے جہنم کی طرف کوچ کر گیا اور یزید کی رجوع اور توبہ کا احتمال کہاں رہا۔"

سوال یہ ہے کہ ہمیں یہ کیسے یقین ہے کہ ان گستاخانِ نبوت نے توبہ کی ہی نہیں! ـــــ

مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۵ ـــ حضرت سعید بن عبد العزیز رضؓ فرماتے ہیں:-

لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّۃِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ یُقَمْ ـــــ کہ

یزید نے جب مدینہ منورہ پر حملہ کیا جس کو ایامِ حرّہ کہتے تو اتنا قتلِ عام ہُوا اور

اتنی وحشت و بربریت پھیلی اور اتنی تباہی مچی کہ تین دن تک مسجدِ نبوی میں اذان ہوئی نہ جماعت ۔ ———

حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ میں خوف اور ڈر کے مارے ایک کونے میں بیٹھا تھا اور مجھکو نماز کے اوقات کا پتہ نہیں چلتا تھا ۔ مگر جب نماز کا وقت ہوتا تو ـــــ سید المرسلین علیہ السلام کے روضۂ اطہر سے اذان کی آواز ـــ اللہ اکبر ـــ اللہ اکبر آتی تھی ———

"تاریخ الخلفاء ص ۱۴۶ ——— علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ———

یزید نے جب مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تو ———

نَهَبَتِ الْمَدِيْنَةَ وَافْتُضَّ فِيْهَا أَلْفُ عَذْرَاءَ ۔

البدایہ والنہایہ ـــ جلد ۸ ص ۲۳۱ ———

" قَالَ هِشَّامُ بْنُ حَسَّانٍ وَلَدَتْ أَلْفُ امْرَأَةٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ وَقْعَةِ الْحَرَّةِ مِنْ غَيْرِ زَوْجٍ ۔ "

ترجمہ :- مدینہ منورہ کو لوٹا گیا ۔ تباہ و برباد کیا گیا ـــ اجاڑا گیا اور کملی والے کے مقدس شہر میں رہنے والی خواتین کی عصمت دری کی گئی ، یہاں تک کہ ایک ہزار عورتوں نے ناجائز بچے جنے ۔ "

اور ـــ پھر جب یزید پلید نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو قتل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا ———

" وَرَمَوْهُ بِالْمَنْجَنِيْقِ "

تو کعبہ شریف پر منجنیق کے ذریعے پتھر برسائے گئے اور تیر چلائے گئے ۔!

وَاحْتَرَقَتْ مِنْ شَرَارَةِ نِيْرَانِهِمْ اِسْتَارُ الْكَعْبَةِ وَسَقْفُهَا ۔
اور کعبہ شریف کی چھت اور غلاف کو جلایا ۔ (منجنیق) ایک قسم کی غلیل جس سے تیر اور پتھر خانہ کعبہ پر پھیلائے جاتے تھے) ۔

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدّد مائتہ حاضرہ حضرت مولانا قبلہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جنھوں نے نجدیوں، دیو بندیوں اور وہابیوں کی بڑھتی ہوئی یلغار اور ان کی پھیلائی ہوئی ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں اپنے علمی تبحّر کی تلوار سے مقابلہ کر کے حق پرستی اور عقائدِ صحیحہ اہل سنّت و جماعت کی ایک ایسی قندیل روشن کی ——————— کہ

جس کی لَو سے صداقت و ہدائیت جگمگ اُٹھی اور جنھوں نے ہر باطل فرقہ کو ہر میدان میں شکست دے کر اصلی سُنیّت کا پرچم بلند کیا! ——————— اور جنھوں نے سُنیّت کے چمن کی رکھوالی کے لیئے اپنی تصنیف کردہ سینکڑوں کتابوں کا خزانہ چھوڑ کر حق پرست انسانوں پر بڑا احسان کیا ہے !

بریلی! ——— جو ان سے پہلے صرف بریلی تھا، لیکن ان کے علم و اجتہاد لطف و کرم اور اتقاد حق پرستی کی بدولت بریلی شریف ہو گیا! ——— اور ان کے عقائدِ حقہ کی حفاظت اور صداقت و ہدائیت کی پاسبانی نے یہاں تک مقبولیّتِ زمانہ اور شہرتِ عامہ حاصل کر لی ہے کہ آج سُنیّت کے ساتھ بریلویت کا اضافہ ہو گیا ہے ——————— اور

اصلی سُنّی کی پہچان کے لیئے بریلوی کے لفظ کی نسبت بھی ضروری سمجھی جاتی ہے ——— اور آج ہر مسلمان اپنے سُنّی ہونے کے ساتھ ساتھ بریلوی ہونے پر فخر کرتا ہے ۔

چنانچہ ــــــ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "عرفانِ شریعت" کے صہ ۵۶/۵۷ میں یزید کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔ (سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ لائل پور) ـــــــــــــــــــ کہ

"یزید قطعاً، یقیناً، باجماع اہلسُنّت ــــــ فاسق، فاجر وجرّی علی الکبائر تھا اور اس قدر پر ائمہ اہلسنّت کا اطباق واتفاق ہے صرف اس کی تکفیر ولعن میں اختلاف ہے!۔"

حضرت امام حنبلؒ اور ان کے متابع وموافقین اسے کافر کہتے ہیں۔ اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں اور اس آیہ کریمہ سے استدلال لاتے ہیں۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ۔ الخ ــــــــــ کہ

ترجمہ:۔ کیا قریب ہے کہ اگر والیٔ مُلک ہو تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے نسبی رشتے کو کاٹ دو، یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔"

شک نہیں کہ یزید نے والیٔ ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا! حرمین طیبین و خود خانہ کعبہ مقدسہ وروضۂ طیبہ کی سخت بے حُرمتی کی، مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبرِ اطہر پر پڑے ـــــــ تین دن تک مسجد میں اذان ہوئی نہ جماعت ـــــــ مکہ و مدینہ و حجاز میں ہزاروں صحابہ و تابعین بے گناہ شہید کئے ـــــ کعبہ پر پتھر برسائے ـــــ غلافِ کعبہ کو پھاڑا اور جلایا گیا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسا خواتین، تین دن رات اپنے خبیث لشکر پر حلال کردیں! ـــــــ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشوں کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر معہ

ہمراہیوں کے تیغِ ظلم سے پیاسے ذبح کیا! ——— مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تنِ نازنین پر بعد از شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوان مبارک چُور چُور ہو گئیں! — سرِ انور کہ جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا، کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا گیا — اور منزلوں پھرایا گیا! ——— حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حُرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے

اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین پر فساد اور کیا ہوگا؟ ———

ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے! ———

قرآن پاک میں صراحتہً اس پر لعنھم اللہ فرمایا ہے ———

لہٰذا ——— امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ——— اور ان کے موافقین اس کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں ——— اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ لعن و تکفیر سے احتیاطاً سکوت کرتے ہیں کہ اس تکفیر سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر ہیں۔ کفر متواتر نہیں — اور بحال احتمال نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔

یہ ہے یزید کے فسق و فجور۔ ظلم و ستم اور کفر و الحاد کی گھناؤنی تصویر اور اس کی بدکاریوں۔ سیہ کاریوں۔ بداخلاقیوں۔ عیاشیوں۔ فحاشی اور بدمعاشیوں کا مکروہ نقشہ جسے ———————————

اہل امامِ اہلسنّت و جماعت، مجدد مائتہ۔ حاضرہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کیا ہے ——— اور ساتھ ہی اس کی تصدیق بھی کر دی ہے کہ —

امام احمد اور امام حنبل اور ان کے موافقین یزید کو کافر اور لعنتی کہتے ہیں۔

اگرچہ ——— امامؒ اہلسنت و جماعت نے اپنے موافقین و متبعین کے لئے یزید کے کفر و لعنت میں اگرچہ کوئی گنجائش نہیں چھوڑی اور اصلی سُنیّت و بریلوی کے

علمبرداروں کو امام اہلسنّت کے نقشِ قدم پر چل کر یزید کو کافر و لعنتی مان لینا چاہیئے!

لیکن ـــــ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت کے چند اقتباسات کی وضاحت کرنی ضروری سمجھتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو اپنی کم علمی و تنگ نظری کی بناء پر یزید کے بارے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بدنام کر کے مخالفت بھی کر رہے ہیں ان کو اصل حقیقت کا پتہ چل جائے ـــــــــ

اوّل: ـــــ یہ کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے تو صاف طور پر لکھا ہے کہ یزید قطعاً، یقیناً باجماع اہلسنت فاسق و فاجر ہونے کے ساتھ ساتھ کبیرہ گناہوں کا مرتکب تھا ـــــــــ

اور پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ (بحال احتمالِ نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں) ایک شخص کو کبیرہ گناہوں کا مرتکب سمجھنا اور پھر اسی وقت اس شخص کو کبیرہ گناہوں سے مبّرا جاننا محض اس بناء پر ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو، ـــــــ

لیکن شیخ عبدالحق محققؒ - امام حنبلؒ - امام احمدؒ اور دوسرے موافقین کے نزدیک چونکہ یزید کی توبہ کا احتمال نہیں ہے - اسلئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی عبارت درست ہوگی اور دوسری محل نظر ہے -

اسلئے کہ ــــ یزید لعنتی کے کبیرہ گناہوں کی اگر فہرست تیار کیجائے تو شیطان بھی پناہ مانگے -

زنا ـــــ ایک کبیرہ گناہ ہے اور ایسا گناہ کہ جس کے متعلق امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلزِّنَاءُ یُخْرِجُ الْبِنَاءَ ـــــ کہ زنا انسان کی جڑیں کاٹ دیتا ہے اور جس کی سزا و حد شریعتِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں رجم ہے یعنی زانی کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دینا -

سیّد المرسلین علیہ السلام نے فرمایا! ——

لَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۱۷)

ترجمہ :۔ "کہ کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا"

ہاں اگر توبہ کرلے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے! —— اور یزید کے زانی ہونے کا تو یہ حال ہے کہ وہ بدمعاش دوسری عورتوں کے علاوہ اپنی سوتیلی بیٹیوں، ماؤں اور بہنوں سے بھی زناء کیا کرتا تھا —— اور پھر جب اس کی توبہ کا احتمال بھی نہیں ہے تو پھر اسکو مومن و مسلمان اور غیر لعنتی سمجھنا ظلم و ستم نہیں تو اور کیا ہے؟ ——

دوم : —— یہ کہ —— اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کو پیش کرکے جس سے کہ یزید کو کافر و لعنتی کہنے والے استدلال پکڑتے ہیں لکھا ہے کہ ——

"شک نہیں کہ یزید نے والیٔ ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا۔ اور آگے یزید کے ظلم و ستم و فسق و فجور اور کفر و الحاد کی گھناؤنی تصویر پیش کی ہے۔"

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کیا قریب ہے کہ والیٔ ملک ہو تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے نسبی رشتہ کو کاٹ دو۔

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی! تو اعلیٰحضرت اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ شک نہیں کہ یزید نے والیٔ ملک ہوکر زمین میں فساد پھیلایا اور اس پر اللہ تعالےٰ کی لعنت ہے —— اور لعنت کافروں کے لئے مخصوص ہے!

سوم : —— آپ لکھتے ہیں کہ!۔

" ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ جانے" قرآن پاک نے صراحتہً اس پر لعنہم اللہ فرمایا ہے۔"

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کو یزید کے کفر و لعنت کے بارے میں خاموش سمجھنے والے غور کریں کہ بھلا وہ مردِ حق جو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ پاک۔ روضۂ مصطفےٰ علیہ السلام کی حرمت، منبر رسول علیہ السلام کی آبرو۔ مسجد نبوی کی عزت۔ کعبہ و غلاف کعبہ شریف کی توقیر، رسول علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کی عظمت۔ اہلبیت اطہار کی طہارت، اولیاء عظام کی بزرگی، ———— اور آئمہ مجتہدین فقاہت اور بزرگانِ دین کی شرافت کی حفاظت کے لئے، فتنۂ دیوبندیت و نجدیت اور مرزائیت و شیعت کو مٹانے کیخاطر گستاخ و بے ادب لوگوں سے ساری زندگی لڑتے رہے ہوں اور ان پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہوں اور ان پر کفر کے فتوے لگاتے رہے ہوں، وہ یہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ شخص، مدینہ منورہ کو بھی اجاڑے!

مسجد نبویؐ میں گھوڑے بھی باندھے! منبر رسولؐ پر گھوڑوں کی لید اور پیشاب بھی ڈالے! مدینہ طیبہ کی پاک دامن خواتین کی عصمت بھی لوٹے۔ صحابہ کرامؓ کو قتل بھی کرے!

کعبہ شریف پر تیر بھی برسائے، غلافِ کعبہ بھی جلائے اور اہل بیت نبوت کو کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد ان کو وحشیانہ طریقہ سے شہید بھی کرے ———— اور نبیؐ کی نواسیوں اور علیؓ کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر شام کے بازاروں میں بھی پھرائے اور پھر وہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے۔

شرح عقائد نفسی ص ۱۱۷ : ــــــ اَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَیْہِ لِمَا اَنَّہٗ کَفَرَ حِیْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ ــــــ کہ

"یزید پر لعنت بھیجنا علی الاطلاق جائز ہے، اسلیئے کہ اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیکر کفر کیا ہے۔"

وَاتَّفَقُوْا عَلٰی جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰی مَنْ قَتَلَہٗ وَاَمَرَ بِہٖ وَاَجَازَہٗ وَرَضِیَ بِہٖ ۔

" اور جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا! اور جس نے ان کے قتل کو جائز سمجھا اور جو بھی اُن کے قتل پر راضی ہوا، ان سب پر لعنت کرنا جائز ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔"

وَالْحَقُّ اَنَّ رِضٰی یَزِیْدُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ وَاسْتِبْشَارُہٗ بِذٰالِکَ وَاِھَانَۃُ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ـــ

" اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ یزید، حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل پر راضی ہوا اور خوش بھی اور اس نے اہل بیت اطہار رضی کی توہین کی ہے۔"

وقیل قَدْ تَوَاتَرَ اَنَّ یَزِیْدُ اَرْسَلَ الْجُنْدَ عَلَی الْحُسَیْنِ فَقَتَلُوْہُ ۔

" اور یہ بھی تواتر سے ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر لشکر کشی کی اور انہوں نے امام پاکؓ کو قتل کیا۔"

کلماتِ طیبات ص ۱۵۳ ـــ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، ـــ کہ

" غرضیکہ کفر یزید از روایاتِ معتبرہ ثابت می شود پس از مستحق لعنت است اگرچہ در لعن گفتن فائدہ نیست لیکن الحب للہ والبغض فی اللہ مقتضی آنست۔"

"یہ کہ یزید کا کفر معتبر روایات سے ثابت ہو چکا ہے اس لئے یزید لعنت کا مستحق ہے۔ اگرچہ اس پر لعنت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے پیش نظر کہ کسی سے محبت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہو اور دشمنی بھی اللہ کے لئے۔ یہ حدیث پاک اس بات کی مقتضی ہے کہ یزید پر لعنت کی جائے۔"

تفسیر مظہری پ ۱۳۔ سورہ ابراہیم ص ۲۷۱ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

ثُمَّ كَفَرَ يَزِيدُ وَمَعَهُ۔ وَقَتَلُوا حُسَيْنًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ظُلْمًا وَكَفَرَ يَزِيدُ بِدِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

" کہ۔ پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر کے کفر کیا۔ اور یزید نے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دین سے بھی کفر کیا۔"

مکتوبات شریف حصہ اوّل ص ۱۷۳ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح

" کارے کہ آں بدبخت کردہ ہیچ کافر فرنگ نکنند" ــــــ کہ

" اس بدبخت یزید نے ایسے واہیات کام کیئے جو کسی کافر فرنگ نے بھی نہ کیئے۔"

کافر فرنگ، عرف عام میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کہا جاتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ وہی مرد کامل اور مرد حر ہیں جن کی ذات اقدس پر ساری ملت اسلامیہ کو فخر و ناز ہے اور یہ وہی امام ربانی اور عالم حقانی ہیں کہ جنھوں نے ہندوستان کے مغل شہنشاہ بدبخت اکبر جلال الدین کے پھیلائے ہوئے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں حق و ہدایت کی شمع روشن کر کے اور الحاد د

بدعت کی تاریکیوں میں سنت و شریعت کے چراغ جلائے اور اس وقت کے مسلمانوں کی دین و ایمان کی کشتی کو ناخدائے حق پرست بن کر مغل ایمپائر کے طوفان وطغیان سے تن تنہا مقابلہ کر کے ساحلِ مراد تک پہنچانے میں بتوفیقِ الٰہی کامیاب و بامُراد ہوئے، جبکہ:

مغل بادشاہ اکبر اعظم کی پھیلائی باطل پرستی کی وجہ سے کفر و طغیان کے طوفان میں دین محمدی کی کشتی سخت طوفانی لہروں کی زد میں آ چکی تھی۔ صاف بچا کر نکال لے گئے اور پھر اکبر کے بیٹے جہانگیر کی پھیلائی ہوئی سجدہ تعظیمی کی رسمِ مشرکانہ کے خلاف بھی انتہائی بے سروسامانی اور تن تنہائی کے عالم میں اپنے دین و ایمان کی قوت سے حق و صداقت اور توحید کی آواز کو بلند کر کے جہانگیر کے شاہی محلات کو لرزہ براندام کر دیا ——— اور

مغل تاجدار کی سطوت و جبروت کے نشان تختِ طاؤس میں جڑے ہوئے لعل و جواہر کو اپنی جوتیوں سے ٹھکرا کر شہزادہ سلیم کے تاریک دل میں رُشد و ہدایت اور حق و صداقت کا چراغ روشن کر دیا ———

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ——— نور الابصار ص ۱۴۸ ——— تاریخ طبری ص ۳۰۴ ——— کہ

مَا رَأَيْتُ كَافِرًا بِاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ يَزِيْدٍ ——— کہ

"میں نے کافروں میں سے یزید سے اچھا کافر کوئی نہیں دیکھا"

یہ حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاری بیٹی ہیں جو کربلا کے حق و باطل کے معرکہ میں اپنے باپ کے ساتھ تھی اور پھر کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں جس کے سامنے حضرت عباسؓ کے بازو قلم ہوئے۔ جس کے سامنے،

عونؓ و محمدؓ کی لاشیں تڑپیں ــــــــــــــ

جس کے سامنے اکبرؓ کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے ـــــ جس کے سامنے قاسمؓ کا تن سر سے جدا ہوا ـــــ جس کے سامنے اصغرؓ کے گلے میں حرملہ کا تیر ترازو ہوا ــــــــــــ اور

جس کے سامنے اس کے پیارے بابل حضرت امام پاک حسین علیہ السلام کے گلے پر شمر لعین عین سجدے کے عالم میں خنجر چلایا اور ان کا تقدس مآب سر نیزے پر لٹکا ــــــــــــــ

جس کے سامنے اہلبیتِ اطہار کے خیموں کو آگ لگی اور پھر جس کے کانوں سے بالیاں نوچی گئیں ۔ اور دوسری عفت مآب اور پاکدامن بیبیوں کے ساتھ اسیری کی حالت میں برہنہ سر یزید کے دربار میں پیش ہوئیں ــــــــــــ

ان کا یزید کے کفر کا اعلان کرنا ساری ملتِ اسلامیہ اہلسنت و جماعت کے لیئے قابلِ قبول ہونا چاہیئے! ــــــــــــ

اس لیئے کہ ــــــــــــ

دوسروں کا یزید کے کفر کا اعلان کرنے والوں پر تو ممکن ہے کچھ لوگ اپنے تعصب کی بناء پر یہ اعتراض کریں کہ ان کا انبساط و اجتہاد درست نہیں ہے اور انہوں نے محض محبت اہلبیت کے جذبات سے مغلوب ہو کر یزید کو کافر و لعنتی کہا ہے۔

لیکن حضرت بی بی سکینہ رضی اللہ عنہا نے جو یزید کو کافر کہا ہے ــــــ تو وہ یزید کے کفر کو دیکھ کر کہا ہے ۔ یعنی شہادت کی بناء پر کہا ہے اور ــ حقیقت کی روشنی میں کہا ہے ــــــــ

اسلیئے کہ ــــــــــ واقعۂ کربلا کی تمام خونیں واردات مملکت اسلام

کی مقدس شہزادی کے سر پر گزری ہیں اور ــــــــــــ

حق و باطل کی جنگ کے سارے المناک حادثات نبیؐ کی اس پیاری نواسی نے اپنی جان پر برداشت کئے ہیں اور نیکی و بدی کی اس لڑائی کے تمام خوفناک مناظر حضرت امام حسین علیہ السلام کی اس لاڈلی بیٹی نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے علاوہ خود سہے ہیں ــــــــ

پھر بی بی سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استنباط و اجتہاد کے غلط ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ان کے ارشاد و فرمان میں کسی قسم کے شک و شبہ کا احتمال بھی باقی نہیں رہتا ۔

پھر خدا جانے یہ نجدی مولوی اکابرین اسلام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کو ٹھکرا کر اور حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا کے فرمان کو جھٹلا کر یزید کو مسلمان و مومن اور غیر ملعون کیوں کہتے ہیں ؟

تاریخ الخلفاء صـ ۱۴۶ بحوالہ مسلم شریف : ۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : ــــــــــ

مَنْ اَخَافَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَخَافَهُ اللّٰهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَتُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ! ۔ کہ

" جس نے بھی مدینہ طیبہ میں رہنے والوں کو خوفزدہ کیا ، قیامت کے دن ، خدا تعالیٰ اس کو خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں اور اس کے تمام انسانوں کی لعنت ہے ۔ "

اب سوال یہ ہے کہ کیا یزید نے مدینہ منورہ پر حملہ کر کے اور پھر مدینہ منورہ کو لوٹ کر اور مسجد نبویؐ کی بے حرمتی اور منبر رسول علیہ السلام کی بے ادبی اور روضۂ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور صحابۂ کرام کو شہید کر کے اور تین دن تک مسجدِ نبویؐ میں اذان وجماعت بند کر کے اور وہاں کی پاک دامن، عفت مآب خواتین کی آبرو ریزی کر کے مدینہ منوّرہ میں رہنے والوں کو خوفزدہ کیا یا کہ نہیں ؟ ——

اگر نہیں تو کوئی نام نہاد مفتی ثابت کرے ! ——

اور —— اگر خوفزدہ کیا —— اور یقیناً کیا —— تو پھر ——

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق یزید پر اللہ تعالےٰ اور تمام فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوئی یا کہ نہیں ؟ ——

اگر نہیں —— تو ثابت کیجئے ! ——

اور اگر —— ہوئی تو پھر یزید کے کافر اور لعنتی ہونے میں سکوت و توقف کیوں ؟ ——

مگر —— خدا جانے یزید کو مسلمان اور غیر لعنتی سمجھنے والے لوگ نسل انسانی کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں کہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کرتے ہیں —— اور پھر اپنے آپ کو توحید و سنّت کا ٹھیکدار بھی سمجھتے ہیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۲۔ ص۲۳۲) ——

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں —— کہ۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ——

مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شِفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ۔

ترجمہ: "کہ جس نے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا — وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا اور میری محبت سے محروم اور میری

۔ یزید کے دوسرے اعمالِ سیئہ اور افعالِ قبیحہ اور اس کی دوسری کئی قسم کی بداخلاقیوں ۔ بدکرداریوں ۔ بدمعاشیوں اور بدکاریوں کے قطعِ نظر اس کی شریعتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت و انحراف اور امانتِ الٰہیہ میں خیانت اور دین و اسلام کے خلاف منظم سازش کے علاوہ اگر سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ذیل حدیث پاک پر ہی غور کیا جائے تو یزید کے کافر و ملعون ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا ہے ۔

ایسلئے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ــــــــــ

" جس نے عرب والوں کو ڈرایا دھمکایا ۔ وہ قیامت کے دن میری شفاعت سے محروم رہے گا ۔ "

اور ـــ مکہ مکرمہ ـــ اور مدینہ منورہ بھی عرب مقدس کے دو حسین و جمیل اور انتہائی مقدس و محترم ، بابرکت اور رحمتوں والے شہر ہیں ــــ ایک شہر میں خانۂ خدا ہے اور دوسرے میں محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک ہے ـــ اور

جہاں ہر وقت خدا تعالیٰ کی رحمت برستی ہے ــــــ اور جہاں سے آفتابِ نبوت و رسالت طلوع ہوا ــــــ اور ـــ ماہتابِ دین اسلام ضیاء پاش ہوا ۔ جہاں سے حق و صداقت کے چشمے پھوٹے اور رشد و ہدایت کے دریا اُبلے ! ــــ

جہاں دین و ایمان کے چمن کھلے اور نیکی و شرافت کے پھول مہکے ، جہاں سے توحید و قرآن کے نغمے گونجے اور سنت و شریعت کے ڈنکے بجے ۔ جہاں سے رحمت و بخشش کے دھارے پھوٹے اور نیکی و شرافت کے ستارے چمکے ــــــــ

اب سوال یہ ہے کہ ــــــــــــ

کیا یزید نے مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ پر حملہ کر کے اور پھر تین ماہ تک محاصرہ

کرکے اور اہل مکہ پر ضروریاتِ زندگی بند کرکے ــــــــــــــ اور

کعبہ شریف پر پتھر اور تیر برسا کر ـــ اور غلاف کعبہ کو جلا کر اور پھر مسجد نبوی میں گھوڑے باندھکر اور وحشت و بربریت پھیلا کر اور پاکدامن عورتوں کی عصمت کو لوٹکر اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو شہید کرکے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا نہیں ؟ ــــــــــــ

اگر نہیں تو ـــ توحید و سنت کا کوئی ٹھیکیدار ثابت کرے ! ـــ

اور ـــ اگر یزید نے ان سیاہ کارناموں سے اہل عرب کو ڈرایا ، دھمکایا تو پھر اس کو کافر و ملعون تسلیم کرے ! ــــــــــــ

اس لئے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : ـــــــ

"جس نے اہل عرب کو ڈرایا دھمکایا وہ میری شفاعت کی کملی میں داخل نہیں ہوگا۔" ــــــــــــ

حالانکہ امام الانبیاء علیہ السلام کی شفاعت ہی گناہگار مسلمانوں کے لئے نجات کا آخری سہارا ہے ــــــــــــــــــــ اور

پھر نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ــــــــــــ

میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی ہوگی ! ــــــــ

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی کتنا بڑا گناہگار و بدکار ہی کیوں نہ ہو بے ادب اور گستاخ نہ ہو ، قیامت کے دن وہ بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و رحمت سے محروم نہیں رہے گا ــــــــــــ

ہاں ! ــــــ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و رحمت سے جو لوگ محروم رہیں گے تو وہ کافر و مشرک ہی ہیں ! ــــــ اور

چونکہ یزید نے اہلِ عرب کو نہ صرف یہ کہ ڈرایا، دھمکایا ـــــ بلکہ ظلم کی آخری حدّوں تک ان سے معاملہ کیا تھا ـــــ لہٰذا وہ نبی کریم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کملی والے کی رحمت و شفاعت سے محروم ہوگیا! ـــــ اور نبی کریم کی شفاعت سے محروم رہنے والے کافر و مشرک ہیں نہ کہ مسلمان! ـــــ

شرح اکبر (فقہ) ـــــ حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں خلیفہ ہارون رشید کے دستر خوان پر ایک دن کدّو پک کر آیا ـــــ کسی مصاحب نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدّو بہت پسند تھا ـــــ

مگر ـــــ فوراً ہی ایک دوسرے مصاحب نے کہا کہ کدّو مجھے تو بالکل پسند نہیں ہے! ـــــ

اتنی ہی بات کہنے پر امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کو قتل کرنے کے لئے اپنی تلوار نکال لی اور فرمایا تو مرتد ہوگیا ہے لہٰذا تیرا قتل کرنا جائز۔ جب اس نے یہ صورت حال دیکھی تو فوراً توبہ کرلی! ـــــ

تفسیر روح البیان جلد ۲ ص ۳۴۹ ـــــ

نبی کریم علیہ السلام سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کدّو بہت ہی پسند کرتے ہیں اور آپ کدّو سے بہت ہی رغبت و محبت کرتے ہیں۔

آپ نبی رحمت صلی اللہ علیہ السلام نے فرمایا ـــــ ہاں!

ھِیَ شَجَرَۃُ اَخِیْ یُوْنُسُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ـــــ کہ

یہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا پودا ہے اور اس نے حضرت یونس علیہ السلام کے جسم پاک کو ڈھانپا تھا اور ان کی نبوت کی شہادت دی تھی! ـــــ

وَعَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ نُوْقِلَ رَجُلٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْقَرْعَ فَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا لَا اُحِبُّہٗ فَھٰذَا کُفْرٌ ـــــ

"اور حضرت ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ نبیٔ کریم علیہ السلام کو کدّو پسند بہت زیادہ تھا تو اگر کسی دوسرے شخص نے یہ کہہ دیا کہ مجھے پسند نہیں تو وہ کافر ہو گیا۔ اسلیئے کہ اس نے گستاخی کی اور بے ادبی کے طور پر کہا ہے۔"

مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا، اس چیز کی توہین و اہانت کرنے والا کافر ہے۔

آیئے ــــــ اب ذرا قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھیں ــــــ کہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہلبیت سے کتنی محبّت تھی اور حضرت امام حسین علیہ السّلام سے کتنا پیار تھا! ــــــ

ہر نبی و رسول نے اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوم کو توحید باری تعالےٰ احکاماتِ خداوندی اور دین و ایمان کی تبلیغ فرمائی اور ساتھ ہی یہ فرما دیا کہ اس تبلیغ کا اجر مَیں تم سے طلب نہیں کرتا بلکہ اس کا اجر مَیں اپنے اللہ سے لوں گا۔

لیکن ــــــ جب امام الانبیاء علیہ السلام کا وقت آیا تو پتھروں کے پُجاریوں کو ایک خُدا کا پرستار بنایا اور کفر و شرک کے سمندر میں ڈوبنے والوں کو دین و ایمان کی دولت عطا کر کے کنارے پر لگا دیا تو خُدا تعالےٰ کی طرف سے حکم ہُوا ــــــ

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ۔ کہ

"اے میرے محبوب پاک علیہ السلام، ان کو کہہ دو کہ مَیں نے تمکو دین و ایمان کی دَولت عطاء کی ہے۔ حق و ہدایت کی راہ دکھائی ہے۔ اور نیکی و شرافت کے راستے پر چلایا ہے۔ اب اس کے صلے میں تم سے مال و دولت نہیں مانگتا، البتہ اسکا اجر یہ ہے کہ میری آل سے محبّت کرو۔!"

• ــــ علی علیہ السلام کے دامن کو تھام لو !

• ــــ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی چوکھٹ پر سر کو جھکا دو !

• ــــ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن سے چمٹ جاؤ !

• ــــ اور حضرت حسین علیہ السلام کے قدموں کو چوم لو !

(ترمذی شریف جلد ۲ صـ۲۱۸، مشکوٰۃ شریف) ص۵۷۰

حضرتِ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں ــــــ کہ

" ایک دن میں نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کسی کام کے لئے حاضر ہُوا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپؐ کی چادرِ مبارک میں کوئی چیز پوشیدہ تھی ــــ اور میں جب اپنے کام سے فارغ ہُوا تو میں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان یہ آپ کی چادر میں کیا لپٹا ہُوا ہے۔ "

پس ــــ آپؐ نے چادر اٹھائی تو اندر سے حضرت حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین ظاہر ہوئے ــــــ اور

پھر نبیٔ کریم علیہ السلام نے فرمایا ــــــــ کہ

یہ میری بیٹی کے بیٹے ہیں ! ــــ اور پھر حضور علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا ــــــــ کہ

" اے میرے اللہ میں ان دونوں شہزادوں سے محبّت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبّت کر اور ان سے محبّت کرنے والوں سے محبّت کر "

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ نبیٔ کریم علیہ السلام کو اپنے بیتِ اطہارؓ اور حسنؓ و حسینؓ سے کتنی والہانہ محبّت تھی ــــــ اب امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ

کے فتوے پر غور کرو کہ جس چیز سے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اتنی زیادہ محبّت ہے، اس چیز کی توہین واہانت کرنے والا کافر کیونکر نہیں؟ ——— پھر یزید کے ان مظالم پر غور کرو جو اُس نے دشمنیٔ اہلبیت اور بغض حسینؓ میں کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں خاندانِ نبوّت کے پیروں، جوانوں اور معصوم بچوّں اور عفت مآب خواتین پر روا رکھے۔

اگر کدّو کی توہین کرنے والا اسلیئے کافر ہے کہ یہ کملی والے کو پسند تھا تو پھر اہلبیت کی توہین کرنے والا یزید کیوں کافر نہیں؟

تفسیر روح البیان ——— جلد ۲ صـ۵۲۴ میں علامہ اسمٰعیل حقیؒ نے اور ——— نزہت المجالس ——— جلد ۲۔ صـ۲۲۲ میں علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمہ نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے۔

مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَ مُؤْمِنًا وَمَنْ مَاتَ عَلٰی بُغْضِ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ کَافِرًا ——— کہ

"جو شخص آلِ اہلبیت کی محبّت پر مرا، وہ مومن مرا، اور جو شخص اہلبیت کی دشمنی میں مرا وہ کُفر پر مرا۔"

مطلب یہ ہے کہ اہلبیت کی محبّت ایمان کی علامت ہے اور اہلبیت سے بغض کُفر ہی کُفر ———

اب سوال یہ ہے کہ ——— میدانِ کربلا میں اہلبیت کے ساتھ یزید نے جو کچھ کیا وہ اہلبیت کے ساتھ بغض وعناد اور عداوت و دشمنی کی بنا پر تھا یا نہیں؟ ——— اگر نہیں تو یزید کی صفائی کا کوئی گواہ ثابت کرے! اور اگر وہ ظلم وستم تھا، جور وجفا تھا، قتل وغارت گری تھا اور عناد و دشمنی کی بنا پر تھا تو پھر نبیٔ کریم علیہ السلام کے فرمان کے مطابق یزید بھی کافر تھا۔!

قرآن و حدیث کے مطابق! —— ائمہ مجتہدین کے اعتقادات! —— اکابر محدثین کی روایاتِ معتبرہ —— اولیائے عظام کے نظریات! —— بزرگانِ دین کے ارشادات اور علمائے حق کے اعتقادات و اقوال اور فرمودات کی روشنی میں اور دوسرے بہت سے دلائل و براہین باہرہ کے میں نے پوری احتیاط اور مکمل ذمہ داری سے یزید کو کافر و لعنتی ثابت کر دیا ہے تاکہ گستاخ و بے ادب دیوبندی اور نجدی مولویوں کی پھیلائی گمراہی و ضلالت کی تاریکیوں میں اصل حقائق کے چراغوں سے اجالا ہو جائے اور یزید کے متعلق غلط اندازِ فکر کی بدولت چھائے ہوئے سیاہ بادلوں میں چھپا ہوا صحیح مسلک کا ستارہ چمک اٹھے! —— اور بدعقیدگی کے سمندر میں سنیوں کی ڈگمگاتی ہوئی کشتیِ حیات کو عقیدت و محبت کا کنارہ مل جائے —— اور تاکہ میرے سیدھے سادھے، پکے و سچے سنی و بریلوی بھائی و دوست، یزید کو پکا اور سچا مسلمان کہنے والے مولویوں کے دامنِ مکر و فریب میں آ کر اپنی اصلی سنیت و بریلویت کی سفید چادر کو داغدار نہ کریں! ——

اور محبتِ اہلبیتِ اطہار میں گم ہو کر اپنی نجات کا سامان پیدا کریں اور شہادتِ امام حسین علیہ السلام پر آنسو بہا کر رحمتِ خداوندی کو جوش میں لائیں اور قیامت کے دن شفاعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں پناہ لینے کا وسیلہ تلاش کر لیں۔ —— اور

میں نے یزید کو کافر و لعنتی اسلیے بھی ثابت کیا ہے تاکہ اس کو پکا و سچا مسلمان کہنے والے لوگ اپنے اس غلط اور غلیظ عقیدے پر نظرِ ثانی کر کے ان دلائل کی روشنی میں کوئی فیصلہ صحیح طور پر کر سکیں ——

اور ــــ ان کے نزدیک کعبہ شریف پر تیر اور پتھر برسانے والا ـ غلاف کعبہ کو آگ لگانے والا اور مسجدِ نبوی میں گھوڑے باندھنے والا ـــــــ اور منبرِ رسول ﷺ کی بے ادبی اور روضۂ رسول صلی اللہ کی توہین اور صحابۂ کرام رضی کو شہید کرنے والا ـــ اور خواتین کی عصمت دری کرنا اور پھر کربلا کے تپتے صحرا میں خاندانِ نبوّت کے جگر پاروں کو تین دن بھوکا پیاسا تڑپانے کے بعد بڑے ہی وحشیانہ انداز میں شہید کرنے والا یزید ـــ کافر نہیں تو اور کیا ہے ؟ ـــ

قطبِ دوراں حضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مفتیٔ اعظم آستانۂ عالیہ گولڑہ شریف کا فتویٰ ـــــــــــ

مہرِ چشتیہ ص ۲۶۳ ـــــ مولینا مفتی فیض احمد صاحب جامع غوثیہ گولڑہ شریف ـ

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرِ ـ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ـ (احزاب - آیت ۵۶)

ترجمہ :- تحقیق جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو ایذا دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت، اور دُنیا و آخرت میں ہے ـ ،،

" فَھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَکُمْ اُوْلٰئِکَ الَّذِیْنَ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ ـــــ الخ "

" کیا قریب ہے کہ اگر والیٔ ملک ہو تو زمین پر فساد پھیلاؤ اور اپنے نسبی رشتہ کو کاٹ دو ـ یہ ہیں وہ لوگ جن پر خدا نے لعنت فرمائی ہے ،،

و نیز حدیث : ـــــــــــــ

فَاطِمَۃُ مِنِّیْ وَیُؤْذِیْنِیْ مَنْ اٰذَاھَا ـــــــــ

اور حدیث ہے ـــــ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ

اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔

و نیز حدیث :۔

حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ ۔ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ الْحُسَیْنَ

" فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور جس نے فاطمہؓ کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی۔ جس نے حسنؓ و حسینؓ سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے اہل بیت سے دشمنی کی، اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ "

اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا یَعْنِیْ الْحُسَیْنُ یُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ یُقَالُ لَھَا کَرْبَلَا فَمَنْ شَھِدَ ذَالِکَ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہُ۔

" تحقیق یہ میرا حسین زمینِ عراق کے میدان کربلا میں شہید کیا جائے گا پس اگر تم میں سے اگر کوئی اس وقت وہاں موجود ہو تو اسے چاہیے کہ میرے بیٹے حسینؑ کی مدد کرے۔ "

یہ سب آیات و احادیث صحیحہ یزید شقی اور اس کے تابعان کے مستحق لعنت ہونے پر شاہد ہیں ــــ کوئی اہل ایمان اس گروہ اشقیاء کی غیر معقولیت و ملعونیّت کا قائل نہیں ــ جن لوگوں نے لعن یزید سے منع کیا ہے ۔ یزید کو اچھا سمجھ کر نہیں کیا۔ بلکہ اس خیال سے کہ ــــ بجائے اس کے ــــــ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَالْفَاطِمَۃِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ پڑھنا بہتر ہے ــــ شیطان کو اگر کوئی لعن طعن کرے ــــ بجائے اس کے قرآن کی تلاوت ، ذکر اذکار اور درود شریف پڑھنا زیادہ بہتر اور مفید ہے ــــــ

اور نیز یزید شقی کا بعد از شہادت سید الشہدا علیہ السلام کے کمال خوشی میں اگر یہ کہنا کہ آج ہم آلِ محمد سے روز بدر کا انتقام اور بدلہ لے لیا ہے ۔ یزید کے کفر پر دال ــــ الغرض ــــ یزید کے مستحق لعن ہونے میں بتصریح ثقات کوئی شبہ نہیں۔

اگرچہ بے سود امر ہے، مگر اہل ایمان بتقاضائے (اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَ الْبُغْضُ فِی اللّٰہِ مِنَ الْاِیْمَانِ) ان گروہِ اشقیاء پر لعنت بھیجنے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

علاّمہ مفتی فیض احمد صاحب کی تصریح: ——

مجوّزین لعن اکابر علماء اہلسنّت سے ہیں، جن میں سے امام احمد بن حنبل قاضی ابو یعلیٰ محدّث۔ علاّمہ ابن جوزی۔ علاّمہ محدّث جلال الدین سیوطی۔ علاّمہ تفتازانی۔ شیخ عبدالحق محقق دہلوی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ——

مجوّزین تکفیر و لعن یزید —— جو اربابِ تحقیق و اجتہاد ہیں، ان کے خلاف لب کشائی اور طعن و تشنیع سخت غلطی اور بے انصافی ہے۔

ان حضرات اور صاحبانِ علم کے پاس باقاعدہ دلائل اور تحقیق ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے اگر کسی مستند کتاب میں لعن یزید سے منع مذکور ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کی یہ توجیہہ ہو سکتی ہے جو حضرت قبلہ عالم گولڑوی کے مندرجہ مکتوب میں موجود ہے۔

لہٰذا، دورِ حاضر کے مداحینِ یزید کا یہ قول قطعاً بے بنیاد ہے —— کہ یزید کے خلاف پروپیگنڈہ فقط سبائیوں کی چال ہے، بلکہ اس کے برعکس یہ ثابت ہوتا ہے کہ مداحین، یزید نواصبِ شام اور ان کے ہم نوا ہیں۔

غوث زماں اعلیحضرت پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس ایمان افروز فتویٰ اور گولڑہ شریف کے مفتی اعظم حضرت مولانا فیض احمد صاحب کی حقیقت افروز تصریح کے بعد یزید کی صفائی کے گواہوں کی آنکھیں کھُل جانی چاہئیں۔

سرکارِ گولڑہ اور مفتی صاحب نے جس شرح و بسط سے یزید ملعون کی گھناؤنی

تصویر پیش کی ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ اس کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے ۔۔۔ بلکہ انہوں نے صاف الفاظ میں یہ تصریح بھی کر دی ہے کہ یزید کی حمایت کرنے والے اور اس کی پاکدامنی کی صفائی پیش کرنے والے، شام کے ان ظالم فوجیوں کے ہمنوا ہیں - جنہوں نے میدانِ کربلا میں چمنستانِ نبوّت کے نونہالوں پر ظلم کے کلہاڑے چلائے اور گلستانِ رسالتؐ کے حسین ترین پھولوں کو اپنے دستِ ستم سے نوچا۔ اور پھر علیؓ اور فاطمہ زہراؓ کے جگر گوشوں کے لاشوں پر گھوڑے دوڑائے۔

لیکن اس بغض و عناد اور تعصّب و ہٹ دھرمی کا کیا علاج ۔۔۔ یہ لوگ اگر اپنی آنکھوں سے تعصّب و عناد کی پٹیاں اتار کر دیکھیں تو ان کے سامنے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین میں سے کسی نے بھی یزید کو مسلمان اور غیر لعنتی نہ کہا اور ہمارے محدّثین و مفسّرین بھی اس کو کافر و لعنتی کہتے چلے آرہے ہیں ۔۔۔۔۔

لیکن آج کل کے بہ نام نہاد مفتی ، خدا جانے کم ظرفی کی تاریکیوں اور اتنی تنگ نظری کی ظلمتوں کے کس گڑھے میں گر چکے ہیں کہ جہاں سے ان کو روشنی کی ایک کرن بھی دکھائی نہیں دیتی ۔۔۔۔۔

قطبِ عالم، اعلیحضرت، عالیجناب، امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی ۔۔۔۔ !

جناب مولٰینا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی کے قلم سے ....

" امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ پر ایک نظر ص۱۲۲ پر لکھتے ہیں کہ کسی صاحب نے حضرت امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں عرض کی کہ بعض لوگ ہمارے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا

مصنوعی جنازہ (تازیہ) بناکر حصولِ ثواب اور عقیدت کی بنا پر سینہ کوبی کرتے ہیں۔ ———— تو آپ نے ارشاد فرمایا ——! کہ

اگر یہ عقلمند یزید کا جنازہ بناتے، تو اس پر چار جوتے ہم بھی مار آتے۔

حضرت امیرِ ملت محدث علی پوری کے نام سے مشہور ہیں۔ جنہوں نے متحدہ ہندوستان میں حقیقت و معرفت کی شمع روشن کرکے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لاکھوں انسانوں کو نشانِ منزل تبلایا ————

جنھوں نے ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں رشد و ہدایت کے چراغ جلاکر بندگانِ خُدا کو حق پرستی کا راستہ دکھایا اور اپنے فقر و درویشی کے خزانے گدایانِ عشق و مستی کی جھولیاں بھر دیں ————

جنھوں نے اپنی نگاہِ ولایت سے کروڑوں انسانوں کے تاریک دلوں میں نورِ معرفت پیدا کیا۔ اور اپنے سرچشمہ فقر و فیض و کرم سے مخلوقِ خُدا کے دلوں کی اجاڑ کھیتیوں کو سیراب کرکے سرسبز و شاداب کر دیا ————

جن کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ ہزاروں گدایانِ بے نوا آپ کی چوکھٹ پر جمع رہتے تھے اور کوئی بھی خالی ہاتھ نہ جاتا تھا۔ عشقِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا غلبہ کہ آپؐ کے نامِ نامی کو سُنتے ہی وجد میں آجاتے ————

حج کو جاتے تو مدینۂ منورہ کے کُتّوں کو بھی گلے لگاتے ———— اور ——

آج مملکت خُداداد پاکستان، اسی مردِ درویش کی بھرپور کوشش و سعیُ کا ثمرہ ہے۔

یہ اس مردِ حق شناس کا ارشادِ گرامی ہے کہ

"اگر یہ لوگ یزید کا نکالتے تو ہم بھی چار جوتیاں مار آتے۔"

یزید بدبخت کے حواریوں کو غوثِ زماں کی یزید کے جنازے پر چار جوتیاں مارنے

کی آرزو کرنے پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا کوئی بُرے سے بُرے انسان، کسی مسلمان کے جنازے پر جوتیاں مارنے کی آرزو کر سکتا ہے؟ ——————

نہیں ———— ہرگز نہیں —— !

تو —— اگر قبلہ حضرت محدّث علی پوری علیہ الرحمہ، یزید کو مسلمان سمجھتے تو تو اس کے جنازے پر چار جوتیاں مارنے کی آرزو ہرگز نہ کرتے ——

کشف المحجوب — فصل ۲ — صہ ۱۲۰، حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے جو کہ انہوں نے حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ کے بارے میں فرمایا ہے کہ آپ عورتوں پر نگہبان تھے، مگر بیمار تھے اور جب آپ کو یزید کے دربار میں لایا گیا ——

اَخزَ اللّٰہُ تعَالےٰ ——

اللہ تعالیٰ یزید کو رسوا کرے! ——

ایک شخص نے حضرت سے پوچھا! ——

کَیفَ اَصبَحتُم یَا عَلِیُّ وَیَا اَھلَ بَیتِ الرَّحمَۃِ —— کہ

اے شہزادہ علی عابدؓ اور اے رحمت کے گھر والے آپ نے صبح کسطرح کی؟

قَالَ اَصبَحنَا مِن قَومِنَا بِمَنزِلَۃِ قَومِ مُوسٰی مِن اٰلِ فِرعَونَ

فرمایا! " ہم نے صبح اسطرح کی جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے فرعون کی قوم کے ظلم و ستم سے کی تھی کہ وہ بچوں کو تو ذبحہ کر دیتے تھے اور عورتوں کو زندہ رکھتے تھے"

فَلَا نَدرِی صُبحَنَا مِن مَسَائِنَا —— کہ

ہم نہ صبح کو جانتے ہیں اور نہ ہی شام کو۔" ——

وَھٰذَا مِن حَقِیقَۃِ بَلَائِنَا — " پس یہ ہے ہماری مصیبتوں کی حقیقت!"

قارئین کرام! ـــــــــ

یہ اس داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو کہ لاہور میں رشد و ہدایت کے سرچشمہ بن کر آئے، ـــــــ جنھوں نے فقر و درویشی کی روحانی قوت سے کفر و شرک کے سینکڑوں قلعے مسمار کئے اور لاکھوں تاریک دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا کی اور راجہ راؤ جیسے متکبر و مغرور اور کافر و مشرک گورنر کو حلقہ بگوش اسلام کیا ـ اور جس مردِ کامل کے آستانہ عالیہ سے حضرت خواجہ اجمیری اور حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ اجمعین فیوض و برکات کی دولت لازوال سے مالا مال ہوئے اور آخر خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ کو کہنا پڑا: ع

گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

اور درویش لاہوری علامہ اقبال مرحوم کو بھی عقیدت سے لکھنا پڑا ـ

سیدِ ہجویر مخدوم اُمم
مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم

اور جو آج بھی اپنی قبرِ پاک سے محکمۂ اوقاف کو کروڑوں روپے سالانہ عنایت فرما رہے ہیں ـ

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ جن کی مقدس صورت دیکھ کر غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو جایا کرتے تھے ـــــــ وہ فرماتے ہیں!

ح جے کر دین علم وِچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ہُو
جے کر مت دے بیعت رسولی تاں پانی بند کیوں کر دے ہُو
اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اگے حسینؑ دے مردے ہُو

جے کردے خوف خُدا دا تنبُو خیمے کیوں سڑدے ہُو
پر سچا عشق جنھاں دا باھُو او سر قُربانی کردے ہُو

حضرت سُلطان باھُوؒ کے ان اشعار سے یزید اور اس کے لشکریوں کے متعلق مندرجہ ذیل حقائق روشن ہوتے ہیں: ______

۱: ______ یزید اور اس کے لشکریوں نے رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانی بیعت نہیں کی تھی۔

۲: ______ ان ظالموں کے دِلوں میں خُدا کا خوف ہرگز نہیں تھا۔

۳: ______ حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے وفادار و جانثار ساتھیوں کا ایمان کامل، دین پختہ اور عشق پکا تھا۔ اسلیئے وہ دین کی عزت، اسلام کی عظمت اور نظامِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کیخاطر بے نظیر و بے مثل قربانی دے گئے۔

جذب القلوب صـ ۳۵/۳۶ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمہ فرماتے ہیں۔
حُرّہ ______ مدینہ منورہ تقریباً ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔
یہاں پر اسطرح فرمایا ہے کہ: ______

"یک ہزار ہفت تن از بقایا مہاجرین و انصار و علماء و تابعین اخیار بقتل رسانیدید۔ و از عوام الناس ورائے نساء و اطفال دہ ہزار کس کشتند۔ و ہفت صد تن از حاملانِ قرآن مجید نیز و دو ہفت از قوم قریش در تحت تیغ ظُلم در آوردند۔ و فسق و فجور و زنا و فساد را مُباح ساختند۔ تا بحدیکہ آوردہ اند کہ ہزار زنان بعد ایں واقعہ اولادِ زنا زائیدند" ______

کہ ______ یہاں پر ایک ہزار سات سو آدمیوں کو۔ دس ہزار مہاجرین

وانصار اور علماء و تابعین کے علاوہ شہید کیا گیا ــــــ اور بچوں و عورتوں کے علاوہ عوام میں دو ہزار آدمیوں کو قتل کیا گیا۔ سات سو قرآن مجید کے حافظ شہید کئے گئے۔ نیز قوم قریش کے ستانوے افراد کو ظلم و ستم کی تلوار سے ذبح کیا گیا۔ فسق و فساد اور زنا کو مباح کر دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد یہاں کی ایک ہزار عورتوں نے زنا کے بچے جنے۔"

اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف میں گھوڑوں کو جولانی دیتے تھے اور انتہائی غضب کی بات سنیئے کہ روضۂ شریف اور منبر پاک کی درمیانی جگہ (ریاض الجنتہ) میں ان لوگوں کے گھوڑے لید اور پیشاب کرتے تھے ــــ اور مسلم بن عقبہ تمام لوگوں کو یزید پلید کی بیعت اور اس کی غلامی پر اس طرح آمادہ کرنا چاہتا تھا کہ چاہے یزید ان لوگوں کو بیچ ڈالے یا آزاد کرے ــــ خواہ وہ اللہ جل جلالہ کی اطاعت کی جانب بلائے یا گناہ پر جبر و کراہ کرے۔

اور ــــــ علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان دنوں کتوں اور دوسرے جانوروں نے مسجد شریف میں رہنا شروع کر دیا تھا۔

قارئین کرام! ــــــــــــ

یہ ہے بے ادب خارجیوں اور گستاخ نجدیوں کا امیر المومنین اور سید الشی جنتی جو مسلم بن عقبہ کے ظلم و ستم کے ذریعہ مدینہ والوں سے اس عہد پر اپنی بیعت کروانا چاہتا تھا کہ کسی کو آزاد کرنا یا فروخت کرنا تو درکنار، اگر اللہ کی نافرمانی اور کسی کبیرہ گناہ کے لئے بھی کہوں ــــــ تو مسلمانوں کو ایسا کرنا ہوگا۔

جذب القلوب (اردو) ص ۳۶ ــــ یزید بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ کو شامیوں

کا ایک بڑا لشکر دے کر اہل مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا تھا ـــــ
مشکوٰۃ شریف ص۵۴۵ : ـــــ

حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایامِ الحرۃ میں مدینہ منورہ میں اتنی قتل و غارت گری ہوئی کہ ـــــ

لَمْ یُؤَذَّنْ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا۔ وَلَمْ یُقَمْ
کہ " تین دن تک مسجد نبویؐ میں نہ اذان ہوئی، نہ اقامت اور نہ ہی جماعت۔ "
اور حضرت سعید بن المسیبؓ مسجد کے ایک کونے میں چھپے رہے۔
وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوۃِ اِلَّا بِہَمْہَمَۃٍ یَسْمَعُہَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ـــــ اور
" وہ نماز کے اوقات کو نہیں جانتے تھے۔ لیکن جب نماز کا وقت ہوتا تو نبیٔ اکرم علیہ السلام کی قبر مبارک سے آذان کی آواز آتی تھی "۔

طبرانی کے الفاظ ـــــ جذب القلوب ص۳۶ ـــــ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پلید کی اطاعت سے اعراض کر کے بیعت سے انکار کر دیا اور اس کی برائیوں کا برسرِ عام اعلان شروع کر دیا ـــــ

جب یزید کے مخبروں اور حواریوں نے اسے ان حالات کے بارے میں آگاہ کیا، تو یزید نے ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی گرفتاری کے لئے بمعہ مسلح فوجی سواروں کے روانہ کر دیا ـــــ اور اس کو ہدایت کی وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے گلے میں طوق ڈالے بغیر ہمارے سامنے ہرگز پیش نہ کرے ـــــ اور وہ شخص یہی مسلم بن عقبہ تھا ـــــ مگر انہی دنوں یزید پلید مر گیا ـــــ تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے بلند آواز سے پکارا : ـــــ

يَآ اَهْلَ الشَّامِ اِنَّ طَاغِيَتَكُمْ قَدْ هَلَكَ ـــــــ کہ

"اے شام والو! تمہارا شیطان ہلاک ہوگیا۔ [1]

کہ یزید نے اھلِ مدینہ سے جو سلوک کیا

مَعَ شُرْبِهِ الْخَمْرَ وَاِتْيَانِهِ الْمُنْكَرَاتِ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ النَّاسُ وَخَرَجَ عَلَيْهِ ـــــــ کہ

" اس کے ساتھ ساتھ وہ شراب نوشی اور ممنوعہ اعمال کا مرتکب ہُوا اسی سبب سے لوگوں نے اسپر ناراضگی کا اظہار کیا اور اسی سبب لوگوں نے متفقہ طور پر خروج کا ارادہ کیا" ـــــــ

وَلَمْ يُبَارِكِ اللّٰهُ فِي عُمْرِهٖ ۔ اللہ اس کی عمر میں برکت نہ دے، یعنی اللہ تعالیٰ یزید کو غارت کرے کہ اس نے مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی ـــــــ

ص ۳۶ :۔ اردو ـــــ جب یزید پلید کے سامنے عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم قرآن و حدیث کے مطابق بیعت کا ذکر کیا تو فوراً اسکی گردن ماری ۔

ص ۳۷ ـــــ اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلند پایہ محدث ہیں کہتے ہیں۔ کہ ـــ ۶۲ھ شروع ہُوا تو یزید پلید بن معاویہؓ نے عثمان بن ابی سفیان کو جو اس کا چچازاد بھائی تھا۔ مدینہ منورہ روانہ کیا تاکہ مدینہ والوں کو یزید کی بیعت کی دعوت دیں۔

ایک جماعت یزید کے پاس سے مدینہ واپس آئی تو اس نے یزید پلید کی دشنام طرازی پر زبان کھولی اور اسکی بے دینی، شراب نوشی، ممنوعات کے ارتکاب اور کُتّوں سے کھیلنے کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اس کی دوسری باتوں کا ذکر بھی کیا، اس کی بیعت سے علیحدگی بھی اختیار کرلی ـــــــ اور بقیہ اھلِ مدینہ کو اس کے قصدِ بیعت و اطاعت سے روکا ـــــــ

---

[1] :۔ تاریخ الخلفاء ص ۱۴۶ ۔

منذر ـــــــ ایک شخص تھے جن کا تعلق بھی اسی جماعت سے تھا ـــــ انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ ـــــ

"مجھ کو یزید نے ایک لاکھ درہم دیئے ہیں اور میرے ساتھ اس نے احسان بھی کئے ہیں لیکن میں سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔"

"یزید ـــــ شراب نوش اور تارک الصلوٰۃ و صوم ہے۔"

اہلِ مدینہ نے عثمان بن محمد کو جو یزید شقی کیطرف سے مدینہ کا عامل تھا نکال کر اس پاک شہر کی پاک سرزمین کو اغیار کی نجاست سے پاک و صاف کر دیا ـــــ

اہلِ مدینہ اور فسقِ بیعتِ یزید

صـ۳۸ ۔ (اردو) ـــــ اور ابن جوزی محدث رحمۃ اللہ علیہ، ابوالحسن مدائنی سے جو ثقہ راوی ہیں نقل کرتے ہیں کہ : ـــــــ

"اہل مدینہ، یزید کی علامات فسق و فساد کے ظاہر ہو جانے کے بعد منبر پر چڑھ کر اس کی بیعت سے منکر ہو گئے۔ عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص مخدومی نے اپنا عمامہ سر سے اتار کر کہا کہ اگرچہ یزید نے مجھے صلہ اور انعام دیا ہے۔ نیز میری جائیداد میں اضافہ کیا ہے لیکن جو خدا کا دشمن اور دائم الخمر یعنی ہمیشہ شراب پینے والا ہے۔ میں اسکی بیعت کو اسطرح واپس لوٹاتا ہوں اور اپنے آپ کو اس سے علیحدہ کرتا ہوں جس طرح اپنی دستار کو ـــــــ دوسرا آدمی اٹھا اسنے اپنی

جوتیاں اتار کر اسطرح یزید کی بیعت توڑ دی۔"

شیخ عبدالحق محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یزید کے متعلق اس تشریح و تفصیل کے بعد کسی مسلمان کو خبیث اور بدمعاش کو امیرالمومنین۔ کامل مومن اور پیدائشی جنتی سمجھنا کسی لحاظ سے بھی درست و جائز نہیں ہے۔

شیخ دہلوی کی ان تصریحات سے مندرجہ ذیل حقائق کھل کر سامنے آتے ہیں

۱ ــــ یزید خدا کا دشمن اور ہمیشہ شراب پینے والا تھا۔

۲ ــــ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یزید شیطان، گمراہ اور اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان تھا۔

۳ ــــ مسلمان چاہے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں یا نہ کریں یزید کی بیعت ضروری ہے۔

۴ ــــ اھل مدینہ یزید کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

۵ ــــ جن لوگوں نے یزید کی بیعت کی تھی۔ انہیں اس کی بداعمالیوں، بداخلاقیوں اور بدکرداریوں کا علم نہیں اور جب انہیں صحیح صورت حال کا علم ہُوا تو ان سب نے یزید کی بیعت کو ختم کر دیا۔

لیکن ــــ حضرات گرامی۔ وہ اہل مدینہ تھے اور اہل پاکستان ہیں جو اسے اس کی گھناؤنی تصویر دیکھکر اور اس کی شرمناک زندگی پڑھکر بھی اسے مومن کامل، خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی سمجھتے ہیں ــــ

محدث دہلویؒ ــــ یزید کو پلید کہتے ہیں ـــ
نجدی اسے پاک جانتے ہیں ــــ اور خارجی اسے امیرالمومنین کہتے ہیں۔

فضائل تبلیغ صـ ۳۸ ــــ حضرت پیر برکت علی صاحب ریلوے سٹیشن دارالاحسان

جو پہلے سالار والہ کہلاتا تھا — لکھتے ہیں :—

"اہلِ کوفہ کے پاس سارا دین مکمل تھا، لیکن حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے سیدّنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نہ تھی۔ اس ایک کمی کے باعث ان کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا"—

یزید کے بیٹے کا بیان

یزید کے اپنے بیٹے کا بیان۔

الصواعق المحرقہ ص ۱۳۴ — علامہ ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ، لکھتے ہیں۔

"معاویہ — یزید کے بیٹے نے کہا کہ پھر میرے باپ کو حاکم بنایا گیا — وَقَدْ کَانَ غَیْرُ اَھْلٍ — حالانکہ وہ اسکا اہل نہ تھا — پھر اس نے نواسۂ رسول ﷺ سے لڑائی کی۔ فَنُقِصَتْ عُمُرُہٗ — پھر اس کی عمر کم ہو گئی — وَصَارَ فِیْ قَبْرِہٖ مَعْنُوْباً بِذُنُوْبِہٖ — اور وہ اپنی قبر میں اپنے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے۔ وَقَتَلَ عِتْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور اس نے عترت رسول علیہ السلام کو قتل کیا۔ وَاَبَاحَ الْخَمْرَ وَخَرَبَ الْکَعْبَۃَ — اس نے شراب کو حلال کیا اور کعبہ شریف کی بے حرمتی کی"—

حیرت کی بات ہے کہ خود یزید پلید کا اپنا حقیقی بیٹا معاویہ تو اپنے باپ کے خلاف بیان دیتے ہوئے کہتا ہے —— کہ

۱: — میرے باپ نے عترتِ رسول ﷺ کو قتل کیا۔

۲: ـــــ شراب کو حلال اور کعبہ کو ویران کیا

۳: ـــــ میرے باپ کو اس کے گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

لیکن ـــــ آج چودہ سو سال بعد یہ خارجی نجدی مولوی، اسے،

پلید الشقی عنتی اور کربلا کے حق و باطل کے خونین معرکہ سے بری الذمہ سمجھتے ہیں۔

تاریخ الخلفاء۔ ص ۱۴۷ ـ وکان شابا صالحا ـ کہ

یزید کا بیٹا ایک صالح نوجوان تھا ـــــ

وَلَمْ یَخْرُجْ اِلَی النَّاسِ ـــــ اور

جب اسے زبردستی خلیفہ بنایا گیا تو وہ شرم کے مارے اپنے حجرے سے باہر نہ نکلا، یہانتک کہ چالیس دن کے بعد اس کا جنازہ نکلا۔ نہ اس نے کوئی خلافت کا کام کیا اور نہ ہی اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی ـــــ

وَلَا فَعَلَ شَیْئًا مِّنَ الْاُمُوْرِ وَلَا صَلّٰی بِالنَّاسِ ـــــ اور

جب اسے خلافت پیش کی گئی ـــــ تو اس نے کہا ـــ

مَا اَحْبَبْتُ مِنْ حَلَاوَتِہَا فَلَمْ اَتَحَمَّلْ مَرَارَتِہَا ـــــ کہ

میں اس مٹھاس کو پسند نہیں کرتا ـــــ اور ـــــ نہ ہی میں اس کا بوجھ برداشت کر سکتا ہوں ـــــ مطلب یہ کہ وہ خلافت جس میں آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہا کر استوار کی گئی ہو۔ یزید کے اپنے بیٹے معاویہ کے لئے بھی قابلِ قبول نہیں اور اس خلافت سے اس نے صاف انکار کر دیا ـــ

سوالات و جوابات

شبہات کا ازالہ

قرآن و حدیث کے پیش نظر تفسیر و تاریخ کی تصریحات محدثین و مفسرین کی مستند روایات، ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور بزرگانِ دین کے صحیح اقوال کی روشنی میں، میں نے یزید کے کفر و الحاد، ظلم و ستم اور جبر و تشدد کو ثابت کر کے اس کی بداخلاقیوں، بد اعمالیوں اور بدکرداریوں کا نقشہ پیش کر کے اور اس کی اسلام دشمنی، شریعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور آلِ رسول علیہ السلام سے عداوت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر کے روشنی کا ایک مینارہ کھڑا کر دیا ہے ———— تاکہ

یزید کو کامل مومن — امیر المومنین — اور سید الشی جنتی ماننے والے اس کے صفائی کے گواہ نجدی و خارجی لوگوں کو اس گمراہ کن عقیدہ کی روشنی کی کوئی کرن دکھائی جا سکے اور ان بھٹکے ہوئے انسانوں کو منزل کا صحیح راستہ مل جائے —— اور

نواسۂ رسول علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مقابلہ میں یزید کو لانے والے اور راکبِ دوشِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی شہادت کے عظیم منصب سے گرانے والے جہنم کی آگ سے بچ جائیں —

اور صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت، محبانِ آلِ مصطفےٰ علیہ السلام غمِ حسین رضی اللہ عنہ میں آنسو بہا کر اپنی بخشش کا سامان پیدا کر لیں ———— اور

یزید کو ملعون ۔ کافر ۔ ظالم ۔ عیاش ۔ بدمعاش ۔ زانی اور شرابی مان لیں اور اسلام کا باغی ___ دین کا دشمن ___ اور اہل بیتِ اطہار کا بدترین مخالف جان کر حشر کے ہولناک دن میں محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کملی اور پنج تن پاک کی تطہیر کی چادر کے مقدس سایہ کے حقدار بن جائیں ___

آخر میں ان سوالات کا جواب دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں، جن کی بنا پر یہ خارجی ونجدی ___ اور یزید کی ___ صفائی کے گواہ، اس کا کوئی جرم تسلیم کرنے اور ان کا کوئی گناہ ماننے کو تیار نہیں ہیں ___ تاکہ شاید اسی طریقہ سے ان کے دِلوں کا زنگ اُتر جائے ___ ان کی آنکھوں سے تعصب کے سب پردے ہٹ جائیں اور انہیں سیدھا راستہ نظر آجائے۔

سوال نمبر ۱ ___ :

یزید مسلمان امیر تھا اور امیر کی اطاعت مسلمانوں پر فرض ہے۔ جیساکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ___ مثلاً

مسلم شریف ___ جلد ۲ صہ ۱۲۴ ___ مشکوٰۃ شریف صہ ۳۱۸ ___

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : ___

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ

ترجمہ :۔ "جس نے میری اطاعت کی، اُس نے اللہ تعالےٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے

امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔"

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ـــــــ

اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاَطِیْعَ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ۔

ترجمہ:۔ "میرے خلیل رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیّت یا مجھے ارشاد فرمایا کہ میں امیر کی بات سنوں اور اسکی اطاعت کروں چاہے وہ امیر غلام اور ہاتھ پاؤں کٹا ہُوا کیوں نہ ہو۔"

جواب :ـــــــ

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد برحق اور سچ، لیکن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہاں فرمایا کہ امیر کی اطاعت فرض ہے چاہے وہ زانی وشرابی، عیاش و بدمعاش اور خدا اور رسول کا باغی ہی کیوں نہ ہو ـــــــ

اگر ـــــــ ایسا کہیں ہے تو ثابت کرو ـــــــ

اور اگر ایسا نہیں ہے ـــــــ اور یقیناً نہیں ہے تو ـــــــ پھر سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ان خارجیوں کو چاہیئے کہ وہ یزید کو امیرالمومنین ـ خلیفۃ المسلمین اور مومن کامل کہنا چھوڑ دیں ـــــــ اور اپنے اس باطل عقیدے سے توبہ کر کے سچّا اُمتی ہونے کا ثبوت دیں۔

مسلم شریف ۔جلد ۲ صـ۱۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ـــــــ

لَا طَاعَتَہَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں، البتہ اطاعت نیکی میں ہے۔"

مطلب یہ ــــ کہ اللہ تعالےٰ کے نافرمان امیر کی اطاعت مسلمانوں پر فرض نہیں ہے، البتہ کسی نیک، متقی اور اللہ کے فرمانبردار امیر کی اطاعت فرض ہے۔

مشکوٰۃ شریف صہ ۳۲۱ حضرت نواسؓ بن سمعان فرماتے ہیں کہ نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ــــــــ

لَاطَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَّۃِ الْخَالِقِ ــــــ

ترجمہ :۔ "فاسق وفاجر اور گنہگار و بدکردار حکمران کی اطاعت فرض نہیں ہے"۔

اب میں ان خارجیوں اور نجدیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا تمہارا امیر المومنین یزید، فاسق و فاجر ـ زانی و شرابی اور عیاش و بدمعاش اور خدا و رسولؐ کا نافرمان نہیں تھا ؟ ــــــ

اگر نہیں تھا تو دلائل سے ثابت کرو ! ــــــــــــ اور اگر تھا اور یقیناً تھا جیسا کہ پہلے ہی پوری شرح و بسط اور تشریح و وضاحت سے ثابت ہو چکا ہے ــــ تو پھر تم لوگ ایسے گناہ گار، بدکردار انسان کو خلیفۂ برحق کیوں تسلیم کرتے ہو ؟ ــــــ اور ایسے غلیظ اور گندے انسان سے نفرت کیوں نہیں کرتے ؟ ــــــ

مسلم شریف کی احادیث کا حوالہ دیکر مسلمانوں کو دھوکا و فریب دینے والے الحاج مولینا محمد حسن خطیب جامع مسجد محمدی نوکھر ضلع گوجرانوالہ کے ہیں، جنہوں نے حال ہی میں "سیدنا حسنؓ اور امیر یزید" کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھکر اہل ایمان کی غیرت کو للکارا ہے۔

آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دشمن اور یزید ملعون کے اس صفائی کے گواہ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ جس مسلم شریف کے حوالے دیکر تم نے اطاعتِ امیر پر

زور دیا ہے۔ اسی میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

مسلم شریف۔ جلد ۲ صہ ۱۲۵ ـــــ مشکوات شریف صہ ۳۱۹

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر تم پر کوئی غلام، ناک کٹا اور کان کٹا بھی امیر بنایا جائے تو :ـــ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا ـــ

ترجمہ :ـ "تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی اللہ کے دین کا حکم دے تو پھر اس کی باتوں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو!"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیر کی بات کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔

فَاِذَا اَمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ ـــــــــ اور

"اگر وہ امیر کسی گناہ اور نافرمانی کا حکم دے تو پھر نہ تو اس کی بات سنو اور نہ ہی اس کی اطاعت فرض ہے۔"

اب میں اس گستاخ اور بے ادب مولوی سے پوچھتا ہوں کہ کیا شراب پینا زنا کرنا۔ ظلم توڑنا۔ عورتوں سے گانا سننا۔ سوتیلی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے ہمبستری کرنا۔ بندر نچانا۔ خانہ کعبہ و بیت اللہ شریف کا غلاف جلانا۔ حرم پاک پر پتھر برسانا۔ مدینہ منورہ پر چڑھائی کرنا۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑے باندھنا۔ آذان و جماعت ادا نہ کرنے دینا۔ مدینہ منورہ کی عصمت مآب خواتین کی عصمت لوٹنا۔ مسجد نبوی میں تین دن تک نہ اذان اور نہ ہی جماعت ہونے دینا۔ صحن مسجد میں قتل و غارت کا بازار گرم کرنا اور میدان کربلا میں اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کے لئے آل رسول پر پانی بند کرنا۔ ان پر تیروں کی بارش کرنا۔ شہزادہ

علی اکبرؓ کی لاش پر گھوڑے دوڑانا۔ نواسۂ رسولؐ اور راکبِ دوشِ رسولؐ کا سرِ اقدس سجدے کی حالت میں کاٹ کر نیزے پر چڑھانا ـــــ

پاک دامن سیّد زادیوں کے خیمے جلانا ـــــ اور پھر قیدی بنا کر شام کے بازاروں میں تشہیر کرنا ـــــ یہ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت ہے یا بغاوت اللہ کی کتاب کا حکم ماننا ہے یا نافرمانی ـــــ گناہ و معصیت ہے یا نیکی و پارسائی کا سرٹیفکیٹ؟ ـــــ

اگر ـــــ یہ اللہ و رسول کی اطاعت ـــــ کتاب اللہ کا حکم ہے تو ثابت کرو! ـــــ

اور ـــ اگر یہ سب کچھ خدا و رسول سے بغاوت ـــــ کتاب اللہ و شریعتِ مصطفٰے علیہ السلام سے عداوت اور گناہ و معصیت ہے تو پھر ایسے بدکردار، بدبخت اور گنہگار انسان کی اطاعت فرض کیوں؟ ـــــ

اگر ـــ یہ اللہ و رسولؐ کی اطاعت ـــــ کتاب اللہ کا حکم ہے تو ثابت کرو! ـــــ اور اگر یہ سب کچھ خدا و رسولؐ سے بغاوت ـــــ کتاب اللہ اور شریعتِ مصطفٰے علیہ السلام سے عداوت اور گناہ و معصیت ہے ـــــ

تو پھر ایسے ـــــ بدکردار و گناہگار انسان کی اطاعت فرض کیوں؟ ـــــ

جبکہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ـــــ کہ

امیر کی اطاعت نیکی ہے ـــــ بدی میں نہیں!

شرافت میں ہے ـــــ خباثت میں نہیں!

حق پرستی میں ہے ـــــ باطل پرستی میں نہیں!

اور اللہ و رسول کی اطاعت میں ہے ـــــ نافرمانی میں نہیں! ـــ

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم شریف جلد ۲ صـ۱۲۴

اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی وُجُوْبِهَا غَیْرَ مَعْصِیَتِهٖ وَعَلٰی تَحْرِیْمِهَا فِی الْمَعْصِیَتِهٖ ـــــــ ــ ــ ـــــــ کہ

"تمام علماءِ حق کا اس بات پر اجماع ہے کہ امیر کی اطاعت نیکی پر فرض ہے اور اس کی معصیّت پر ہرگز فرض نہیں ہے۔"

اور پھر سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ یزید کو امیر کس نے بنایا۔ صرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اور وہ بھی جب انہوں نے یزید کی امارت کا اعلان کیا تو حاضرینِ مجلس کے اکابر حضرات نے اس کی بھرپور مخالفت کی۔

تاریخ الخلفاء صـ۱۳۷ ـــ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

دَعَا مُعَاوِیَةُ اَهْلَ الشَّامِ اِلَی الْبَیْعَةِ: ـــــ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو اپنے بیٹے کی بیعت کے لئے بلایا ـــــــــــــــ

فَبَایَعُوْهُ ـــــــ پس انہوں نے بیعت کرلی۔

وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ عَهِدَ بِالْخِلَافَةِ لِابْنِهٖ ـــــــــــــ

اور یہ اسلام میں پہلا واقعہ ہے کہ کسی باپ نے اپنے بیٹے کیلئے خلافت کا عہد لیا ہو۔ ـــــــــــــــ

ثُمَّ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی مَرْوَانَ بِالْمَدِیْنَةِ اَنْ یَاْخُذَ الْبَیْعَةَ

"پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ منوّرہ کے گورنر مروان کو لکھا کہ لوگوں سے یزید کی بیعت لے۔"

فَخَطَبَ مَرْوَانُ ـ فَقَالَ اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ رَاٰی اَنْ یَّسْتَخْلِفَ عَلَیْکُمْ وَلَدَهٗ یَزِیْدُ سُنَّةَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ ـــــــــــــــ

مروان کا خطبہ

پھر جب مروان نے خُطبہ دیا کہ تحقیق امیرالمومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کو تم پر خلیفہ مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فارُوق رضی اللہ عنہم۔

فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْق۔ فَقَالَ بَلْ سُنَّةَ کِسْرٰی وَقَیْصَرَ اِنَّ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ لَمْ یَجْعَلْهَا فِیْ اَوْلَادِهِمَا

ترجمہ:۔ "پس حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدّیق کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ نہیں ــــ یہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم کی سُنّت نہیں ــــ بلکہ قیصر و کسریٰ کا طریقہ ہے ــــ ان دونوں نے اپنی اولاد میں سے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا ــــ"

اور ــ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

قَدْ کَانَ قَبْلَكَ خُلَفَاءُ لَهُمْ اَبْنَاءٌ وَلَیْسَ اِبْنُكَ بِخَیْرٍ مِنْ اَبْنَائِهِمْ ــــــــــــ کہ

"۔ آپ سے پہلے بھی خلفاء گزرے ہیں اور اُن کے بیٹے بھی تھے اور آپ کا بیٹا یزید انکے بیٹوں سے اچھا نہیں ہے۔"

وَلٰکِنَّهُمْ اخْتَارُوْا لِلْمُسْلِمِیْنَ حَیْثُ عَلِمُوا الْخِیَارَ وَ اِنَّكَ تُحَذِّرُنِیْ اَنْ اَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِیْنَ وَلَمْ اَکُنْ لِاَفْعَلَ

ترجمہ:۔ اصل یہ ہے کہ مسلمانوں نے خلیفہ کا انتخاب عام مسلمانوں پر چھوڑا ہے، وہ اپنی مرضی سے جِسے چاہتے خلیفہ بنا لیتے

اور آپ ڈرا رہے ہیں کہ میں مسلمانوں کی قوت کو ٹکڑے کردونگا لیکن میں ایسا کرنے والا نہیں ہوں ۔''

اَنَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔

''میں مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں ،

فَاِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَمِیْرٍ فَاِنَّمَا اَنَا رَجُلٌ مِنْهُمْ ۔

'' جب مسلمان کسی کو خلیفہ بنالیں گے تو میں بھی مان لوں گا ''

خیال رہے کہ وہی ابن عمرؓ یعنی عبداللہ ابن عمرؓ ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے یزید کی بیعت کرلی تھی اور اسی چیز کو خارجی آجکل اچھال رہے ہیں اور بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں، جن کی تفصیل آگے آئے گی ۔

شمر کے چیلوں ـــــــ ابن زیاد کے ساتھیوں اور یزید کی صفائی کے گواہوں کا یہ کہنا کہ سوائے حضرت حسین اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تمام اہل مدینہ نے یزید کی بیعت کرلی تھی ـــــــ ان خارجیوں کا یہ مفروضہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے ـــــــ

اس لئے کہ ـــــــ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر مندرجہ ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں ، جن کا جواب نجدیوں اور خارجیوں کے ذمہ ہے !

خارجی جواب دیں !

۱: ـــــــ مدینہ منورہ میں یزید کے خلاف لڑنے والے کون تھے ۔؟

۲: ـــــــ یزید نے ان پر لشکر کشی کیوں کی ؟

۳: ـــــــ دس ہزار مہاجرین وانصار قتل کئے گئے ـــــــ کیوں ؟ سات سو حفاظ قرآن مجید شہید کئے گئے ـــــــ کیوں ؟ ـــــــ جو اہل مدینہ اتنی کثیر تعداد

میں شہید ہوئے، وہ یزید کے حامی تھے یا مخالف ؟

اگر حامی تھے تو قتل کیوں کئے گئے ــــ کس نے کئے ـ ثابت کرو ـ

اور اگر ــــ مخالف تھے ــــ اور یقیناً تھے ــــــــــــــ تو

پھر نجدیوں کا یہ کہنا کہ ــــــــــــ

سوائے حضرت حسین اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے سب اہلِ مدینہ نے یزید کی بیعت کرلی تھی، سراسر ضلالت و گمراہی ـ دھوکہ و فریب ـ غلط بیانی اور بکواس نہیں تو اور کیا ہے ؟ ـــ

جذب القلوب اردو ــــ صـــ ۴۰ شیخ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ـ

" ایک عورت مسلم بن عقبہ کے پاس فریاد لائی اور اپنے بیٹے کے متعلق جو کہ اس کی قید میں تھا، بہت گریہ زاری کی ــــ مسلم بن عقبہ نے حکم دیا کہ اس عورت کے لڑکے کو قید خانے سے باہر لایا جائے اور اس کی گردن کاٹ کر اسکا سر اس عورت کے ہاتھ میں دے دیا جائے ــ "

جذب القلوب صـــ ۴۱ :ـ " حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ تابعین کبار میں سے تھے، مسلم بن عقبہ کے پاس لائے گئے اور انہیں کہا گیا کہ یزید کی بیعت کرلو ــــــــ

انہوں نے فرمایا کہ ــــ میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت پر بیعت کی ـ مسلم بن عقبہ نے کہا کہ میں اس کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں ــ کسی نے اسی دوران کہدیا کہ یہ تو مجنون ہیں ــــــــــــ لہٰذا انہیں چھوڑ دیا گیا " ــــ

یزید کے حمائیتو! ـــــ بتاؤ ـــــ وہ لڑکا اور حضرت سعید بن المسیب رضؓ
جو کہ تابعین کبار میں سے تھے، مسلم بن عقبہ کے پاس لائے گئے اور اُن سے کہا گیا کہ
یزید کی بیعت کرلو! ـــــ

انہوں نے فرمایا کہ مَیں نے حضرت ابوبکر و عمر رضؓ کی سیرت پر بیعت کی۔
تو بتاؤ ـــ کیا وہ لڑکا اور حضرت سعید بن المسیب رضؓ بھی یزید کی بیعت کرچکے
تھے؟ ـــــ اگر یہ درست ہے تو پھر اسے قتل اور ان کے قتل کا حکم کیوں دیا؟
اور اگر انہوں نے بیعت نہیں کی تھی ـــ تو پھر تمہارا یہ مفروضہ کہ سب اہل
مدینہ نے بیعت کرلی تھی، جھوٹ اور بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔؟

جَذب القلوب صـ ۳۸ :۔ "حضرت عبداللہ بن عمرو بن حفص مخزومی
نے اپنی دستار اتار کر اعلان کیا کہ ـــــ مَیں نے خدا کے دشمن اور
دائم الخمر کی بیعت کو اپنے سے علیحدہ کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مطیع رحؒ
اور حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل رضؓ کو شہید کیا گیا ـــ اور ان کے ساتھ
اور ان کے سامنے ان کے سات بیٹوں کو بھی شہید کیا گیا۔"

یاد رہے کہ مسلم بن عقبہ کو "مسرف" بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس
ظالم و بدبخت نے قتل و غارت گری میں انتہا کر دی یعنی اسراف کیا ـــــ

جذب القلوب صـ ۴۲ :۔ "ایک شخص نے کہا کہ مَیں نے طریقہ ر
اطاعت میں بیعت کی، معصیت میں نہیں ـــــ اس ظالم نے
اس کی بھی گردن اُڑادی ـــ اس کا جُرم یہ تھا کہ اس نے اللہ
اور رسُول ؐ کی اطاعت کا نام لیا تھا ـــ جو یزید اور اس کے ظالم
اور ستمگر لشکریوں کو ہرگز قابلِ قبول نہیں تھی۔"

جذب القلوب کے صفحہ ۴۳ پر درج ہے کہ ـــــــــــ

" حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ کو دیکھا گیا کہ انکی داڑھی مبارک کے تمام بال نہیں ہیں، ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی یہ حالت کیونکر ہوئی؟ فرمایا مجھ پر اہلِ شام نے ظلم کیا ہے کہ واقعۂ حرّہ کے دن ایک گروہ میرے گھر میں گھس آیا اور گھر کا تمام سامان لوٹ کر لے گیا ـــــ اس کے بعد ایک اور جماعت آئی، گھر میں کوئی چیز نہ پائی تو ان لوگوں نے غصّہ و قہر کی آگ شعلہ زن کی ـــــ کہنے لگے شیخ کو بلاؤ ـــــ اور پھر میری داڑھی کا ایک ایک بال اکھیڑنا شروع کیا۔ "

پاکستان کے بجدیو ـــــ خارجیو ـــــ اور یزید کے لشکریو! ـــــ
یہ ہے تمہارا مومنِ کامل ـــ سیدالشی جنتی ـــ اور امیرالمومنین ـــ یزید



مسلم بن عقبہ کا انجام

وہ قریشی جو یزید کی بیعت سے انکار کر کے قتل ہو گیا تھا اور جس کا سر اس کی ماں کے حوالے کیا گیا تھا ۔ اس کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ اگر کبھی میں قدرت پاؤں گی تو "مسرف" یعنی مسلم بن عقبہ کو زندہ یا مردہ جلا کر چھوڑوں گی ۔

جب وہ ظالم و بدبخت مر گیا تو اس قریشی خاتون نے اپنے چند غلاموں کو ساتھ لیا اور اسکی قبر پر گئی تاکہ اس کو قبر سے نکال کر اپنی قسم پوری کرے ــــ لیکن جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو انہوں نے دیکھا کہ ایک ہیبت ناک اژدہا ظالم مسلم بن عقبہ کی گردن سے لپٹا ہوا تھا اور اس کی ناک کی ہڈی میں منہ ڈالے اس کو بھنبھوڑ رہا تھا یہ سب لوگ یہ حالت دیکھ کر ڈر گئے اور اس عورت سے کہا کہ قدرت خود اس ظالم کو سزا دے رہی ہے ، اب تو اس کو کیا سزا دیگی اپنے انتقام سے درگذر کر ۔

لیکن عورت نے سوچا ــــ نہیں میں قسم کھائی ہے ، پھر اس عورت نے کہا کہ اسے پاؤں کی طرف سے نکالو ــــ وہاں پر بھی ایک اژدہا اسی طریقہ پر لپٹا ہوا تھا ــــ

اس خاتون نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی ! ــــ

اے الہٰ العالمین ! ــــ مسلم بن عقبہ پر حق تیری رضامندی کے لئے ہے ، مجھے قدرت اور موقعہ عطا فرما تاکہ میں اس ظالم و ستمگر کو قبر سے نکال کر جلاؤں ــــ اس کے بعد ایک لکڑی لے کر سانپ کی دم پہ ماری ۔ وہ ایک

طرف ہٹ گیا ـــ اور اسے قبر سے نکالا گیا ـــ

وَاقدیؒ ـــ کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اس ظالم کو دار پر لٹکا دیا ـــ اور لوگ اس کی لاش کو سنگسار کرتے رہے ـــ

حضرات گرامی! ـــ جب یزید کے ایک گورنر اور سپہ سالار کا انجام اور اس کی عبرتناک سزا دنیا میں یہ ہے تو پھر یزید ملعون کا حال کیا ہوگا ـــ جبکہ اس کے اپنے بیٹے معاویہ نے کہا ہے کہ میرے باپ کو بداعمالیوں کے باعث قبر میں عذاب ہو رہا ہے ـــ

شیخ عبدالحق محدثؒ کی تصریحات و تشریحات

قارئین کرام! ـــ یہ تصریحات و تشریحات، حضرت شیخ محقق و محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہیں جن کی تحقیق کے مقابلہ میں پاکستان کے کسی نجدی، خارجی اور کسی بے ادب و گستاخ مولوی کی تحقیق کو خاک کے ذرّے کے برابر نہیں سمجھتا۔

سوال ۲ : "رشید ابن رشید" کا مصنف ابویزید محمد دین بٹ اپنی کتاب میں یزید کی خلافت ـــ اس کی پارسائی ـــ پاک دامنی اور صفائی اور اس کے متقی اور پیدائشی جنتی ہونے کی یہ دلیل پیش کرتا ہے ـــ کہ

چونکہ یزید اسلام کے اکابرین کا رشتہ دار تھا اور کاتبِ وحی کا بیٹا ہونے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کا بیٹا بھی تھا اور ام المومنین حضرت حبیبہؓ کا حقیقی بھتیجا اور سیدنا عمر فاروقؓ کی پوتی کا داماد تھا ـــ اس لئے وہ بہت ہی نیک اور پارسا۔ خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی تھا۔

جواب :ـــ میں کہتا ہوں کہ یزید کی یہ تمام رشتہ داریاں درست ـــ مگر

سوال یہ ہے کہ کیا کسی انسان کی صرف اکابرینِ اسلام سے رشتہ داری اس کے لئے ذریعۂ نجات بن سکتی ہے ؟

اس کا جواب نفی میں ہے !

اسلیئے کہ اگر اکابرینِ اسلام اور بزرگانِ دین سے رشتہ داری کسی انسان کے لئے وسیلۂ نجات ہوسکتی تو پھر حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان ہرگز طوفانی لہروں میں غرق نہ ہوتا ——

یہ خارجی ٹولہ تو یزید کو صحابیٔ رسولؐ کا فرزند کہکر اُسے جنتی بنانے کی کوشش کر رہا ہے —— مگر کنعان تو ایک جلیل القدر پیغمبرِ خدا کا بیٹا ہے مگر پھر بھی یہ خونی رشتہ اس کے کام کیوں نہ آیا ؟ ——

تو جب ایک عظیم نبی کا خونی رشتہ اس کے بیٹے کے لیئے ذریعۂ نجات نہ بن سکا —— تو یزید ملعون کیا شے ہے اور اکابرینِ اسلام سے اس کی رشتہ داریاں اس کے لئے کیسے فائدہ مند ہوسکتی ہے ؟ —— اور

پھر شمرِ لعین بھی تو حضرت امام حسین علیہ السلام کا رشتہ دار تھا —— وہ اسطرح کہ شمر کی حقیقی پھوپی ، اُم البنین بنتِ حرام ، امیر المومنین ، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے نکاح میں تھیں جن کے بطن سے چار لڑکے ، عباس - عبداللہ - جعفر اور عثمان پیدا ہوئے ——

اسطرح شمر اُن کے واسطہ سے حضرت امام عالی مقام کا پھوپھیرا بھائی تھا - اور کربلا کے حق و باطل کے خونین معرکہ میں شمر نے ابنِ زیاد سے ان چاروں کیلئے امان بھی طلب کی تھی جو منظور بھی کرلی گئی تھی —— اور پھر شمر نے چاروں کو کو مخاطب ہوکر کہا تھا کہ —— تم میرے بھائی ہو ، میری طرف

آجاؤ۔ تمہیں امان دے دی جائے گی ——— نگران

چاروں نے اس بات کو واضح طور پر ردّ کر دیا تھا اور جواب دیا تھا کہ :—

او لعین! تیرے پاس ہمارے لیئے امان ہے — مگر نواسۂ رسول ؐ کیلئے کوئی امان نہیں — اور ہم اپنی گردنیں تو کٹوا دیں گے لیکن حق کے امام کا ساتھ نہ چھوڑیں گے ——— اور بالآخر وہ چاروں شہید ہو گئے۔!—

سوال ۳ :- کیا ایک نیک رات ہی رات میں فاسق ہو گیا— کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص اپنی عمر کے ۳۸ سال تک تو نیک رہے — پارسا ہو— اور متّقی رہا ہو، اور پھر جب وہ خلیفہ بن گیا تو عشرہ یا پندرہ و بیس روز یا ایک دو ماہ میں ایسا بدل گیا کہ اب لوگ اسے ملعون کہتے ہیں ؟ -

جواب :— پاکستان کے خارجی چاہے جتنا بھی زور لگالیں اور چاہے جتنی بھی دلیلیں اور تاویلیں کر لیں وہ تاریخ کی بھٹی کو ٹھنڈا نہیں کر سکتے اور تاریخ کی بھٹی قوم اور افراد کے کردار کو واضح طور پر کھرا اور کھوٹا کر کے اپنے صفحات پر محفوظ کر لیتی ہے — اس کے بعد اسے تبدیل کرنا وقت اور زمانے کے بس میں نہیں رہتا۔

لٰہذا——— اب یہ نجدی و خارجی چاہے جتنا زور لگالیں، وہ ان تاریخی حقائق کو تبدیل نہیں کر سکتے اور اپنے زانی و شرابی ،عیاش و بدمعاش ، فاسق و فاجر ، امیر المومنین یزید کو سید الشّی جنتی بنانے کی بھرپور کوشش بھی کر لیں مگر بالآخر انہیں ناکامی و بدنامی کا سامنا کرنے کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔

اسلیئے کہ مدینہ منوّرہ کے منافقین بھی تو نمازی تھے ——— سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں پڑھتے تھے ——— روزے بھی رکھتے تھے اور کلمہ بھی پڑھتے تھے اور نبوّت و رسالت کی گواہی بھی دیتے تھے ——— مگر! ان تمام

فرائض کی ادائیگی کے باوجود ـــــ اللہ کریم نے قرآن پاک میں ان کے مومنانہ کردار کو یکسر ردّ کر کے ان کے مومن نہ ہونے کا واشگاف اور واضح اعلان فرمادیا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ

اگر ـــــ نمازیوں ـــ حاجیوں ـ روزہ داروں اور نبیؐ کے پیچھے عبادت کرنے والوں کو ان کی منافقت کی وجہ سے قرآن پاک انہیں مومن تسلیم نہیں کرتا تو ـــــــــــــــ۔

یزید لعین تو شرابی و زانی، فاسق و فاجر، عیاش و بدمعاش، ظالم و جابر ہونے کے ساتھ ساتھ بے نمازی بھی تھا ـــــــــــــــ اور پھر کیا شیطان نے ستّر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کی تھی اور کیا ـــ اُس نے چالیس ہزار سال تک بیت المعمور کے حج نہیں کئے تھے؟ اور کیا یہ حقیقت نہیں کہ زمین کا کوئی چپّہ ایسا نہیں جہاں شیطان نے سجدہ نہ کیا ہو؟ ـــــ مگر ـــــ یہ سب کچھ کرنے کے باوجود بھی وہ قیامت تک کے لئے بارگاہِ الہٰی سے راندہ گیا اور اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا گیا ـــــــ

ایسا کیوں ہوا؟ ـــــــــ

صرف اسلئے کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی خلافتِ حقّہ کو تسلیم نہیں کیا تھا اور ـــــــ اللہ کریم کے خلیفۂ برحق کا احترام نہیں کیا تھا۔

یہ خارجی لوگ تو اس بات پر حیران ہیں کہ ایک انسان ۳۸ سال تک نیک رہنے کے بعد ایک ماہ یا پندرہ بیس روز میں یا رات ہی رات میں بُرا کیسے بن گیا ـــــــــــــــ مگر میں کہتا ہوں کہ ایک ماہ یا ایک رات

دِن تو ایک مُدّت ہے ۔ ایک عرصہ اور ایک وقت ہے ــــــ مگر یہاں تو ستر۷۰ ہزار برس کی عبادت اور چالیس۴۰ ہزار سال کے بیت المعمور کے حج کرنے والا ابلیس لعین ایک لمحہ کے اندر ملعون بن گیا ــــــ

سوال ۴ :ــــ بخاری شریف ۔ جلد ا صفحہ ۴۱۰

حضرت اُم حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ :ــــــ

مَیں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ۔ آپؐ نے فرمایا :۔

اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا ــــ

قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ ــــ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَنَا فِیْھِمْ

قَالَ اَنْتِ فِیْھِمْ ــــــــــــ کہ

" میری اُمّت میں جو سب سے پہلے دریائی جنگ کریں گے ، اُن کے لئے جنّت واجب ہے "ـــــ

اُمّ حرامؓ فرماتی ہیں کہ ـــــ

مَیں نے عرض کیا ! یا رسُول اللہ علیہ وسلم مَیں بھی انہی میں سے ہُوں تو رسُول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تو بھی انہی میں سے ہے ۔"

اُمّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیٔ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا :ــــــــــــ

اَوَّلُ جَیْشٍ مِنْ اُمَّتِیْ یَغْزُوْنَ مَدِیْنَۃَ قَیْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ

ترجمہ :۔ " میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے پایۂ تخت میں جنگ کریگا وہ بھی مغفور ہوگا یعنی بخشا ہُوا ہوگا "ـــ

اُمِّ حرامؓ نے عرض کی :۔۔۔۔

اَنَا فِیْھِمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ قَالَ لَا۔ کہ

" میں بھی اُن میں سے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ، نہیں "

خارجی ٹولہ اس حدیث پاک پر ناز کرتے ہوئے یزید کو پیدائشی جنتی کہتا ہے ۔۔۔ کیونکہ یزید اس اسلامی لشکر میں شامل تھا لہٰذا وہ جنتی ہے بخشا ہُوا ہے اور قطعیت کے ساتھ نجات یافتہ ہے ۔۔۔۔ اسلئے کہ خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کی بخشش کی پیشگوئی فرمادی ہے۔

جواب :۔۔۔ بخاری شریف کی یہ حدیث پاک کئی طرح سے اور مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے ۔۔۔ مثلاً بخاری شریف کے صہ ۴۰۳ پر جلد اول میں یوں درج ہے ۔۔۔ اور ۔۔۔ اس کے کئی جواب ہیں ۔۔۔

جواب ۱ :۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔۔۔۔

سَمِعْتُ اَنَسًا ۔۔۔۔ کہ

" میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا "

وہ فرماتے ہیں :۔۔۔۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی بِنْتِ مِلْحَانَ ۔۔ کہ

ایک دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنت ملحان ۔ یعنی اُمِّ حرامؓ کے ہاں تشریف لے گئے اور تکیہ لگا کر آرام فرمانے لگے ۔ اور پھر بیدار ہوئے اور اسی حالت میں فرمایا کہ ثُمَّ ضَحِکَ آپؐ مسکرا رہے تھے ، ہنس بھی رہے تھے :۔۔۔۔

فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)۔
فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ "میری امت کے لوگ اللہ کی راہ میں بحر اخضر میں جہاد کریں گے ـــــ اور وہ تخت و تاج کے وارث ہوں گے۔"

اُمِّ حرام رضؓ نے عرض کی ـــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ـــ
اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ۔

حضورؐ! دعا فرمائیے میں بھی ان میں سے ہو جاؤں ـــــ

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ـ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پھر لیٹ گئے ـــ پھر بیدار ہوئے ـــ اور تبسم فرمایا ـــ

اُمِّ حرام رضؓ نے پھر وہی پوچھا جو پہلے عرض کیا تھا ـــــ

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا ـــــ

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے! ـــــ

قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِيْنَ ـــــ کہ

"اے اُمِّ حرام تو پہلے لشکر میں سے ہے، آخر والے میں نہیں"

جواب ۲:۔ بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اُمِّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں رونق افروز ہوئے ـــــ اور کھانا تناول فرما کر آرام فرمانے لگے ـــ پھر بیدار ہوئے اسی حالت میں آپؐ نے فرمایا جبکہ آپ تبسّم بھی فرما رہے تھے۔

اُمِّ حرام رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہنسنے کا سبب دریافت فرمایا ـ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے کے سبب سے نوازیں! ـــ

نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں وہی فرمایا ـــــ جو پہلے فرمایا تھا ـ
اُمِّ حرام رضؓ نے پھر درخواست کی ـــــ کہ میں بھی ان غازیوں اور مجاھدوں میں شامل ہو کر مغفرت کی حق دار بن جاؤں !ـــــ

قَالَ ـــــ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ ـ

رحمتِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! ـ "تو پہلے لشکر میں سے ہے ـ"

فَرَکِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فَصُرِعَتْہٗ عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ ۵

ترجمہ :ـ "پس پھر وہ یعنی اُمِّ حرام رضیَ اللہ تعالیٰ عنہا حضرت امیر معاویہ رضؓ عنہٗ کے زمانے میں لشکرِ اسلام کے ہمراہ سوار ہو کر گئیں اور ایک دن دریا سے نکلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گئیں ـ"

رسولِ کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت کے وہ غازی مجاھد مجھ پر پیش کئے گئے ـ جو دریاؤں میں اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ـ

فرماتی ہیں : ـــــ

فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اُدْعُ اللّٰہَ یَجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ ـــ فَدَعَا لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) ـــــــــــ کہ

" میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمادیں کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں ـ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی ـ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سرِ اقدس حضرتِ اُمِّ حرام رضؓ کی آغوش میں رکھ کر سو گئے !"

ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ ۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیدار ہُوئے آپؐ مسکرا رہے تھے" ۔

جواب :۔۔۔۔ بخاری شریف کی ان احادیثِ مبارکہ کی اسناد پر بحث کی جائے تو ان میں سے کوئی حدیث بھی پایۂ صحت کو نہیں پہنچتی ۔ اسلئے کہ ان احادیث کے کُل پانچ راوی ہیں :۔۔۔۔

۱:۔۔۔ اسحٰق بن یزید بن ابراھیم دمشقی ۔

۲:۔۔۔ یحییٰ بن حمزہ دمشقی ۔

۳:۔۔۔ ثور بن یزید حمصی ۔

۴:۔۔۔ خالد بن معدان ۔

۵:۔۔۔ عمیر بن الاسود العَلِسیّ ۔

ان میں سے دو دمشقی ہیں اور تین حمصی ۔ ان راویوں میں سے کون مجہُول ہے اور کون ضعیف ، کس کی بات قابل اعتماد ہے اور کس کی غیر معتمد ، یہ ایک لمبی بحث ہے ، جس سے میں قصداً گریز کرتے ہوئے صرف "مَغفُورٌ لَهُم" والی حدیث کے ہی صحیح معانی و مطالب پیش کروں گا ، ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تاکہ محبّانِ اہلبیت کو پتہ چل جائے کہ ۔۔۔۔ مودودیوں ۔ دیوبندیوں وہابیوں اور خارجیوں کو جس حدیث پر بڑا ناز ہے اور جس کی بناء پر یہ اہلِ بَیت اور آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن لوگ یزید جیسے زانی و شرابی ، عیاش و بدمعاش ۔ قاتل و ظالم اور فاسق و فاجر ، انسان کو مردِ مومن ۔ سیدالنشی جنتی اور امیر المومنین سمجھتے ہیں ۔۔۔۔

اس حدیث پاک کی اصلیت کیا ہے ؟ اور کیا یزید مَغفُورٌ لَهُم میں شامل ہو گیا ہے یا کہ نہیں ؟ کیا ایسا ملحد و بے دین اور باطل پرست اور شریعت مصطفےٰ صلی

اللہ علیہ وسلم کا باغی مغفرت کا مستحق ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ ــــــ

اس میں کوئی شک نہیں کہ ــــــــــــــ

نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پہلا اسلام کا لشکر قسطنطنیہ کو فتح کریگا وہ بخشا ہُوا ہوگا ــــــ لیکن

اسلام کے جس لشکر کے متعلق امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کی پیشین گوئی اور خوشخبری سنائی تھی، یزید اس لشکر میں ہرگز ہرگز شریک نہیں تھا۔

کیونکہ، اسلام کا وہ لشکر جو قسطنطنیہ پر پہلے حملہ آور ہُوا تھا، وہ ۴۲ سنہ ہجری کا واقعہ ہے اور اس لشکر کے قائد اور امیر و سپہ سالار خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہُ تھے ــــــــــــ اور

جس لشکر کا سپہ سالار یزید تھا۔ وہ لشکر دوسرا تھا، جیساکہ البدایہ والنہایہ۔ جلد ۸ صـ ۲۲۹ میں ہے ــــــــ

جواب ۴ :- ثُمَّ کَانَ اَمِیْرُالثَّانِیْ اِبْنُہٗ یَزِیْدُ۔ وَھُوَ جَیْشٌ ثَانٍ۔ کہ " پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا یزید، دوسرے اسلامی لشکر کا امیر اور سپہ سالار تھا۔ اور اگر بفرضِ محال یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ یزید پہلے لشکر کا امیر تھا تو اس کی حقیقت کچھ اسطرح ہے ــــــ

تاریخ الکامل الابن اثیر :ــــ لٰکِنَّہٗ غَزَاھَا مَکْرُوْھًا۔ کہ

یزید مجبوری کی وجہ سے اور بکردہ طریقہ سے اس لشکر میں شریک ہُوا تھا۔ اور جب لشکر تیار ہو رہا تھا تو یزید حسین وجمیل جوان لڑکی کے ساتھ خیمہ میں رنگ رلیاں منا رہا تھا ــــــــــ

تاریخ ابن خلدون صـ ۱۰ یزید اوّل لشکر میں نہیں، دوسرے لشکر میں شریک ہوا تھا۔

جواب ۵ :۔ قسطنطیہ پر حملہ کرنے والی پانچ جماعتیں ہیں ۔

اول :۔۔۔۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

دوم :۔۔۔۔ یزیدی جماعت ۔

سوم :۔۔۔۔ مسلمہ بن عبد الملک ۔

چہارم :۔۔۔۔ ہارون رشید مہدی ۔

پنجم :۔۔۔۔ سلطان محمدؒ فاتح قسطنطیہ ۔

بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۴۱۰ حاشیہ پر ان پانچ کے علاوہ دو اور کے نام درج ہیں ۔ تعقبہ ابن التین وابن المنیر ۔۔۔۔۔

اس طرح قسطنطیہ پر حملہ کرنے والی جماعتیں سات ہوئیں ، لیکن سلطان محمدؒ فاتح قسطنطیہ کے سوا اور کوئی جماعت بھی اسے فتح نہ کر سکی ۔۔۔۔۔ اور مغفرت کی پیشین گوئی اور خوشخبری فاتح لشکر کے لئے ہے نہ کہ ناکام لوٹنے والے کیلئے ۔

جواب ۶ :۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۱۰ کے حاشیہ پر اس حدیث پاک کے تحت فتح الباری اور قسطلانی کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔۔۔۔۔ کہ

اوّل لشکر یزید ہی لے کر گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ مغفرت و بخشش کا باعث و مستحق نہیں ہو سکتا ۔۔۔۔۔ کیوں ؟

اس لئے کہ ۔۔۔۔۔

اِنَّ قَوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَغْفُوْرٌ لَّھُمْ مَشْرُوْطٌ بِاَنْ یَکُوْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْمَغْفِرَۃِ حَتّٰی لَوِارْتَدَّ اَحَدٌ مَنْ غَزَاھَا بَعْدَ ذَالِکَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ ذَالِکَ الْعُمُوْمِ ۔ کہ

" نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت والا فرمانِ مبارک

مشروط ہے کہ مغفرت و بخشش اس کے لئے ہے جو اس کا اہل ہے یہاں تک کہ اگر کوئی اس کے بعد مرتد ہو جائے تو وہ اس مغفرت والی پیشگوئی میں داخل نہ ہوگا۔"

فَدَلَّ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ مَغْفُوْرٌ لِمَنْ وُجِدَ شَرْطُ الْمَغْفِرَۃِ۔ کہ "مغفور لھم شرط کے ساتھ مشروط ہے ___ اور اہلِ علم کا قاعدہ ہے علم الکلام ___ علم الصرف اور علم النحو کا قاعدہ یہ ہے :___

اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ ___ کہ

"جب شرط فوت ہو جائے تو مشروط خود بخود فوت ہو جاتا ہے یعنی جب شرط نہ رہے تو مشروط بھی نہیں رہتا۔"

اور ___ یزید کا شرابی و زانی ہونا ___ عیاش و بدمعاش ہونا ___ سوتیلی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں سے ہمبستری کرنا ___ مدینہ منورہ پر حملہ کرنا ___ مسجد نبوی گھوڑے باندھنا ___ مسلمانوں کا قتلِ عام کرنا ___ خانہ کعبہ کے غلاف کو جلانا ___ اس پر پتھروں اور تیروں کی بارش کرنا ___ حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرنا۔ اہل بیت کے خیام کو آگ لگانا ___ پھر آیت تطہیر کی وارث پاک بیبیوں کا قیدی بنا کر شام کے بازاروں میں پھرانا اور فاحشہ عورتوں سے گانے سننا اور تارکِ نماز ہونا، کیا ان عیاشیوں۔ فحاشیوں اور بدمعاشیوں کے باعث مغفرت کی شرط رہی یا نہ؟ ___

اگر رہتی ہے تو خارجی ٹولہ ثابت کرے! ___

اور اگر نہیں ___ اور یقیناً نہیں تو پھر شرط فوت ہو جانے کے سبب یزید مغفرت کی خوشخبری پانے والوں میں کیسے شامل ہو سکتا ہے ___

جواب ۷ عمدۃ القاری شرح بخاری عینی جلد ۱۴ صـ ۱۹۹

امام بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ۔ ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت ایوب انصاری رضوان اللہ علیہم اجمعین یزید کی قیادت میں قیصرِ روم یعنی قسطنطیہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔

یہ غلط ہے ـــــــــــ

اسلئے کہ ـــ صحابۂ کرام کی یہ مقدس جماعت حضرت سفیان بن عوف رضی اللہ تعالےٰ کی قیادت میں گئی تھی ـــــــــــ

اَنَّ هٰؤُلَآءِ السَّادَاتِ مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوْا مَعَ سُفْيَانَ هٰذَا وَلَمْ يَكُوْنُوْا مَعَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ لِاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اَهْلًا اَنْ يَكُوْنَ هٰؤُلَآءِ السَّادَاتُ فِيْ خِدْمَتِهٖ ـ

اسلئے ـــــ کہ "یہ اکابر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، حضرت سفیان بن عوف کی قیادت میں گئے تھے اور یہ حضرات یزید ابن معاویہ کے ساتھ نہیں تھے ـــ کیوں؟ ـــــــ

اسلئے ـ کہ یزید اس کا اہل ہی نہ تھا ـــ اور پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ ایسے اکابر صحابہ کرامؓ ایک بازاری غنڈے کی قیادت قبول کر لیتے۔ ـــــ اور ایک عیاش لونڈے کی خدمت میں رہتے ـ"

جواب ۸ بخاری شریف جلد اول صـ ۳۹۱ ـــــ اس حدیث مبارکہ سے یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آجاتی ہے اور پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ یزید قسطنطیہ پر حملہ کرنے والے پہلے لشکرِ اسلام میں شامل نہیں تھا ـــــــ

اسلئے کہ اُمِ حرامؓ نے جب بارگاہِ رسالتؐ میں عرض کی کہ میرے لیئے دعا فرمائیں

کہ میں بھی اس لشکرِ مغفور میں داخل ہو جاؤں تو ــــــــــــ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ــــــــ

اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ ــــــــ کہ

"تو پہلے لشکر میں سے ہے" ــــــــــ

تو پھر۔ فَرَکِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رض۔

"وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پہلے لشکرِ اسلام کے ساتھ گئیں تھیں" ــــــــ

جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں گیا تھا یا حضرت سفیان بن عوف رض کی سپہ سالاری میں ــ!

جواب ۹:۔ حدیث کا جواب حدیث سے ! ــــــ

مشکوٰۃ شریف ص۲۲۳ ۔ کتاب المناسک ــــ مسند احمد کے حوالہ سے ۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ ــــــ کہ

" جب تو کسی حاجی سے ملے تو اُسے سلام کہہ اور اس سے مصافحہ کر! اور گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنی بخشش کی درخواست کر ۔ اسلئے کہ وہ مغفور ہے یعنی بخشا ہوا ہے اور مغفرت یافتہ ہے"۔

اس حدیث مبارکہ کے پیشِ نظر اب یزید کی صفائی کے گواہ ، خارجی ٹولہ ، اور اہلبیت کے دشمن مجھے بتائیں کہ حج مبارک کرنے کے بعد اگر کوئی حاجی زانی و شرابی فاسق و فاجر ۔ عیاش و بدمعاش ۔ ظالم و قاتل اور شریعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا باغی ہو جائے تو کیا پھر بھی وہ "مغفورٌ لَہٗ" میں داخل رہے گا ۔ ؟

اگر جواب ہاں میں ہے تو دلائل سے ثابت کرو ـــــ اور اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو پھر یزید جیسا عیاش ۔ قاتل ۔ ظالم اور دین کا باغی مغفورٌ لھم والی جماعت میں کیسے داخل ہو سکتا ہے ؟ ـــــ

حضراتِ گرامی ! ـــــ

یہ ہیں "مغفورٌ لھم" والی حدیث مبارکہ کے حقائق اور معانی و مطالب اور ـــ اس کے جواب ! ـــــ

جس پر پاکستان کے خارجیوں کو بڑا ناز ہے اور اسی حدیث پاک کے بل بوتے پر یزید کو پیدائشی جنتی ۔ مردِ مومن ۔ امیر المومنین ۔ خلیفہ برحق ۔ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل سے بری الذمہ سمجھتے ہیں اور اپنی تقریروں اور تحریروں سے مسلمانوں کو ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں دھکیلتے رہتے ہیں ۔

مغفورٌ لہم والی حدیث کا موازنہ

سوال نمبر ۵ : ـــــ مغفورٌ لہم والی حدیث ـــــ اصحاب بدر کی طرح ہے ، اس لئے کہ ان کے بھی حقائق ہیں ـــــ

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ ـــــ کہ

" اس کے بعد تم چاہے جو کچھ بھی کرو ، بیشک میں نے تمہیں بخش دیا ہے "۔

اس بے مقصد سے الفاظ کے بھی کئی جواب ہیں ! ـــــ

جواب نمبر ۱ :ـ حدیث کے الفاظ اور معانی میں بڑا فرق ہے ـــ قیصرِ روم والی حدیث میں "مغفورٌ لہم" ہے اور بدر والی حدیث میں "غَفَرْتُ لَکُمْ" ہے ۔

جواب ۲ :- روم والی حدیث قدسی نہیں ۔ لیکن بدر والی حدیث قدسی ہے ۔

جواب ۳ :- اہلِ بدر کے لئے مغفرت کی بشارت سے پہلے اعملوا مَا شِئۡتُمۡ ہے اور قیصرِ رُوم والی حدیث میں ایسا نہیں ہے ۔

جواب ۴ :- اہلِ بدر کے لئے مغفرت کی بشارت، خطاب کے ساتھ ہے اور قسطنطیہ والی حدیث خطاب کے ساتھ نہیں ہے ۔ یعنی وہ غائب کیلئے ہے اور یہ حاضر کے لئے ——

جواب ۵ :- بدر والی جماعت پر تمام محدثین و مفسرین اور مورخین کا اتفاق ہے اور سب جانتے کہ مقدس جماعت کے امیر و سپہ سالار اور قائد خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ —— لیکن ——

قیصرِ رُوم والی جماعت پر ابھی تک اتفاق نہیں ہوا کہ وہ جماعت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ والی ہے یا یزید والی ہے ——

جواب ۶ :- اصحاب بدر —— اس جہاد کے بعد جو بھی چاہیں کریں، ان کی بخشش و مغفرت میں کوئی فرق نہیں آئے گا —— لیکن قسطنطیہ والی جماعت میں سے اگر کوئی شخص اس کے بعد مُرتد ہو جائے یا کسی گناہ و معصیت کا مرتکب و شکار ہو جائے تو مغفور لہم میں شامل نہیں رہے گا ۔

جواب ۷ :- مدرسۂ دیوبند سے پہلے کسی نے یزید کو امیر المومنین ۔ سید الشی جنتی اور خلیفۂ برحق اور امامِ عالیمقام کے قتل اور واقعاتِ کربلا سے بُری الذمہ نہیں کیا ۔ اگر کسی نے کہا ہے تو پاکستان کے دیوبندی مولوی ثابت کریں —— اور اگر کسی نے نہیں کہا —— اور یقیناً نہیں کہا تو پھر یہ لوگ کیوں ایک زانی و شرابی ۔ عیاش و بدمعاش ۔ ظالم و قاتل اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کی حمایت

کرتے ہیں اور اس کی صفائی دیتے ہیں اور اُسے امیرالمومنین، امامِ برحق اور سیدِالشیٔی جنّتی کہتے ہیں ــــــــــ

جواب ۸ :۔ ہمارے اکابرین، محدّثین و مفسّرین، شارحین و مؤرخین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ہمارے حق گو، حق بین و حق شناس اور حق پرست علماءِ کرام اور اولیاءِ عظام آجکل کے بےادب و گستاخ مولویوں سے مغفورٌ لہم والی حدیث کو اچھی طرح سمجھتے، جانتے اور اس کے معانی و مطالب کو پہچانتے تھے اور ان کے سامنے بھی یہ حدیثِ پاک تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ حضرات یزید کو کافر و لعنتی اور جہنمی کہتے رہے جن میں ــــــــــ

امام احمد بن حنبل۔ امام ابن جوزی محدّث۔ عمر بن عبد العزیز۔ امام جلال الدین سیوطی۔ علامہ سعد الدین تفتازانی۔ قاضی ابو یعلی۔ علامہ ابنِ کثیر۔ علامہ ابن اثیر۔ خواجہ حسن بصری۔ شیخ عبد القادر جیلانی المعروف غوث الاعظم۔ عبد اللہ بن عمر۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی۔ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان مجدّد دین و ملّت۔ بو علی شاہ قلندر داتا گنج بخش علی ہجویری۔ شیخ عبد الحق محدث و محقق دہلوی، شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ فتویٰ گولڑہ شریف۔ فتویٰ جامعہ رضویہ فیصل آباد شیخ القرآن مولانا عبد الغفور صاحب ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ محمد اقبال مرحوم شامل ہیں ــــــــــ

چنانچہ ــ حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ع

بہر دُنیا آں یزید نا خلف
دینِ خود کردہ برائے آں تلف

کہ۔ اس نالائق یزید نے دُنیا کے بدلے اپنے دین کو برباد کیا ــــ اور

ع ــــ زالِ دُنیا چوں در آمد نکاح
کرد بر خود خونِ آں سیّد مُباح

کہ ــــ دُنیا کی بوڑھیاں جب اس کے نکاح میں آئیں۔ تو اُس نے سیّد یعنی حضرت امام حسینؑ علیہ السّلام کے خون کو اپنے اوُپر حلال کرلیا ــــ

قارئین حضرات! ــــ یہ مردِ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا یزید پلید کے متعلق عقیدہ ہے، جن کی زندگی کا ہر لمحہ یادِ خداوندی میں گزرا تھا۔ اور ــ جن کے دِل میں عشقِ رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن تھا، اور جِن کی نگاہوں میں حُسنِ یار کے جلوے تھے، جنھوں نے اپنے دستِ مبارک سے سرہند شریف کی بنیاد ــــ اور

جن کے جلالِ ولایت اور تصرّفِ فقر کے متعلق اقبال مرحوم کہتا ہے:۔

"ہندوستان کے مشہور اور نامور حکمران علاؤالدین خلجیؒ کا گورنر پانی پت کے بازار سے پوری شان و شوکت سے گزر رہا ہے۔ کہ حضرت بُوعلی قلندرؒ کا ایک ملنگ بھی بازار سے سبزی خرید رہا تھا۔ ہٹو بچو، باادب ــ باملاحظہ ہوشیار کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں کہ گورنر کی سواری آرہی ہے۔ لوگ اِدھر اُدھر ہوگئے اور راستہ صاف ہوگیا۔ لیکن بُوعلی قلندرؒ کے ملنگ نے کچھ پرواہ نہ کی۔ اسلئے کہ وہ کیا جانے کہ گورنر کون ہوتا ہے۔

گورنر نے بُوعلی قلندرؒ کے ملنگ و مُرید کے بدن پر ہنٹر مار دیا۔

ملنگ روتا ہُوا اپنے مُرشد پاک حضرت بو علی قلندرؒ کی خدمت میں حاضر ہو گیا ؎

در حضورِ بُو علی فریاد کرد
اشک از زندان چشم آزاد کرد

مُرشد بُو علی قلندرؒ نے کاتب کو بلوا کر ہندوستان کے شہنشاہ اور تاجدار علاؤ الدین خلجیؒ کو خط لکھا ؏

باز گیر ایں عاملِ بد گوہرے
ورنہ بخشم ملکِ تو با دیگرے ــــــ کہ

"اس بدکردار اور بداخلاق گورنر کو فوراً معزول کردو۔ ورنہ تمہاری حکومت و بادشاہت کسی اور کے حوالے کر دی جائے گی۔"

جونہی یہ خط علاؤ الدین خلجی نے پڑھا۔ اس نے خود قلندرؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے معافی طلب کی اور گورنر کو معزول کر دیا ــــــ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا نظریہ

سوال ۶ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق والوں کا ساتھ دیا تھا ــ لہٰذا یہ ثابت ہُوا کہ وہ یزید کو نیک اور متقی اور امیر المومنین سمجھتے تھے ۔؟

جواب ۱ :ــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ کے متعلق تو پتہ نہیں کہ کہاں تھے کہ انہوں نے اہل عراق کا ساتھ دیا ــــــــــــ البتہ! بخاری شریف میں اہل عراق کے متعلق ان کا نظریہ اور عقیدہ ضرور ملتا ہے ۔ مثلاً ــ بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۵۳ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے کسی نے دریافت کیا یعنی ایک مسئلہ پوچھا ! ــــ اَحَسِبْتُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ ــــ کہ

کیا مکھی کو مارنا جائز ہے یا۔ ناجائز۔؟

تو ــــ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے تعجّب سے اور حیران ہو کر فرمایا:۔

اَھْلُ الْعِرَاقِ یَسْئَالُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ــــ کہ

" اہل عراق، مکھی کے قتل کے جائز و ناجائز ہونے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لختِ جگر، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا جن کے متعلق نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبانِ رسالتؐ سے فرمایا ہے کہ حسنؓ و حسینؓ میرے لئے دو پھول ہیں۔"

اس روایت سے مندرجہ ذیل حقائق کی نشاندھی ہوتی ہے۔

۱: ــــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل عراق، اسلام کے باغی تھے۔ اگر وہ باغی نہ ہوتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خاموشی سے مسئلہ سمجھا دیتے۔

۲: ــــ یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہؓ نے عراق والوں کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ اسلئے کہ چاہیئے تو یہ تھا کہ مکھی کے قتل کے متعلق مسئلہ پوچھنے والوں کو جواب دیتے، لیکن وہ اس کے متعلق اہل عراق پر حیران ہو رہے ہیں اور تعجّب فرما رہے ہیں۔

۳: ــــ اگر یزیدی گروہ توبہ کر چکا ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان پر قتل کا الزام باقی نہ رکھتے۔

اس خطۂ ارض ہندوستان میں ایک مردِ مومن ایسا بھی گزرا ہے جس کے علم و حکمت کے سرچشمے سے لاکھوں انسانوں نے اپنی پیاس بجھائی اور آج بھی پاکستان

کے طول وعرض میں اسی کے مکتب علم وحکمت اور عرفان سے فیضیافتہ علماء کرام، خدا کے بندوں کو حق وصداقت کی روشنی بخش رہے ہیں ـــــــ اور عقائدِ حقہ، اہل سُنّت وجماعت کی تبلیغ میں دن رات معروف ہیں ـــ اور منصب رسالت کے بے ادب۔ شانِ ولایت کے گستاخ۔ عظمت صحابہؓ کے منکر ناموس اہلبیت کے دشمن اور پاکستان کے مخالف لوگوں کے مقابلہ میں آہنی دیوار بنکر کھڑے ہیں ـــــ

اس مردِ مومن کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی حضرت مولٰنا محمد نعیم الدّین مرادآبادی رحمتہ اللہ علیہ تھا اور لقب صدر الافاضل تھا ـــ جن کی پیشانی رُوشن کے دیکھتے ہی ہزاروں اُلجھے ہوئے مسائل حل ہوجایا کرتے تھے اور جن کے درسِ قرآن کا ایک ایک لفظ علم وحکمت کا قیمتی خزانہ اور حقیقت ومعرفت کا بیش بہا سرمایہ ہوا کرتا تھا ـ مدرسہ کا نام جامعہ نعیمیہ تھا۔

۱: ـــ پاکستان :- خطۂ پاک میں ـــ انہیں کے تلامذہ میں سے حضرت فقیہہ اعظم مولانا نور اللہ صاحب نعیمی بصیر پوری ہیں جو ملک کی اس عظیم ـــــــ درسگاہ کے ذریعے ملک کے گوشے گوشے میں علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں اور مولانا صاحب ایک محدث بھی ہیں، فقر ودرویشی کی ایک زندہ تصویر بھی ہیں۔

۲: ـــ حضرت مولٰنا مفتی محمد حسین نعیمی صاحب، جو لاہور، شاہو گڑھی میں جامعہ نعیمیہ کے نام سے ایک خوبصورت اور خوشنماء عمارت میں درس نظامی کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ طلباء کو ہنر وفن (دستکاری) سے بھی آراستہ کررہے ہیں ـــ تاکہ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوجانے کے بعد علماء کرام عوام کے دستِ نگر نہ رہیں۔

اور ـــ مفتی صاحب جہاں ایک مذہبی ودینی درسگاہ کے مہتمم ہیں وہاں وہ ایک عظیم سیاسی وسماجی مبلغ بھی ہیں ـــــ حق گوئی وبے باکی ان کی فطرت ہے۔

اور باطل کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جانا ان کی عادت ہے -

۴: ـــــ علامۃ العصر - حکیم الاُمّت اور فخر اہلسنّت، حضرت العلّام، مناظرِ اسلام جناب مولٰینا مفتی احمد یار صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گجرات والے بھی صدر الافاضل کے فیض یافتہ تھے اور ان کے چشمۂ فیض سے سیراب ہونے کا یہ عالم تھا کہ اپنی تقریر و تحریر اور درسِ قرآن پاک کے ذریعہ علم و تحقیق کی دولت سے محروم بندگانِ خُدا کی جھولیاں بھرتے رہتے تھے ـــــــــــــــ اور

باطل پرست مولویوں - بدعقیدہ واعظوں اور بے ادب و گُستاخ، مبلغوں کی پھیلائی ہوئی ضلالت و گمراہی کی تاریکی میں رُشد و ہدایت کی روشنی پھیلانے اور ان کے عقائدِ باطلہ کی ظلمت میں حقیقت کا اُجالا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتابیں لکھکر دُنیائے سُنیّت پر عظیم احسان کر گئے ـــــــــ

تفسیرِ نعیمی ـــــ مرأت شرح مشکوٰۃ ـــــ جاء الحق ـــــ شانِ حبیبؐ الرحمٰن ـــــ اسلامی زندگی ـــــ مواعظِ رضویہ ـــــ اور امیرِ معاویہؓ پر ایک نظر ـــــــــ

۵: ـــــ راقم الحروف صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی بھی حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ جامعہ مُراد آباد ہی کے علم و حکمت کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کا ایک غوطہ زن ہے ـــــــــ اور

میرا فنِ خطابت بھی انہیں کی نظرِ کرم اور نگاہ فیض کا نتیجہ ہے - ؎

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کِس نے اسمٰعیل کو آدابِ فرزندی

اور ـــــ حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف اپنے علم کے

دریا بہا کر ہندوستان کی لاکھوں سوکھی ہوئی کھیتیوں کو سیراب کر کے تر و تازہ کیا۔
بلکہ سیاست کے میدان میں بھی سرگرم عمل رہ کر کانگرسی مولویوں کے مقابلہ میں ڈٹ گئے اور تحریکِ پاکستان کے عظیم مجاہدوں کی صورت میں انگریزوں اور کانگرسی مولویوں کے خلاف لڑتے رہے ——— اور
پھر آل انڈیا سُنّی کانفرنس بنارس کا مرکزی کردار ادا کر کے قائدِ اعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ راست بن گئے۔

حضراتِ گرامی! ———

اس مردِ درویش اور ولیِ کامل کا بیان پڑھیئے ——— جو انہوں نے یزید کے متعلق اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے دیا ہے ———
اور پھر شمر کے ساتھیوں ——— ابن زیاد کے سپاہیوں ——— یزید کے حواریوں اور پاکستان کے خارجی مولویوں کی خرافات سے اپنے دل و دماغ کو محفوظ کیجئے ——— تاکہ آپ کا دین و ایمان سلامت رہے۔ اور آپ کا خاتمہ بالخیر ہو! ———

چنانچہ ——— وہ اپنی کتاب " سوانح کربلا " کے صـ ۴۷-۴۳ پر لکھتے ہیں کہ:———

" یزید وہ بدنصیب شخص ہے جس کی پیشانی پر اہلِ بیتِ کرام کے بے گناہ قتل کا سیاہ داغ ہے اور جس پر ہر قرن میں دُنیائے اسلام ملامت کرتی رہی ہے اور تا قیامت اس کا نام تحقیر کے ساتھ لیا جائے گا ——— یہ بد باطن۔ سیاہ دل اور ننگِ خاندان ۲۵ھ میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا تازہ۔ بدنما۔ کثیر الشعر۔ بدخلق۔ تُند خُو

فاسق وفاجر۔ بدکار۔ شرابی۔ ظالم اور گستاخ تھا۔ محرمات کے ساتھ نکلتا اور سود و منہیات کو بے دین نے علانیہ رواج دیا۔"

خارجیو! —— مجھے بتاؤ کہ ایسا بداعمال —— بدکردار —— ظالم و قاتل —— فاسق وفاجر —— شرابی و بدکار، انسان پیدائشی جنتی ہوتا ہے —— یا دائمی جہنمی؟ اور کیا اس متبحر عالم دین حق پرست محدث اور حق بین مفسر کو "مغفور لہم" والی حدیث یاد نہیں تھی —— اور کیا ——

حضرت صدرالافاضل رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث مبارکہ کے معانی و مطالب اور اس کے مستحقین کو نہیں جانتے تھے؟ ——

ہاں! جانتے تھے —— اور —— یہ حدیث بھی ان کے سامنے تھی مگر پھر بھی وہ یزید کی خباثتوں۔ عیاشیوں۔ بدمعاشیوں۔ بداعمالیوں اور بدکرداریوں کو کھل کر بیان کر کے ثابت کر گئے ہیں —— کہ وہ —— یعنی یزید "مغفور لہم" والی جماعت میں ہرگز داخل نہیں ہے ——

یزید لعنتی کی صفائی کیلئے دو ثبوت

سوال نمبر ۸: —— یزید کے فسق و فجور —— ظلم و ستم اور کفر و الحاد پر پردہ ڈالنے والے اور اس کی بدکاریوں۔ سیہ کاریوں۔ عیاشیوں اور بدمعاشیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی صفائی پیش کرنے والوں سے جب کوئی پوچھتا ہے کہ آخر آپ یزید کی حمایت کیوں کرتے ہیں؟ ——

تو وہ —— یزید لعنتی کی صفائی میں اپنے دامنِ علم میں صرف یہ دو ثبوت پیش کر کے لوگوں کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

• —— یہ کہ حضرت امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یزید کے کفر و لعنت میں سکوت فرمایا۔

• — دوم — بریلویوں کے امام حضرت مولانا احمد رضا خانؒ — یزید کے بارے میں خاموش ہیں —————— جہاں تک اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے ———— اس کے متعلق تو پوری وضاحت سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ یہ کہنا کہ وہ یزید کے کفر و لعنت میں خاموش ہیں، بالکل غلط ہے اور عوام کو دھوکہ دفریب دینے کے مترادف ہے!

جبکہ ان کی تصنیف کردہ کتاب "عرفانِ شریعت" سے ثابت کر چکا ہوں۔ کہ وہ یزید کے بارے میں قطعاً خاموش نہیں ہیں۔ بلکہ وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ یزید قطعاً۔ یقیناً۔ باجماع اہلسنت — فاسق و فاجر اور جری علی الکبائر تھا۔ اور —— امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے موافقینؒ اسے کافر کہتے ہیں اور یزید کا نام لے کر اس پر لعنت کرتے ہیں ————

اور — پھر قرآن پاک کی ایک آیت سے استدلال پکڑ کر فرماتے ہیں — کہ

"شک نہیں کہ یزید نے والئ ملک ہو کر زمین پر فساد پھیلایا۔"

اور پھر —— آگے کی بداعمالیوں کی پوری وضاحت لکھتے ہیں ——

اور پھر —— لکھتے ہیں کہ —— ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق و فجور نہ سمجھے —————————————— اور

یہ کہ قرآن پاک نے اس پر صراحتہً لعنت کی ہے! ——————

ان تمام حقائق کے باوجود بھی یزید کی صفائی کے گواہوں کا کہنا ہے کہ اعلحضرت خاموش ہیں ———— بے انصافی اور ظلم نہیں تو ———— اور کیا ہے؟

ایسے لوگوں کی تسلی کے لیے اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات عالیہ کے حصہ اول کے ص ۱۲۴ کی ایک اور عبارت پیش کرتا ہوں جس سے پوری طرح واضح ہو جائے گا کہ وہ مرد حق پرست یزید کے بارے میں ہرگز خاموش نہیں ہے ———— اور

قارئین کو یہ بھی پتہ چل جائیگا کہ امام اہلسنّت پر یزید کے بارے میں خاموش رہنے کا الزام لگانے والے اس درویشِ کامل کے احسانِ عظیم کو فراموش کر رہے ہیں -

چنانچہ ــــ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں -

عرض :ــــ اسماعیل دہلوی کو کیسا سمجھنا چاہیئے ؟

ارشاد :ــــ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزید کی طرح ہے - اگر کوئی کافر کہے تو منع نہ کریں گے ــــ اور خود کہیں گے نہیں ! ــــ

دیوبندی ، نجدی اسمٰعیل کو مسلمان سمجھتے ہوئے شہید کہتے ہیں -

اور ہم سُنّی بریلوی اس کو قتیل کہتے ہیں ــــ

کیوں ؟ ــــ

اور پھر اعلٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسمٰعیل ، یزید کی طرح ہے -

تو یزید کے کفر و الحاد کے متعلق تو بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ــــ

اعلٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسمٰعیل دہلوی کا مسلمان یا کافر ہونا یزید کے کافر ہونے پر موقوف ہے - ــــ

اگر یزید کافر ہے تو ــــ اسمٰعیل بھی کافر ــــ اور

اگر ــ یزید مسلمان ہے ــــ تو ــ اسمٰعیل بھی مسلمان ! ــ

اور ــ یزید کے کفر و لعنت پر تو پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے -

مثلاً ــ بزرگانِ اسلاف ــ یعنی - امام احمد بن جنبل اور ان کے موافقین سے لے کر شیخ محقق حضرت عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک ــــ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی سے لے کر ــ شیخ القرآن علامہ پیر محمد عبدالغفور صاحب تک یزید کے کفر و لعنت تک متفق ہیں ، اسی لیے تو اعلیٰحضرت فرماتے کہ ! ــــ

"جو کافر کہے تو منع نہیں کریں گے"

اگر امام اہل سنت یزید کو مسلمان سمجھتے ہوتے تو کافر کہنے والوں کو ضرور منع کرتے ——————

اسلئے کہ جس ——————

مرد حق شناس نے قدم قدم پر ایمان و کفر کا معیار قائم کیا ہو اور ہر گھڑی، ہر کسی کے ادب و گستاخی کو دیکھکر اس کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کرتے رہے ہوں —————— بھلا وہ — — ——

یزید کے بارے میں کیسے خاموش رہ سکتے ہیں —— اگر وہ خود نہیں تو یہ محض اس شبہ کی بناء پر ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو —— اور یہ بھی اعلیحضرت کا اتقاء ہے ——————

رہا —— امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کے کفر و لعنت کے بارے میں سکوت تو —— اس کے متعلق کچھ عرض کرنے سے پہلے امام اعظم کی عظیم شخصیت کے مقدس آستانہ پر اپنا نذرانۂ عقیدت پیش کرنا اور ان کے مزارِ پُرانوار پر اپنی ارادت کے پھولوں کی چادر چڑھانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے قرآن و حدیث اور کتاب و سُنّت کے عین مطابق اپنے اجتہاد و علم اور تفقہ فی الدین کی بنیاد رکھکر ملتِ اسلامیہ پر جو احسان کیا وہ رہتی دنیا تک ایک درخشندہ آفتاب کی طرح مسلمانوں کے سینوں میں چمکتا رہے گا۔

اور کتاب و سُنّت اور دین و شریعت کے سرچشمۂ صافی سے انہوں نے فقہ کی کُلیات و جزئیات کے جو دریا بہائے ہیں، عالمِ اسلام اس پر قیامت تک فخر کرتے ہوئے نسلِ انسانی کی کشتِ ویراں کو سیراب کر کے سرسبز و شاداب کرتا رہے گا۔

انہوں نے نہ صرف یہ کہ قرآن و حدیث سے استنباط کر کے مسائل کا حل تلاش کر کے عبادات و معاملات اور انسانی زندگی کے ہر پہلو کو روشن کرنے کے لئے ایک شمع جلائی ـــــــ بلکہ

کتاب و سُنّت کے ساتھ ساتھ اجماع و قیاس کے چراغ بھی جلا کر امتِ محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو سیدھا راستہ دکھایا! ـــــــ

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت مسلّم! ـــ ان کا اجتہاد برحق! ـــ ان کا اجماع و قیاس برحق و مصدّق ـــ اور ان کا تفقہ فی الدّین صحیح ـــ اور ان کا مقام بلند! ـــ ان کا مرتبہ عظیم ـــ ان کا علم وسیع اور ان کا مسلک پُختہ۔

ان کی عظمت کا انکار کرنا ضلالت ہے ـــــــ

ان کی عزت پر حملہ کرنا گمُراہی ہے ـــــــ

ان کی شان میں گُستاخی کرنا بے دینی ہے ـــــــ

اور ـــ ان کی فقاہت پر اعتراض کرنا ضلالت ـــــــ

میں ـــ ان کی بلند پایہ شخصیت پر قرُبان، ان کی ذاتِ اقدس پر صدقے، ان کی خاکِ پا پر نثار ـــ اور ان کی وجاہت پر بلہار ـــ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقے سے ہم اہلسنّت وجماعت خوش قسمت ہیں کہ نبی ملا تو نبیٔ اعظم ـــ کلام ملا تو ـــ کلامِ اعظم ـــ یار ملا ـــ تو فاروق اعظم ـــ امام ملا تو امامِ اعظم پیر ملا تو غوثِ اعظم ـــ نعت خواں ملا، تو محمد اعظم اور جماعت ملی تو سوادِ اعظم۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ـــــــ

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استنجے کے ڈھیلوں سے لیکر طہارت و

نفاست ، عبادت و ریاضت ، حیض ونفاس ، پانی و وضو ، صلوٰۃ وسلام
نماز و روزہ —— حج و زکوٰۃ —— بیع و شرا —— طلاق و عدت —— اظہار و
خُلع —— رہن و اجارہ —— نکاح و جماع —————— اور

قصاص و دیعت کی تمام کلیاتُ و جزئیات کو قرآن و حدیث کی روشنی
میں اور کتاب و سُنت کے عین مطابق اپنے علم و اجتہاد اور اجماع و قیاس کی بنیاد
پر پوری طرح واضح کرنے کے ساتھ ——————

زنا و شراب —— چوری و غصب —— بہتان و الزام کی شرعی حُدود کی
بھی اچھی طرح وضاحت کرکے ، دنیائے اسلام پر بلا شک و شبہ ایک بہت بڑا ،
احسان کیا ہے ——————

لیکن —— ان تمام حقائق کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا پڑیگا۔
کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذہبی اعتقادات اور دینی نظریات کی جُزئیات کو
بیان کرنے میں بھرپور حصہ لیا اور ایسی کلیات و جُزئیات جن کا تعلق مذہبی عقائد
سے ہے ——————

انہوں نے ان کو بیان کرنے اور ایسی چیزوں کی وضاحت و تشریح کرنے
کی طرف بہت کم توجہ دی ہے —————— اور

چونکہ —— یزید کے ایمان و کُفر کا مسئلہ بھی مذہبی عقائد میں شامل ہے
اسلیئے امام اعظم ؓ کا اس بارے میں سکُوت بھی ان کی عدم توجہ کی بنا پر ہے ——
اور —— امام اعظم ؓ کا یزید کے ایمان و کُفر کے بارے میں سکوت
فرمانا اس بات کی دلیل تو نہیں کہ وہ مسلمان تھا ! ——

اور —— اگر امام اعظم ؓ نے یزید کو کافر نہیں کہا تو اُسے مسلمان کب کہا ہے

پھر یزید پلید کو مسلمان سمجھنے والے، امام اعظمؓ کے سکوت کو، اس کے مسلمان ہونے کی دلیل کیوں بناتے ہیں ———

اور اس کے مقابلہ میں یزید کو کافر کہنے والوں کے پاس تو اس کے کافر ہونے کے سینکڑوں دلائل موجود ہیں ۔ جن میں سے کچھ گذشتہ صفحات میں پیش کئے جا چکے ہیں ——— اور

اگر امام صاحبؓ کے نزدیک یزید مسلمان و مومن تھا — تو ایک مسلمان و مومن کے اسلام و ایمان کا برملا اعلان کرنا ضروریاتِ دین میں سے ہے ۔

اور اگر امام اعظمؓ نے یزید کے اسلام و ایمان کا کہیں اعلان کیا ہے تو یزید کی صفائی کے گواہ یہ بات ثابت کریں ———

امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سکوت کی وجہ یہ ہے کہ یزید کا کفر و الحاد اس قدر بڑھ چکا تھا کہ انہوں نے یزید کو کافر کہنا بھی مناسب نہ سمجھا ۔ اسلئے کہ کفر و الحاد کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے ، جو شخص تمام حدود کو توڑ کر نکل جائے تو اسے پھر کیا کہا جائے ؟

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سکوت کی بڑی وجہ ان کا تقدس و اتقاء بر حق اور ان کا علم و اجتہاد ہے ۔ اور انہوں نے قرآن و حدیث اور کتاب و سنت سے استنباط کر کے فقہ اسلامی کی جو تدوین کی اور دین و دنیا کے ہر مسئلہ کی کلیات و جزئیات کو قرآن و سنت کے عین مطابق بنایا ——— بلا شک یہ ایک بڑا ——— اور ——— قابل فخر کارنامہ ہے ———

لیکن ——— ان تمام حقائق کے باوجود بھی ہم اولیاء عظام کے تصرفات و کمالات اور بزرگانِ دین کے کشف و کرامات کا انکار نہیں کر سکتے ——— اور پھر ان پاک ہستیوں نے جس خوش اسلوبی ، تن دہی اور جذبۂ اسلامی کے تحت دین و اسلام

حق وصداقت اور رُشد وہدائیت کی تبلیغ ونشرواشاعت کی اور ہر مشکل سے مشکل وقت اور خطرناک سے خطرناک میدان میں بے خوف وخطر کود کر اپنی جانوں کی بازی لگا کر کفروشرک، ضلالت وگمراہی اور باطل وطغیان کے طوفانوں کا مقابلہ کر کے

توحید واسلام — اور — حق وصداقت ، راہِ ہدایت کا پرچم بلند کیا۔ اور — نیکی وسچائی اور طہارت ونفاست کی شمع جلائی، وہ بھی ایک غیر فانی حقیقت ہے —————

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت جنید بغدادیؒ تک اور حضرت بایزید بسطامیؒ سے لے کر حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبند تک —— اور پھر — حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمہ تک —————

اور خواجہ حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ سے لے کر پیر ومرشد حضرت مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف تک ————— اور

خواجہ فقیر محمد چوراہی تک — اور پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمہ تک کے تصرفات وکمالات اور کشف وکرامات کے ساتھ ساتھ ان کی مقدس زندگیوں کا ایک ایک لمحہ بھی ہمارے سامنے ہے —— ان کے تقدس واتقاء۔ اور فقر وغناء کی سچی وپکی داستانیں اور پیاری پیاری حکائیتیں بھی کتابوں میں محفوظ ہیں ————— اور

ان کے پاکیزہ اعمال وافعال —— انمول فرمودات وارشادات اور قیمتی اخلاق واقوال کا بیش بہا خزانہ بھی ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم ان اولیاءِ عظام اور بزرگانِ دین کے فرمودات وارشادات اور ...

اعمال و اقوال پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یزید کی صفائی اور پاک دامنی میں ایک حرف اور ایک لفظ بھی دکھائی نہیں دیتا ——————

ممکن ہے کہ کوئی مودودی مولوی —— دیوبندی واعظ —— خارجی مبلّغ اور وہابی خطیب یہ سوال کردے —————— کہ

امام اہلسنّت —— اور مجدّد دین وملّت اعلیٰحضرت مولینا الشاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ —— اور —— صدر الافاضل حضرت مولانا سیّد نعیم الدّین رحمۃ اللہ علیہ —— یزید کے متعلق بیانات —— اس کے کفر و الحاد کی تشریحات اور اس کی بداعمالیوں کی تصریحات —— اور —— اس کی بدکرداریوں، عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی وضاحت تسلیم نہیں کرتے ! ——————

کسی دیوبندی مسلک و مکتبِ فکر عالمِ دین کا کوئی حوالہ دو جس نے یزید کے فسق و فجور، —— اور —— ظلم و قتل کی بناء پر اُسے بُرا جانا ہو —— اور اس پر لعنت کو جائز قرار دیا ہو —— تو —— ایسے کُند ذہن —— بددماغ اور عقل و ہوش سے بیگانہ لوگوں کی تسلّی کے لئے دیوبندی مسلک کے ایک بہت بڑے عالمِ دین اور عظیم راہنما حضرت مولینا رشید احمد گنگوہی کا ایک فتویٰ حاضرِ خدمت ہے :——————

فتاویٰ رشیدیہ کامل - ص۳۹-۳۸ ——————

سوال :— یزید کہ جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو شہید کروایا —— وہ قابلِ لعن ہے کہ نہیں ——————؟

جواب :—— حدیثِ صحیح سے ثابت ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو اگر وہ شخص قابلِ لعن ہے تو لعن اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع

کرتی ہے ۔ پس جب تک کسی کا کفر پر مرنا محقق نہ ہو جائے ـــــ اس پر لعنت کرنا نہیں چاہیئے کہ اپنے پر عودِ لعنت کا خطرہ ہے ـــــ لہٰذا یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن ہیں ـــــ مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرائن سے معلوم ہو گیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی و خوش تھا اور ان کو مستحق اور جائز جانتا تھا اور وہ بدون توبہ کئے مر گیا تو وہ لعن کے جواز کے قائل ہیں ۔ اور مسئلہ یوں ہی ہے ـــــ

اور ـــ جو لوگ اس پر لعنت کو جائز نہیں جانتے ، وہ اس بنا پر ہے کہ شائد اس نے توبہ کر لی ہو ـــ ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے اور یہ بھی حق ہے !

قارئینِ کرام ! ـــــ

مولانا صاحب کے اس فتوے سے چند ضروری امور قابلِ توجہ اور وضاحت طلب ہیں جن پر تبصرہ کرنا ضروری ہے ۔

تاکہ ـــ پاکستان کے دیوبندی علماء شائد اپنے ایک پرانے اور عظیم بزرگ اور راہنما کے فتوے کی روشنی میں یزید کے متعلق کوئی صحیح فیصلہ کر سکیں ۔

نمبر ۱ : ـــــ کہ یزید افعالِ ناشائستہ کا مرتکب تھا ـــــ مثلاً

یزید ـــــ کا زانی و شرابی ہونا ۔

سوتیلی ماؤں ۔ بہنوں اور بیٹیوں اور کنیزوں سے ہمبستری کرنا ۔

حرام اشیاء کو حلال قرار دینا ۔

بندر نچانا ۔ بے نمازی ہونا ۔

سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبدیل کرنا ـــــ وغیرہ

مدینہ منورہ پر حملہ کر کے منبر و محراب کی بے حُرمتی اور بے ادبی کرنا۔
مسجد نبویؐ میں گھوڑے باندھنا ـــــــ
مدینہ منورہ کی عصمت مآب اور پاک دامن خواتین کے ساتھ انسانیت سوز ـــــ اور حیا باختہ سلوک ـــــــ
خانہ کعبہ پر پتھر برسانا ـــــ اور ــــ غلاف کعبہ کو جلانا ـــــ اور حضرت اسمٰعیل علیہ کے دُنبے کے سینگ بھی جلانا ـــــ جو کہ ـــ خانہ کعبہ کی چھت پر لگے ہوئے تھے ـــــــ

وَ قَرْنَا الْكَبْشِ الَّذِي قَدْ فُدِىَ بِهٖ اِسْمٰعِيْلُ وَكَانَا فِى السَّقْفِ ـــــــ

یزید کے ان تمام افعالِ ناشائستہ کا تفصیل سے احوال اور ان کے حوالہ جات پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ قارئین کرام ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔
حیران ہوں ـــــ کہ
۱۹۷۹ء میں عین حج کے موقعہ پر سعودی حکومت کے مخالفوں، شہنشاہیت کے دشمنوں اور اسلام کے باغیوں نے خانہ کعبہ پر قبضہ کر کے حرم پاک کی بے حُرمتی کی ـــــ گولیوں سے در و دیواروں کو زخمی کر دیا ـــــ
مقدس میناروں کو بُری طرح چھلنی کر دیا ـــــ
اور حرم پاک کے صحن اقدس کو غلاظت کا ڈھیر بنا دیا ـــــ تو ایسے تخریب کاروں کو کافر، بے دین، اور مُرتد قرار دے کر گولی سے اڑا دیا گیا
اور پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا گیا ـــــ
اور پاکستان کے تمام دیوبندی علماء نے اس سزا کی تائید و حمایت کی۔

مگر۔ یزید پلید نے کعبہ پر پتھر برسائے، غلافِ کعبہ کو جلایا۔
دیواروں کو اور چھت مبارکہ کو نظرِ آتش بھی کیا۔
اور ۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دُنبے کے سینگ مبارک بھی جلا دیئے۔
لیکن! پاکستان کے یہی دیوبندی علماء اسے امیر المومنین
خلیفہ بر حق ۔ بید الشی جنتی ۔ پکا اور کامل مومن اور اسلام کا مجاہد سمجھتے ہیں۔

نمبر ۲ :۔۔۔۔۔۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ جب پتہ چل جائے تحقیق
سے کہ وہ ان افعال پر راضی و خوش تھا اور ۔۔ توبہ کئے بغیر مر گیا ہے ۔۔
تو پھر ایسی صورت میں لعنت جائز ہے ۔۔۔۔۔۔

آؤ ۔۔ اب دیکھیں کہ یزید پلید، حضرت امام حسین علیہ السلام کے
قتل پر راضی ہوا یا نہ ؟ ۔

ملاحظہ ہو شرح عقائد نسفی ص۱۱۷ امام سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ

وَبَعْضُهُمْ اَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ لِمَا اَنَّهٗ كَفَرَ حِيْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رض
وَاتَّفَقُوْا عَلٰى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ وَاَمَرَ بِهٖ اَوْ
اَجَازَهٗ وَرَضِيَ بِهٖ وَالْحَقُّ اَنَّ رِضَا يَزِيْدَ بِقَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَاسْتِبْشَارَهٗ بِذٰلِكَ ۔

ترجمہ و مفہوم :۔ یزید پر مطلقاً لعنت کرنا چاہیئے اور یہ جائز ہے
اس لیئے کہ اس نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم
دے کر کفر کیا۔ اور یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ جس نے خاندانِ نبوت کی
توہین کی، آلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی اور جس نے امام
حسین علیہ السلام کو قتل کیا اور ان کے قتل کو جائز سمجھا اور اس پر راضی ہوا
اُس پر لعنت کرنی جائز ہے اور ضروری ہے ۔ ،،

اور حقیقت ہے کہ یزید، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے قتل پر راضی ہُوا اور اس نے خوشی و مسرّت کا اظہار کیا ——

اس تصریح کے بعد جو مولٰینا رشید احمد گنگوہی صاحب کے فتویٰ سے ثابت ہوتی ہے، اگر کوئی دیوبندی مولوی پھر بھی اس کو امیر المومنین - پید الشی جنتی اور پھر قتلِ حسین رضی اللہ عنہ سے بری الذمہ سمجھتا ہے —— تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے —

یزید توبہ کئے بغیر مرا، اس پر لعنت کرنا جائز ہے ؟

سوال نمبر ۳:- مولٰینا صاحب نے فتویٰ میں سوال کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ —— اگر اس کا کفر ظاہر ہو گیا —— اور پتہ چل گیا کہ وہ توبہ کئے بغیر مر گیا ہے تو اس پر لعنت کرنی جائز ہے ——

آئیے! اب پتہ کریں کہ ——

یزید کا کفر ظاہر ہُوا کہ نہیں —— اور —— وہ بغیر توبہ کئے مرا یا نہیں ؟ ——

تو یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہوتی ہے کہ وہ کفر پر مَرا اور توبہ کئے بغیر مرا۔ مثلاً شرح عقائد نسفی صـــ ۱۱۷ ——

لِمَا اَنَّہٗ کَفَرَ حِیْنَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ —— کہ

" یعنی امام پاک حضرت حسینؑ علیہ السلام کے قتل کا حکم دے کر یزید نے کفر کیا"۔

بخاری شریف — جلد ۲ - صـــ ۱۰۴۸ - امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا —

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُہٗ کُفْرٌ" —— یعنی

" کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔"

یاد رہے کہ یزید نے ہی حضرت امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا ——

حاشیہ نبراس صـــ ۵۵۵ - تاریخ طبری صـــ ۳۰۴ — نورالابصار صـــ ۱۴۹ -

حضرت امام حسین علیہ السلام کی پیاری صاحبزادی حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :۔

مَارَاَیْتُ کَافِرًا اَیَا اللّٰہِ خَیْرًا مِنْ یَزِیْدٍ — کہ

"اللہ کی قسم مَیں نے کافروں میں اچھا کافر یزید سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔"

رہا اس کی توبہ کا حال — تو یہ بھی سنیئے — اور اپنے دین و ایمان کی دولت کو — ان پاکستان کے خارجی لیڈروں سے بچانے کی فکر کیجئے! —

تکمیل الایمان ص ۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲ حضرت شیخ عبدالحق محدث و محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :—

"حضرت سیدہ فاطمہ علیہا السلام اور ان کی اولاد پاک سے بغض و عداوت اور ایذا و اہانت کے موجبات تمام و سب کفر، موجب لعنت اور خلود نار جہنم ہیں۔"

اور "بلاشبہ اس آیت قرآن پاک کا موجب ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا ۔

ترجمہ :— "بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ — ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور ان کے لیئے دردناک اور رسوا کن عذاب ہے۔"

آگے شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے :—

"ایسی حالت میں وہ دُنیا سے جہنم کی طرف کوُچ کر گیا" !

اور یزید کے رجوع اور توبہ کا احتمال کہاں رہا۔

مطلب یہ کہ یزید بغیر توبہ کئے مر کر جہنم کی طرف کوچ کر گیا اور قیامت تک جہنم میں رہے گا ——————

مَیں پاکستان کے دیوبندی علماء سے پوچھتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ آپ کے مسلک و عقیدہ کے راہنما و پیشوا —— بلکہ بانیٔ دیوبندیت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کو "مغفورٌ لھم" والی حدیث یاد نہ تھی ؟

اور کیا وہ اس حدیث کے معنیٰ و مطالب اور اس کے مستحق افراد کو نہیں جانتے تھے ؟

اگر جواب نفی میں ہے تو ثابت کرو ! ——————— اور

اگر جواب —— ہاں میں ہے —اور یقیناً ہے تو پھر بریلوی علماء کرام سے اگر کوئی ضِد ہے — چڑ اور دُشمنی ہے تو ہو —— مگر اپنے ہی راہنماء اور پیشوا کے یزید کے بارے میں فیصلہ کو صحیح مان کر اپنے عقیدۂ خرافاتی مسلک سے توبہ کر کے اللہ کی رحمت اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حق دار بن جاؤ !——

اچھا —— اگر آپ کو اپنے ہی راہنما و پیشوا اور متبحّر عالمِ دین کے فیصلہ پر بھی یقین نہیں —————— تو پھر ——————

اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایمان افروز بیان پر ہی یقین کر کے — یزید کو امیر المومنین کہنا چھوڑ دو ——————

میزان الاعتدال — تہذیب التہذیب —— حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : ——————

میں نے ایک غیبی آواز سُنی —————— کوئی کہہ رہا تھا ع

ع ــــ اَيُّهَا الْقَاتِلُوْنَ جَهْلًا حُسَيْنًا
بَشِّرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّنْكِيْلِ
قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰى لِسَانِ ابْنِ دَاوُدَ
وَمُوْسٰى وَحَامِلِ الْاِنْجِيْلِ

ترجمہ :ــــ "اے حضرت امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ کے قاتلو! اپنی جہالت کی بناء پر امام پاک رضؓ کو قتل کرنے والو! تمہیں درد ناک عذاب اور ذلت وخواری و رسوائی کی بشارت ہو!۔ حضرت داؤد۔ حضرت موسیٰ اور حاملِ انجیل علیہم السلام کی زبان پر تمہارے لئے لعنت ہی لعنت ہے۔"

یہ ــ اشعار "الصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَةُ" میں بھی ہیں ــــ یہ اشعار یعنی ــ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کا حضرت امام پاک رضی اللہ تعالیٰ کے قاتلوں کے متعلق مذکورہ بالا بیان اسلئے بھی صحیح ہے کہ ــــــــ

فتویٰ پوچھنے والے احمد سعید خان مراد آبادی نے اپنے سوال میں یہ اشعار بھی لکھے ہیں جس کا انکار حضرت مولینا رشید احمد گنگوہی نے نہیں کیا ــــــ

قارئین کرام! ــــــ اور حضرات گرامی!

اصل حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کے دیوبندی و خارجی لوگ، اہلبیت کی دشمنی، آل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ــــــ اور ــــــ عترتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ــ خاندان نبوّت کے ساتھ بغض وعناد ـ ضلالت وگمراہی کے اندھیروں میں یہاں تک کھو چکے ہیں کہ اب انہیں دین وایمان اور رشد وہدایت کی روشنی نہیں مل سکتی ــــــ

یزید کی حمایت اصل میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی پر محمول ہے یہی وجہ ہے کہ آئے دن ملک میں کئی قسم کے واہیات کتابچے اور کئی طرح کے شرمناک قسم کے پمفلٹ ان خارجیوں کی طرف سے شائع ہوتے رہتے ہیں جن میں یزید کو امیرالمومنین۔ خلیفۂ برحق۔ پیدائشی جنتی اور اسلام کا مجاھد ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہے ______

اور ___ حضرت امام حسین علیہ السلام کیلئے نعوذ باللہ باغی۔ جیسے توہین آمیز الفاظ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا ______ اس لیے کہ

یہ فتنہ پرداز اور انتشار پسند جماعت جانتی ہے کہ ___ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی تعزیرات میں ایک چپراسی کی توہین کرنے والے کے لئے تو سزا ہے ______

لیکن ___ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کرنے والوں ___ اہلِ بیت کی عزت پر حملہ کرنے والوں ___ نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں گستاخی کرنے والوں ______ اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہادتِ اعظلے کے منصبِ عالی سے گرانے والوں کے لئے کوئی سزا نہیں ہے ______

ورنہ ______ اگر پاکستان کی اسلامی حکومت کا سربراہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جیسا ہوتا ، تو جس طرح انہوں نے یزید کو امیرالمومنین کہنے والے کو بیس ۲۰ کوڑے لگوائے تھے ___ آج بھی ان کو کوڑے لگائے جاتے تو دوبارہ کسی کو اس راہ پر چلنے کی جرأت نہ ہو سکتی اور یہ بدرو ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہوتی۔

حضراتِ گرامی ! ——

مَیں نے اپنی علمی استعداد اور تحقیق کے مطابق قرآن و حدیث، تفسیر، تاریخ اور مستند روایات کی روشنی میں "کفرِ یزید" ایک کتاب دستاویز کی صورت میں اہلِ ایمان کی خدمت میں پیش کردی ہے ——

اور "مکتبۂ نوریہ رضویہ" کے زیرِ اہتمام اس کتاب میں جہاں مَیں نے دلائل سے یزید کا کُفر ثابت کیا ہے ——

وہاں میں نے دیوبندیوں —— خارجیوں - اور - مودودیوں کے سوالوں کا جواب بھی دے دیا ہے اور ان کے بودے اور مکروہ قسم کے دلائل کا دندان شکن جواب دے کر اصلی حقائق کو روشن کردیا ہے ——

اب میں شیعہ حضرات سے بھی پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کے علم و تحقیق کے بستے میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالیاں دینے اور اسلام کے ان فرزندوں پر رکیک حملے کرنے —— ان کی عظمت کو گھٹانے اور ان کی شان میں گستاخی کرنے —— اور اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں بازاری زبان استعمال کرنے کے سِوا اور کچھ بھی نہیں ہے ؟

اسلئے کہ یزید کے کُفر —— اس کی بدکرداریوں —— بداخلاقیوں بداعمالیوں —— عیاشیوں اور بدمعاشیوں کے سلسلہ میں آپ لوگ بالکل خاموش ہیں اور ——

اہلِ بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین و گستاخی کو سُن کر بھی مہر بلب ہو ——

"کُفرِ یزید" - مَیں نے لکھ دی —— اور

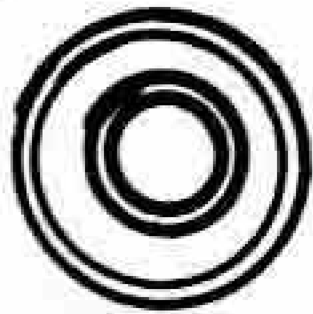
"ایمانِ ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہُ" — صائم چشتی صاحب نے لکھ دی —

مَیں بھی سُنّی — اور — وہ بھی سُنّی — !

اور آپ کیا ہیں ؟ ———

اپنی اس کتاب کو اس دُعا کے ساتھ ختم کرتا ہوں —

الٰہی بحقِ نبی فاطمہؓ
کہ برقول ایماں کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی در قبول
من و دست و دامانِ آلِ رسولؐ



گدائے کوچۂ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبزادہ سیّد افتخار الحسن زیدی

فیصل آباد

رہبرِ زندگی

مع

طبِ نبوی

تصنیف لطیف
سید محمد سعید الحسن شاہ

طبِ نبوی پر آج تک بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ کتاب ان تمام کتب سے منفرد ہے۔

نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقتاً فوقتاً اپنے جان نثاروں کو بطورِ دوا اشیاء استعمال کرنے کے لیے فرمایا ان تمام اشیا کو اپنی خصوصیات کے ساتھ اس کتاب میں درج کیا گیا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ خوبی جو اس میں موجود ہے وہ یہ کہ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہو کر جو بدنِ انسانی کو طبی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ بھی "حکمت" کی صورت میں درج ہیں۔

شعبہ زندگی کے ہر فرد کے لیے یہ مینارۂ نور ہے۔

خوبصورت ڈسٹ کور کے ساتھ مضبوط جلد، ایمان افروز گنبدِ خضرا کا عکس، آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ۔

ناشر
مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد

نسبت باعثِ جنت

تصنیف لطیف، صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی۔

نسبت اگر اچھی ہو تو پستی کو بھی بلندی مل جاتی ہے۔ خاک کی نسبت اگر نعلین اقدس سے ہو جائے تو وہ لعل و بدخشاں سے بھی عظیم تر ہو جاتی ہے۔ نعلین کی نسبت اگر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہو جائے تو اسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم بھی تاج سر بناتے ہیں۔

نسبت اولیاء اگر سگِ اصحاب کہف کو جنت میں لے جا سکتی ہے تو پھر بندۂ مومن جنت میں کیوں نہیں جا سکتا۔

جس کی نسبت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہو وہ تو خود جنتوں کا مالک ہوتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں اس موضوع کو ترتیب دیا گیا ہے قرآن و احادیث، تواریخ و تفسیر کی کتب سے معتبر حوالہ جات سے مزین سرِ ورق بہترین کتابت، روشن آفسٹ طباعت اعلیٰ کاغذ مضبوط جلد، مناسب سائز۔

ناشر
مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد

کنزالخطیب ماہِ محرّم (زیرِ طبع)

شذراتِ قلم : حضرت علامہ مولانا محمد دین چشتی

- اِس تصنیف میں محرم الحرام شریف کے جُملہ موضوعات ۔
- ماہِ محرم الحرام شریف کی احادیثِ مُبارکہ کی روشنی میں فضیلت
- اِسلام میں یومِ عاشوُر کی اہمیت، اسکی فضیلت اسکے روزے اور نوافل کی فضیلت ۔
- شہادت کیا ہے شہید کسے کہتے ہیں شہادت کی اقسام درجات اور اسکے احکامات ۔
- اہل بیت، آل اطہار اور حسنین کریمین کی عظمت اور امام عالی مقام کے بچپن میں ان کی شہادت کی خبریں ۔
- امام حسین علیہ السلام اور یزید پلید کے درمیان معرکہ حق و باطل کی تفصیلات قاتلین شہدائے کربلا کا عبرت ناک انجام ۔
- محرم الحرام کے دیگر موضوعات قرآن، حدیث، تاریخ و تفاسیر کی معتبر کتب کے حوالہ جات سے مزین ۔
- بہترین کتابت، روشن آفسٹ طباعت، عمدہ کاغذ اور مضبوط جلد مناسب سائز ،

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد فون: ۶۲۶۰۳۶

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور فون: ۲۱۳۱۹۱